5

اسلامی مہینوں کی مناسبت سے خطبات

خطباتِ حاصلپوری

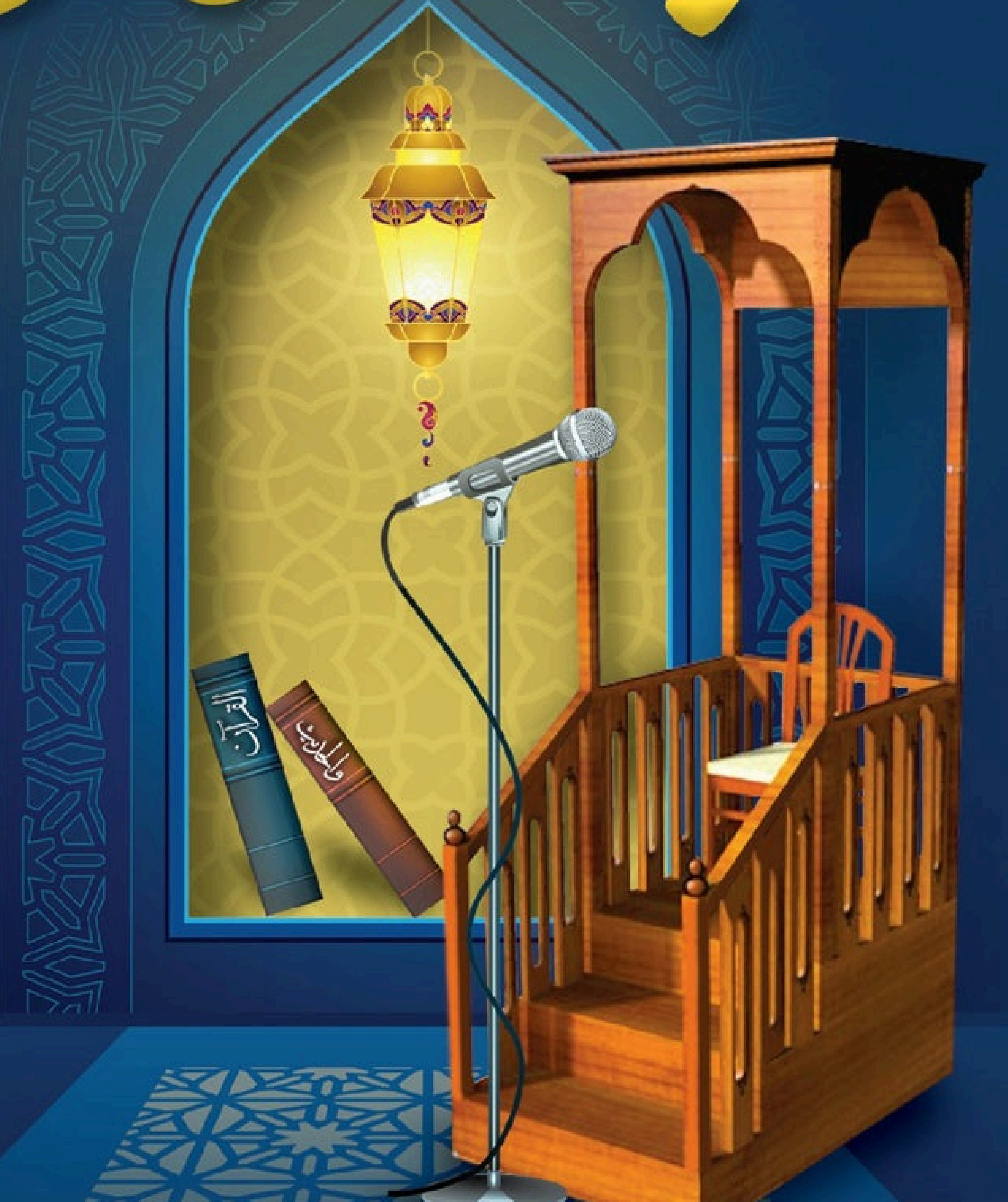

www.KitaboSunnat.com

تالیف الشیخ محمد عظیم حاصلپوری

مکتبہ اسلامیہ
MAKTABA ISLAMIA

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

اعداد کی مناسبت سے خطبات

حصہ پنجم

خطبات حاصل پوری

ترتیب

محمد عظیم حاصل پوری

اسلامک بک کمپنی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعداد کی مناسبت سے خطبات

نمبر شمار	عنوان	صفحات
1	حرف اول	
2	ایک نیکی پر دو انعام	
3	ایک نیکی پر تین انعام	
4	چار گناہ اک سزا	
5	دو سے دو تک	
6	تین سے تین تک	
7	چار سے چار تک	
8	پانچ سے پانچ تک	
9	چھ سے چھ تک	
10	سات سے سات تک	
11	آٹھ سے آٹھ تک	
12	نو سے نو تک	
13	دس سے دس تک	
14	بارہ سے بارہ تک	
15	بیس سے بیس تک	
16	تیس سے تیس تک	
17	چالیس سے چالیس تک	

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

18	پچاس سے پچاس تک	
19	ساٹھ سے ساٹھ تک	
20	ستر سے ستر تک	
21	اسی سے اسی تک	
22	نوے سے نوے تک	
23	و سے سو تک	
24	دنیا میں جنتی اشیاء	
25	کھجور جنتی پھل	
26	بچوں سے پیار کیجئے	
27	قیمتی وقت کی تلاش	
28	بچ جائیے ان اعمال سے...!	
29	ہلاکت وتباہی سے بچیں	

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرف اول

الحمد للہ آپ کے ہاتھوں میں ''خطبات حاصل پوری'' کی پانچویں جلد ہےٗ اس کتاب میں وہ خطبات شامل ہیں جنہیں بندۂ ناچیز نے اپنے شہر کی مرکزی مسجد جامع مسجد محمدی جالندھر کالونی حاصل پور میں 2014ء کے آخری مہینے اور 2015ء کے آغاز میں جمعہ کے خطبہ میں سامعین کی نظر کیے۔ خطبات کی اس حصے میں منفرد پہلو یہ ہے کہ اس میں اکثر و بیشتر خطبات اعداد کے اعتبار سے ہیں۔ اعداد سے مراد ایک سے لے کر دس تک یعنی اکائیاں پھر دہائیاں یعنی بیس......تیس......چالیس......سوتک ......آغاز دنیا ہی سے گننے کا رواج موجود ہے مگر ہر دور میں گنتی کا انداز مختلف رہا ہے کبھی لوگ پتھروں کو استعمال کر کے اشیاء کو گنتے رہے تو کبھی کھجور وغیرہ کی گٹھلی کو مگر زمانہ کے ساتھ ساتھ اعداد و شمار کے ذریعہ میں بھی ترقی ہوتی رہی بالآخر صفر اور موجود گنتی ایجاد ہوئی تو اعداد و شمار کرنے کے لیے ۱، ۲......والی گنتی استعمال ہونے لگی۔

اہل عرب کے ہاں یہ امر معروف و مشہور تھا کہ وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں پر ایک سے دس ہزار تک گنتی کر لیا کرتے تھے جیسا کہ آپ ﷺ کی حالت تشہد کے متعلق حدیث ہے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب تشہد کے لیے بیٹھتے تو اپنا بایاں ہاتھ اپنے بائیں گھٹنے پر اور دایاں ہاتھ دائیں گھٹنے پر رکھتے اور ترپن کی گرہ لگاتے اور اپنی انگشت شہادت سے اشارہ کرتے۔

مسلم ، المساجد ، باب صفة الجلوس فی الصلاة(۱۳)واحمد(۲/ ۶۵)

نبی کریم ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ ﷺ ذکر واذکار اور تسبیحات ہاتھوں کی انگلیوں پر شمار کرتے تھے جیسا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ نماز کے بعد تسبیحات پڑھ رہے تھے اور انہیں دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کر رہے تھے“

ابو داؤد ، الصلاۃ ، باب التسبیح بالحصی (۱۵۰۲) وصحیح ابی داؤد (۱۳۳۰) والترمذی (۳۴۱۱)

احباب کے لیے ہم اس مقام پر اہل عرب کے ہاتھوں پر ایک سے لے کر دس ہزار تک گنتی کے طریقہ کو درج کیا جا رہا ہے۔

اکائیاں

اکائیوں کے لیے دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں (سب سے چھوٹی اور اس کے ساتھ والی اور درمیان والی انگلی) سے مدد لی جاتی تھی، تفصیل یہ ہے۔

اب آپ دایاں ہاتھ اور انگلیاں مکمل طور پر کھول کر سیدھی کر لیں اور یوں اکائیاں بناتے جائیں

ایک۔سب سے چھوٹی انگلی (خنصر) کو ہتھیلی کے چھوٹی انگلی کے قریب ترین حصے کے ساتھ ملا کر بند کر لیں۔

دو۔اب چھوٹی انگلی کے ساتھ والی انگلی (بنصر) کو بھی ہتھیلی کے بنصر انگلی کے قریب ترین حصے کے ساتھ ملا کر بند کر لیں۔

تین۔اب درمیانی انگلی کو بھی ہتھیلی کے درمیانی انگلی کے قریب ترین حصے کے ساتھ ملا کر بند کر لیں (اس طرح تین کے عدد تک تینوں انگلیاں بند ہو گئیں)

چار۔آپ کی تینوں انگلیں بند ہیں تو اب آپ صرف چھوٹی انگلی کو کھول کر سیدھا کر لیں۔

پانچ۔پھر چھوٹی انگلی کے ساتھ والی (بنصر) کو بھی کھول کر سیدھا کر لیں۔

چھ۔چھوٹی انگلی کے ساتھ والی (بنصر) کو جب مذکور بند کر لیں اور باقی ساری انگلیاں کھول کر سیدھی کریں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

سات۔صرف چھوٹی انگلی کو ہتھیلی کے اندر انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ملا لیں اور ساتھ والی انگلی (بنصر) کو کھول لیں۔

آٹھ۔چھوٹی انگلی جو انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ملائی گئی تھی اس کے اوپر ساتھ والی (بنصر) انگلی کو بھی ہتھیلی کے اندر انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ملا لیں۔

نو۔درمیان والی انگلی کو بھی ساتھ والی اور چھوٹی انگلی کے اوپر ہتھیلی کے اندر انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ملا لیں (اب تینوں انگلیاں یکجا ہو چکی ہیں)

دہائیاں

دہائیاں،دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں (انگوٹھا اور انگشت شہادت) پر گنی جاتی ہیں۔وہ اس طرح کہ:

دس۔انگوٹھے کا سر شہادت والی انگلی کے سرے پر باہر کی طرف اس جانب پر رکھیں جو انگوٹھے کی طرف ہے۔

بیس۔انگوٹھے کو شہادت والی اور درمیانی دونوں انگلیوں کے درمیان داخل کریں۔

تیس۔انگوٹھے کا سرا شہادت والی انگلی کی اس جانب پر رکھیں جو درمیانی انگلی کی طرف ہے یعنی دس والی شکل کے برعکس۔

چالیس۔انگوٹھے کا سرا انگشت شہادت کی درمیانی گرہ پر رکھ لیں اور انگوٹھے کے سرے کو انگشت شہادت کی جڑ کی طرف تھوڑا سا جھکا لیں۔

پچاس۔انگوٹھے کے سرے کو انگوٹھے کی جڑ کی طرف اس طرح جھکا لیں کہ انگوٹھا جھک کر انگشت شہادت کی آخری گرہ کے نیچے آ جائے۔

ساٹھ۔انگشت شہادت کا سرا انگوٹھے کی پشت کی ناخن کی طرف گرہ پر رکھ لیں یعنی چالیس والی صورت کے برعکس۔

ستر۔انگوٹھے کا سرا انگشت شہادت کی درمیانی گرہ پر یوں رکھیں کہ انگشت شہادت کے سرے کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگوٹھے کی طرف مائل کریں یعنی انگوٹھے کے اوپر جھکا دیں۔

اسّی۔انگشت شہادت کو انگوٹھے کی جڑ کی طرف جھکائیں کہ انگوٹھا انگشت شہادت کی اس جانب کے ساتھ لگ جائے جو انگوٹھے کی طرف ہے۔

نوے۔انگشت شہادت کا سرا انگوٹھے کی جڑ پر رکھیں پھر انگوٹھے کو انگلی کے ساتھ ملا دیں (کہ اندر گول دائرے کا سوراخ بن جائے)

نوٹ: یوں اس طرح آپ دائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں پر نناوے تک گنتی کر سکتے ہیں۔

سینکڑے

جس طرح آپ نے دائیں ہاتھ کی تین انگلیوں پر اکائیاں شمار کی تھیں اسی طرح بائیں ہاتھ کی تین انگلیوں پر اکائیوں کی بجائے سینکڑے شمار کرتے جائیں یوں آپ نو سو تک گنتی کر سکتے ہیں۔

ہزار

جس طرح آپ نے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں (انگوٹھا اور انگشت شہادت) پر دہائیاں شمار کی تھیں اس طریقے سے بائیں ہاتھ کی انہیں دو انگلیوں پر دہائیوں کی بجائے ہزار کے اعداد شمار کرتے جائیں اس طرح بالآخر آپ نو ہزار تک گنتی کر سکیں گے۔پھر ۹۹۹ تک گنتی کر کے آخری دفعہ ہاتھ کھول دیں تو دس ہزار تک شمار کر لیں گے۔ تحفة الأحوذي ، الدعوات ، باب في فضل التسبيح والتهليل والتقديس (۳۵۸۳)(۱۰/ ۲۹)تحت الحديث

دعا ہے اللہ تعالیٰ ان خطبات کے ذریعے سے قارئین وسامعین کو حق سچ سمجھے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین

اخوکم فی الدین

محمد عظیم حاصل پوری

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر حاصل پور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک نیکی پر دو انعام

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿ وَ لَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَ الْاَنْفُسِ وَ الثَّمَرٰتِ وَ بَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ ، الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْآ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ، اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَ رَحْمَةٌ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴾ البقرة:۱۵۷۔

”اور ہم کسی قدر خوف اور بھوک اور مال اور جانوں اور میووں کے نقصان سے تمہاری آزمائش کریں گے تو صبر کرنے والوں کو (اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی) بشارت سنا دو؛ ان لوگوں پر جب کوئی مصیبت واقع ہوتی ہے تو کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں، یہی لوگ ہیں جن پر اُن کے رب کی مہربانی اور رحمت ہے اور یہی سیدھے رستے پر ہیں“

تمہیدی کلمات

اللہ تعالی کی مہربانیوں میں سے ہے کہ وہ اپنے بندوں کو اپنے ہاں صاف ستھرا لانے کے لیے ایسے اعمال بتاتا ہے کہ جس سے وہ اس قابل ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے اپنی جنت کا مہمان بنالیتا ہے اور کبھی کبھی ایک چھوٹے سے عمل سے سارے گناہ معاف کر کے جنت کا وارث بنا دیتا ہے مثلاً کسی کو صرف راستے سے کانٹا ہٹانے کی وجہ سے جنت دے دی تو کسی کو ایک کتے کو پانی پلانے پر جنت دے دی اور کسی کو صرف کلمہ پڑھنے ہی سے جنت میں پہنچا دیا واہ خدا تیری مہربانیاں۔! آج کے خطبہ میں ہم بات کریں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو ایک نیکی کی وجہ سے دو انعام دیتا ہے یہ تو شروعات ہیں اس کی رحمت جوش میں آئے تو وہ اک کھجور کے بدلے احد پہاڑ کے برابر اجر دے دیتا ہے۔

۱......ایک تکلیف پر دو انعام

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يُصِيبُ الْمُؤْمِنَ شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا ، إِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً))

''مؤمن کو ایک کانٹا یا اس سے بھی چھوٹی جو تکلیف پہنچتی ہے اللہ اس کے ذریعے سے بندے کا ایک درجہ بلند کر دیتے ہیں اور ایک غلطی معاف کر دیتے ہیں''

مسند أحمد(٢٤١٥٦)و ابن أبی شیبة(٣/٢٢٩)ومسلم(٢٥٧٢) والترمذی (٩٦٥) صحيح

جب اللہ کسی سے خیر چاہتا ہے تو کوئی نہ کوئی اس پر آزمائش، دکھ درد پہنچا کر اس کے گناہوں کو معاف کر دیتا ہے اور اگر اس کے گناہ نہیں ہوتے' تو اس کی تکلیف یا پریشانی پر اللہ تعالیٰ اس کا جنت میں ایک درجہ بلند کر دیتا ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَذَا أَرَادَ اللّٰه بِعَبْدِهِ خَيْرًا عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِى الدُّنْيَا ، وَأَذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بَذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِى بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کو (اس کے گناہوں کی سزا) جلد ہی دنیا میں دے دیتا ہے (یعنی تکلیفوں اور آزمائشوں کے ذریعے سے اس کے گناہوں کی معافی کا سامان پیدا کر دیتا ہے) اور جب اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بندے کے ساتھ برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس سے اس کے گناہ کی سزا (دنیا میں) روک لیتا ہے، یہاں تک کہ قیامت والے دن اس کو پوری سزا دے گا۔"

مزید نبی ﷺ نے فرمایا:

((أَنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَأَنَّ اللّٰه تعالى أذا أَحَبَّ قَوْماً ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَى، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السُّخْطُ))

بدلے میں بڑائی آزمائش جتنی عظیم ہوگی، بدلہ بھی اسی قدر عظیم ہوگا) اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم کو پسند فرماتا ہے تو ان کو آزمائش سے دوچار فرما دیتا ہے، پس جو (اس سے) راضی ہوتا ہے، اس کیلئے (اللہ کی) رضا ہے اور جو (اس کی وجہ سے اللہ سے) ناراض ہوتا ہے، اس کیلئے (اللہ کی) ناراضی ہے۔"

سنن ترمذی، ابواب الزهد باب ماجاء فی الصبر علی البلاء . . (۲۳) حسن صحیح

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اس وقت آپ ﷺ کو بخار تھا۔ میں نے آپ ﷺ پر اپنا ہاتھ پھیر کر عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! آپ کو بہت سخت بخار ہوتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ "ہاں مجھے تمہارے دو آدمیوں کے برابر بخار چڑھتا ہے" حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یہ اس وجہ سے ہوگا کہ آپ کو دوگنا ثواب ملے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اور پھر فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُصِيبُهُ أَذًى شَوْكَةٌ فَمَا فَوْقَهَا إِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا سَيِّئَاتِهِ كَمَا تَحُطُّ الشَّجَرَةُ وَرَقَهَا))

"جس مسلمان کو بیماری کی وجہ سے یا اس کے علاوہ کسی اور وجہ سے تکلیف پہنچتی ہے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اس کے گناہ (اسی طرح) دور کر دیتا ہے جیسے درخت اپنے پتے جھاڑتا ہے۔''

بخاری ، المرض ، باب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل (٥٦٤٨) ومسلم (٦٥٥٩)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَا یَزَالُ الْبَلَاءُ بِالْمُؤمِنِ وَالْمُؤْمِنَةِ فِی نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتَّی یَلْقَی اللّٰه تَعَالٰی وَمَاعَلَیْهِ مِنْ خَطِیْئَةٍ))

''مومن مرد اور مومن عورت پر اس کی جان، اولاد اور مال میں آزمائشیں آتی رہتی ہیں (جن سے ان کے صغیرہ گناہ معاف ہوتے رہتے ہیں اور یہاں تک کہ جب وہ اللہ کو ملتے ہیں (ان کو موت آتی ہے) تو ان پر کوئی گناہ نہیں ہوتا۔''

سنن ترمذی ، أبواب الذهد ، باب ماجاء فی الصبر علی البلاء ، (٢٣٩٩) وحاکم (٤/ ٣١٤ ، ٣١٥) حسن

٢......گناہوں کی معافی بھی اور درجات کی بلندی بھی

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَلَا أَدُلُّكُم عَلَیٰ مَا یَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَایَا وَیَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَات قَالُو: بَلَیٰ یَا رَسُولَ اللّٰهِ قَال: إِسْبَاغُ الْوُضُوءِ عَلَیٰ الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا إِلَیٰ الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ، فَذَلِكُمُ الرِّبَاطُ))

''کیا میں تم کو وہ عمل نہ بتلاوں جن سے اللہ خطاوں کو مٹا دیتے ہیں اور درجات کو بلند فرما دیتے ہیں، صحابہ کرام نے عرض کی اے اللہ کے رسول ﷺ ضرور بتلائیے ،تو آپ ﷺ نے فرمایا ناخوشگوار اوقات یعنی سردیوں میں وضو کی تکمیل' مساجد کی طرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے قدم اٹھانا (یعنی دور سے چل کر آنا) اور ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے لیے بیٹھنا' یہ رباط ہے۔''

صحیح مسلم، الطھارۃ، بابفضل اسباغ الوضوء علی المکارہ(٦١٠)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ ایک رات اللہ تبارک وتعالیٰ احسن صورت میں میرے پاس آئے' (راوی کا خیال ہے کہ یہ خواب تھا) اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

((يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِي فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الأَعْلَى؟))

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تو جانتا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں۔؟

میں نے کہا، نہیں

تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی' پس مجھ پر ہر چیز واضح ہوگئی ،پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا': اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! کیا تو جانتا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں۔؟

((قُلْتُ: نَعَمْ، فِي الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَاةِ، وَالْمَشْيُ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى الْجَمَاعَاتِ، وَإِسْبَاغُ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ، وَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَمَاتَ بِخَيْرٍ، وَكَانَ مِنْ خَطِيئَتِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّه))

''میں نے کہا، ہاں، گناہوں کو مٹانے والے اعمال کے متعلق، اور وہ یہ ہیں کہ ایک نماز کے بعد دوسری نماز کے لیے مسجد میں ٹھہرنا، باجماعت نماز کے لیے چل کر مسجد جانا، اور ناخوشگوار موسم میں اچھا وضوء کرنا، اور جس نے ایسا کیا وہ زندہ بھی خیر پر رہے گا اور مرے گا بھی خیر پر، اور اس کی غلطیاں اس طرح معاف ہوں گی جیسے پہلے دن ماں

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

نے اسے جنا تھا"

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! جب تو نماز ادا کرلے تو یہ دعا پڑھا کر:

((اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ فِعْلَ الخَيْرَاتِ، وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ، وَحُبَّ المَسَاكِينِ، وَإِذَا أَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِي إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُونٍ))

اے اللہ! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے کا سوال کرتا ہوں اور برے کاموں سے بچنے کا سوال کرتا ہوں، اور مساکین کی محبت تجھ سے مانگتا ہوں، اور جب تو کسی کو فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھے تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کے فوت کر لینا

((قَالَ: وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ))

اور فرمایا: (یہ فرشتے) جنت میں درجات بلند کرنے والے اعمال کا ذکر کر رہے ہیں اور وہ یہ ہیں: سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں"

جامع الترمذی، التفسیر، باب سورۃ ص (۳۲۲۳) صحیح

اچھا وضوء کرنے' دور سے مساجد میں چل کر نا آنے اور مسجد میں نماز کے انتظار میں ٹھہرنے کی وجہ سے ایک تو گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دوسرا جنت میں درجات بلند ہو جاتے ہیں۔

ا......اچھا وضوء کرنا

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو کوئی مسلمان وضوء کرتا ہے تو اچھا وضوء کرتا ہے پھر اپنے دل اور چہرے کو مکمل متوجہ کر کے دو رکعت (نفل) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

صحيح مسلم، الطهارة، باب الذكر المستحب عقب الوضوء، (٢٣٤)

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ لَا يَسْهُو فِيهِمَا غُفِرَ لَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ))

”جس شخص نے اچھی طرح وضو کیا پھر دو رکعت نماز اس طرح ادا کی کہ ان میں کسی قسم کی بھول نہ ہوئی تو اس کے گزشتہ سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔“

ابوداؤد، الصلاة، باب كراهية الوسوسة وحديث النفس فى الصلاة (٩٠٥) حسن

۲...... مساجد کی طرف کثرت سے قدم اٹھانا یعنی دور سے چل کر آنا

ابو صالح رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((صَلَاةُ الرَّجُلِ فِي الْجَمَاعَةِ تُضَعَّفُ عَلَى صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ، وَفِي سُوقِهِ، خَمْسًا وَعِشْرِينَ ضِعْفًا، وَذَلِكَ أَنَّهُ: إِذَا تَوَضَّأَ، فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ، ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الْمَسْجِدِ، لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الصَّلَاةُ، لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً، إِلَّا رُفِعَتْ لَهُ بِهَا دَرَجَةٌ، وَحُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ، فَإِذَا صَلَّى، لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَيْهِ، مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ، اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ، وَلَا يَزَالُ أَحَدُكُمْ فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرَ الصَّلَاةَ))

”آدمی کی جماعت کے ساتھ نماز گھر میں یا بازار میں پڑھنے سے پچیس درجہ زیادہ بہتر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وجہ یہ ہے کہ جب ایک شخص وضو کرتا ہے اور اس کے تمام آداب کو ملحوظ رکھ کر اچھی طرح وضو کرتا ہے پھر مسجد کا راستہ پکڑتا ہے اور سوائے نماز کے اور کوئی دوسرا ارادہ اس کا نہیں ہوتا، تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بڑھتا ہے اور ایک گناہ معاف کیا جاتا ہے اور جب نماز سے فارغ ہو جاتا ہے تو فرشتے اس وقت تک اس کے لیے برابر دعائیں کرتے رہتے ہیں جب تک وہ اپنے مصلے پر بیٹھا رہے۔ کہتے ہیں اے اللہ! اس پر اپنی رحمتیں نازل فرما' اے اللہ! اس پر رحم کر اور جب تک تم نماز کا انتظار کرتے رہو گویا تم نماز ہی میں مشغول ہو۔"

[صحيح بخاری، الأذان، باب فضل صلاة الجماعة (٦٤٧)]

حضرت ابن عمرو t سے مروی روایت کے الفاظ یہ ہیں' کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَاحَ إِلَى مَسْجِدِ الْجَمَاعَةِ فَخَطْوَةٌ تَمْحُو سَيِّئَةً وَخَطْوَةٌ تُكْتَبُ لَهُ حَسَنَةٌ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا»

"جو شخص جماعت والی مسجد (جامع مسجد) کی طرف جائے تو اس کا ایک قدم گناہ مٹاتا ہے اور دوسرے قدم کی وجہ سے نیکی لکھی جاتی ہے جاتے ہوئے بھی اور واپس آتے ہوئے بھی۔"

مسند أحمد (٦٥٩٩) وصحيح الترغيب والترهيب (١/ ٢٤١)

ایک دوسری روایت میں ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((حِينَ يَخْرُجُ الرَّجُلُ مِنْ بَيْتِهِ إِلَى مَسْجِدِهِ، فَرِجْلٌ تُكْتَبُ حَسَنَةً وَرِجْلٌ تَمْحُو سَيِّئَةً))

"جو آدمی گھر سے مسجد کی طرف نکلے اس کے ایک قدم کے بدلے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک قدم کے بدلے ایک برائی مٹا دی جاتی ہے"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النسائی، المساجد ، باب الفضل فی اتیان المساجد (۷۰۵)

۳......ایک نماز ادا کرنے کے بعد دوسری نماز کے انتظار کے لیے بیٹھنا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي مُصَلَّاهُ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَتَقُولُ الْمَلَائِكَةُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ - حَتّٰى يَنْصَرِفَ أَوْ يُحْدِثَ. قُلْتُ مَا يُحْدِثُ؟ قَالَ يَفْسُو أَوْ يَضْرِطُ))

''جب تک بندہ نماز گاہ میں بیٹھا نماز کا منتظر رہتا ہے ایسے ہی ہے جیسے وہ نماز پڑھ رہا ہو، اور فرشتے اس کے لیے اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ جیسے عظیم جامع کلمات پکارتے رہتے ہیں اس کے لوٹنے یا بے وضو ہونے تک۔''

مسلم، المساجد ، باب فضل الصلاة الجماعة . . . . (۱۵۴۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا تَوَطَّنَ رَجُلٌ مُسْلِمٌ الْمَسَاجِدَ لِلصَّلَاةِ وَالذِّكْرِ إِلَّا تَبَشْبَشَ اللهُ لَهُ كَمَا يَتَبَشْبَشُ أَهْلُ الْغَائِبِ بِغَائِبِهِمْ إِذَا قَدِمَ عَلَيْهِمْ))

''جب تک بندہ نماز اور ذکر کے لیے مسجد میں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے اسی طرح خوش ہوتے ہیں، جس طرح کوئی غائب شخص اپنے گھر واپس آتا ہے تو گھر والوں کو اس سے خوشی ہوتی ہے''

سنن ابن ماجة، المساجد والجماعات، باب لزوم المساجد وانتظار الصلاة (۸۰۰)

۳......نیکی بھی اور گناہوں کی معافی بھی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

« أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ : يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ» .

''ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) نیکی کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ ﷺ سے دریافت کیا کہ ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔''

مسلم، الذکر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء (٢٦٩٨) و الترمذی (٣٤٦٣) و حمیدی (٨٠) و ابن حبان (٨٢٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک نیکی پر تین انعام

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

((وَلْيَطَّوَّفُوا بِالْبَيْتِ الْعَتِيقِ))

''اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کرو'' [الحج:۲۹]

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر کس قدر مہربان ہے کہ اس کے لیے کوئی نہ کوئی گناہ مٹانے' نیکی دینے اور اپنے ہاں بلند مقام دینے کے لیے اسباب پیدا کرتا رہتا ہے بسا اوقات چھوٹے چھوٹے اعمال کرنے کا حکم دیتا ہے اور بڑے بڑے گناہ معاف کر کے نیکیاں بھی دیتا ہے اور جنت میں بلند درجات بھی عطا کر دیتا ہے آج کے اس خطبہ میں ہم صرف چند وہ اعمال ذکر کریں گے کہ بندہ عمل تو ایک کرتا ہے مگر اس کی وجہ سے رب العالمین تین انعام عطا کر دیتا ہے۔

۱......طواف کے ہر قدم پر تین انعام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ طَافَ أُسْبُوعًا يُحْصِيهِ وَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَ لَهُ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ وَمَا رَفَعَ رَجُلٌ قَدَمًا وَلَا وَضَعَهَا إِلَّا كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَحُطَّ عَنْهُ عَشْرُ سَيِّآتٍ وَرُفِعَ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس نے طواف میں سات چکر لگائے اور پھر دو رکعت نماز ادا کی اسے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور طواف کرنے والے نے جو قدم اٹھایا اور رکھا اس پر دس نیکیاں ہیں۔ دس غلطیاں معاف ہیں اور دس درجے بلند کر دیئے جاتے ہیں۔''

صحیح ابن خزیمہ(٢٧٥٣)والترمذی(٩٥٩)واحمد (٤٤٦٢)صحیح

ترمذی کی روایت میں یہ لفظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرَى إِلَّا حَطَّ اللَّهُ عَنْهُ خَطِيئَةً وَكَتَبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةً))

''جب کوئی شخص طواف میں ایک قدم رکھتا ہے اور ایک قدم اٹھاتا ہے تو اس کا ایک گناہ معاف اور ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے''

ترمذی، الحج باب ما جاء فی استلام الرکنین ٩٥٩۔

عمرہ کرتے وقت سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف کیا جائے اور طواف کے سات چکر لگائے جائیں، ہر چکر حجر اسود سے شروع ہو اور ادھر ہی آ کر اختتام پذیر ہو۔ ہر چکر میں حجر اسود کے پاس پڑھنے کی دعا

((بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ))

''اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت بڑا ہے۔'' [مسند أحمد: ٢/ ١٤]

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

((نَزَلَ الْحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن نبی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کر دیا۔‘‘

ترمذی، الحج باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والرکن، والمقام ۸۷۷ صحیح

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ مَسْحَهُمَا يَحُطُّ الْخَطَايَا))

’’حجر اسود اور رکن یمانی پر ہاتھ پھیرنا گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔‘‘

(صحیح ابن ماجه(۱۷۲۹)حسن

طواف کے ہر چکر میں رکن یمانی کو اگر ممکن ہو تو ہاتھ لگائیں لیکن بوسہ نہیں دینا، اگر رش ہو تو اس کی طرف اشارہ کرنا یا اشارہ کر کے ہاتھ کا بوسہ لینا مسنون نہیں ہے، پھر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں یہ دعا بکثرت پڑھیں:

((رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ))

’’اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں اچھائی عطا فرما اور آخرت میں بھی اچھائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا‘‘ [ابوداود، المناسك ۱۸۹۲، ۱۸۷۶]

عبداللہ بن عمرو کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرُّكْنَ، وَالْمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الْجَنَّةِ، طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَائَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

’’رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھا دی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

سے مغرب تک سب کچھ روشن کر دیتی۔“

ترمذی، الحج باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والرکن، والمقام ۸۷۸ حسن

۲......ایک سفید بال کی حفاظت پر تین انعام

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ ، فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ ، مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيبُ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ إِلَّا كُتِبَ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ ، وَرُفِعَ بِهَا دَرَجَةً ، أَوْ حُطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةٌ))

”بڑھاپے کو (سفید بال اکھیڑ کر) ختم مت کرو، کیونکہ بے شک وہ تو مسلمان کا نور ہے، جس شخص کے بھی حالت اسلام میں بال سفید آئے تو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی جاتی ہے، اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور اس کا ایک گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔“

مسند أحمد(٦٦٧٢)و البیهقی فی السنن (٧/ ٣١١) وفی شعب الإیمان(٦٣٨٧)صحیح لغیره

ایک دوسری روایت میں ان سے مختلف لفظ موجود ہیں سیدنا عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ سے مروی ہے کہ:

((نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ وَقَالَ:هُوَ نُورُ الْمُؤْمِنِ » وَقَالَ: مَا شَابَ رَجُلٌ فِي الْإِسْلَامِ شَيْبَةً ، إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ بِهَا سَيِّئَةٌ ، وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ)) مسند أحمد(٦٩٣٧) حسن لغیره

”رسول اللہ ﷺ نے بڑھاپے کے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا، اور فرمایا یہ مؤمن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کا نور ہے اور فرمایا: جس شخص کو اسلام میں بڑھاپا آیا یعنی سفید بال آئے اللہ اس کے ہر بال کے بدلے اس کا ایک درجہ بلند کریں گے' اور ایک گناہ مٹ جاتا ہے اور ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔"

سفید بال اللہ کی طرف سے عطا کردہ نور ہے، یعنی بزرگی کی علامت، سیدنا ابراھیم پہلے وہ شخص ہیں جن کے بال سفید ہوئے۔ سب سے پہلے جس شخص کے بال سفید ہوئے وہ ابراھیم علیہ السلام ہیں۔ حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ:

((اِنَّ اِبْـرَاهِیْـمَ أَوَّلَ مَـنْ رَأَی الشَّیْـبَ فَقَالَ یَا رَبِّ ! مَا هٰذَا؟ قَالَ :اَلْوَقَارُ قَالَ:اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ وَقَارًا))

"یقیناً ابراہیم علیہ السلام وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے بالوں میں سفیدی کو دیکھا تو کہنے لگے اے اللہ! یہ کیا ہے۔؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ وقار ہے پھر ابراہیم علیہ السلام نے دعا کی اے اللہ! پھر تو میرے وقار میں اضافہ فرما"

(الاوائل لـلسیوطی ص۳۵)و (مصنف ابن ابی شیبه ۱٤/ ۷۰، لطائف المعارف ص/ ٦)

کہا جاتا ہے کہ جس وقت ابراہیمؑ کے بالوں میں سفیدی آئی اس وقت ان کی عمر تقریباً ستتر سال تھی۔

سفید بالوں کو برقرار رکھنا اور اکھیڑنے سے بچانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تلقین ہے۔

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَـنْ شَـابَ شَیْبَةً فِیْ الْإِسْلَامِ کَانَتْ لَهُ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَالَ لَهُ رَجُـلٌ عِـنْـدَ ذٰلِكَ فَـإِنَّ رِجَـالاً یَـنْتِفُوْنَ الشَّیْبَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَاءَ فَلْیَنْتِفْ نُوْرَهُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا تو یہ بڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہو گا، اس وقت ایک آدمی نے آپ ﷺ سے کہا: بے شک لوگ تو بڑھاپے (کے سفید بالوں) کو اکھیڑتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: جو چاہے اپنے لیے نور کو اکھیڑے۔“

(صحیح الترغیب و الترهیب، اللباس والزینة، باب الترغیب فی ابقاء الشیب وکراهة نتفه(٢٠٩٢)حسن

انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا:

((لَوْ شِئْتُ اَنْ اَعُدَّ شَمَطَاتٍ كُنَّ فِي رَأْسِهِ لَفَعَلْتُ))

”اگر میں آپ ﷺ کے سر مبارک میں سفید بال گننا چاہتا تو گن سکتا تھا۔“

(صحیح مسلم، الفضائل، باب شیبة (١٠٣)(٢٣٤١)

مسند احمد کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((مَا عَدَدْتُ فِي رَأْسِ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَلِحْيَتِهِ اِلَّا أَرْبَعَ عَشَرَةَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ)) (مسند احمد (٣/ ١٦٥)

”میں رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک اور داڑھی مبارک میں صرف چودہ سفید بال شمار کیے۔“

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں:

((اِنَّمَا كَانَ شَيْبُ رَسُوْلِ اللّٰهِ نَحْوًا مِنْ عِشْرِيْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ))

”رسول اللہ ﷺ کا بڑھاپا تقریبا بیس بال مبارک سفید تھے۔“

(ابن ماجه، اللباس (٣٦٣٠)والترمذی۔التفسیر(٣٢٩٣)

امام شعبی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو دیکھا ان کے سر اور داڑھی کے بال سفید تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبة(٨/ ٢٥٦)صحیح

سر یا داڑھی کے سفید بالوں کو بڑھاپا ختم کرنے یا چھپانے کے لیے اکھیڑنا درست نہیں البتہ سر یا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

داڑھی کے بالوں کو رنگنا یعنی خضاب لگانا درست ہے۔

صحیح سنت سے بالوں کو سفید رکھنا یا خضاب وغیرہ سے رنگنا دونوں طرح ثابت ہے۔

نبی کریم ﷺ کے زمانے میں مہندی اور کتم بوٹی ملا کر خضاب لگایا جاتا تھا جس سے سیاہی مائل سرخ رنگ بن جاتا تھا۔رسول اللہ ﷺ نے اسے بہت اچھا خضاب قرار دیا۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِنَّ أَحسَنَ مَا غُيِّرَ بِهِ الشَّيبُ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ))

”بے شک سب سے بہترین چیز جس کے ذریعے بڑھاپے کو تبدیل کیا جا سکتا ہے وہ مہندی اور کتم بوٹی ہے۔“ سنن ترمذی ، اللباس ، باب ماجاء فی الخضاب (۱۷۵۳)صحیح

آجکل سیاہ کالا، گندمی رنگ ،زرد رنگ ،سرخی مائل سیاہ رنگ ہر طرح کے رنگ کے خضاب نمبر رنگ کے ساتھ مارکیٹ سے دستیاب ہیں۔حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ (بالوں کو) مہندی اور کتم بوٹی لگاتے تھے۔جبکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صرف مہندی کے ساتھ بال رنگتے تھے۔

(صحیح مسلم ، الفضائل ، باب شیبة (۲۳٤۱)

۳......اک بار درود پڑھو تین انعام پاؤ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))

”جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اس پر اللہ اس کے بدلے میں دس رحمتیں کرتا ہے اسکی دس غلطیاں معاف کر دی جاتیں ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں“

[سنن نسائی ، السھو ، باب الفضل فی الصلاة علی النبیe(۱۲۹۷)صحیح]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا﴾

''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس (نبی ﷺ) پر درود بھیجو اور سلام بھیجو سلام بہت بھیجنا''۔(الاحزاب: ٥٦)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہماری طرف آئے تو ہم نے کہا سلام تو ہم جانتے ہیں کہ آپ پر کیسے بھیجیں لیکن

((فَكَيْفَ نُصَلِّي عَلَيْكَ ؟))

''تو ہم آپ ﷺ پر درود کیسے پڑھیں؟''

آپ ﷺ نے فرمایا کہو:

((اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيمَ اِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ))

''اے اللہ! صلوٰۃ بھیج محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر کہ جس طرح تو نے صلوٰۃ بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے......اے اللہ برکت نازل فرما محمد ﷺ پر اور محمد ﷺ کی آل پر کہ جس طرح تو نے برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر اور ابراہیم علیہ السلام کی آل پر۔ یقیناً تو تعریف والا بزرگی والا ہے۔''

بخاري، الأنبياء، (٣٣٧٠ـ) ومسلم (٤٠٦)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَوْلَى النَّاسِ بِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلاةً))

"روز قیامت لوگوں میں سب سے زیادہ میرے قریب تر وہ ہوگا جو مجھ پر سب سے زیادہ دورد پڑھنے والا ہے"

الترمذی، الصلاۃ (٤٨٤) وصحیح ترغیب (١٦٦٨)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ نَسِيَ الصَّلَاةَ عَلَيَّ خَطِئَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ))

"جو شخص مجھ پر درود بھیجنا بھول جاتا ہے وہ جنت کا راستہ بھول جاتا ہے۔"

ابن ماجه، اقامة الصلاة والسنة فيها، باب الصلاة ..... الخ حسن صحیح

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللَّهَ فِيهِ، وَلَمْ يُصَلُّوا عَلَى نَبِيِّهِمْ، إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً، فَإِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ))

"کوئی قوم کسی مجلس میں بیٹھتی ہے اس میں وہ اللہ کا ذکر نہیں کرتی اور نہ ہی اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتی ہے تو وہ مجلس ان کے لیے قیامت کے دن ندامت وحسرت کا سبب بن جائے گی۔ چاہے تو اللہ انہیں عذاب دے دے چاہے تو انہیں معاف کر دے۔"

ترمذی، الدعوات، باب فی القوم یجلسون ولا یذکرون اللہ (٣٣٨٠) صحیح

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتَّى يُصَلِّيَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم))

"ہر دعا معلق رہتی (قبولیت کو نہیں پہنچتی) ہے جب تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔"

صحیح الجامع الصغیر (٤٥٢٣)

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے ایک شخص آیا اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز پڑھی پھر یہ دعا کرنے لگا:

((اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَارْحَمْنِىْ))

''اے اللہ مجھے معاف فرمادے اور میرے اوپر رحم فرما''

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے نمازی تو نے جلدی کی ہے جب تو نماز پڑھے پھر دعا کے لیے بیٹھے تو تو اللہ کی حمد وثناء اس کے شایان شان بیان کر پھر اس سے دعا کر''۔

پھر ایک اور شخص آیا اس نے اللہ کی حمد وثناء بیان کی اور نبی ﷺ پر درود بھیجا تو اس سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اَيُّهَا الْمُصَلِّى اُدْعُ تُجَبْ))

''اے نمازی! دعا کر تیری دعا قبول ہوگی''

ترمذی، ابواب الدعوات (٣٤٧٦)

۴......داخلہ بازار کی دعا پر تین انعام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ دَخَلَ السُّوقَ، فَقَالَ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَـهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ، وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْـخَيْـرُ وَهُـوَ عَـلَـى كُـلِّ شَـيْءٍ قَـدِيرٌ، كَتَبَ اللَّهُ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ حَسَنَةٍ، وَمَحَا عَنْهُ أَلْفَ أَلْفِ سَيِّئَةٍ، وَرَفَعَ لَهُ أَلْفَ أَلْفِ دَرَجَةٍ))

''جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے:

((لَا إِلَـهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُـمِيـتُ وَهُـوَ حَـيٌّ لَا يَـمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔''

ترمذی، الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق (٣٤٢٨) حسن

معلوم ہوا بازار داخلے کے وقت اس دعا کے التزام سے اللہ کے ہاں نیکیاں ملتی ہیں' گناہ مٹتے ہیں اور اللہ کے ہاں درجات بھی بلند ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ جگہیں مساجد ہیں جبکہ بازار اس قدر پسند نہیں کیونکہ اس کے اندر کئی ایک گناہ بھی لوگ کرتے ہیں مثلا جھوٹ، دھوکہ وغیرہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَحَبُّ الْبِلَادِ اِلٰی اللّٰهِ مَسَاجِدُ هَا وَاَبْغَضُ الْبِلَادِ اِلٰی اللّٰهِ اَسْوَاقُهَا))

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں مسجدیں ہیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہیں بازار ہیں''

مسلم، المساجد، باب فضل الجلوس فی مصلاه بعد الصبح ..... (٦٧١)

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«يَا مَعْشَرَ التُّجَارِ إِنَّ الشَّيْطَانَ وَالْإِثْمَ يَحْضُرَانِ الْبَيْعَ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ»

''اے تاجروں کی جماعت! بلاشبہ خرید وفروخت میں شیطان اور گناہ بھی موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اس لیے تجارت کے ساتھ ساتھ صدقہ وخیرات بھی کرتے رہا کرو۔“

جامع الترمذی ، البیوع (١٢٠٨) صحیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔ آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: ”اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟“ اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی (جس کی وجہ سے اندر تری ہے) آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«أَفَلا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ»

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تا کہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔

صحیح مسلم ، الإیمان ، باب قول النبی من غشنا فلیس منا (١٠٢) والترمذی (١٣١٥)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چار گناہ اک سزا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ، وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ، وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ، هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ، مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ﴾

''تو تم جھٹلانے والوں کا کہا نہ ماننا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں۔ اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آ جانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔ مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار۔'' (القلم:۸۔۱۲)

تمہیدی کلمات

پیچھے ہم بیان کر چکے ہیں کہ کچھ ایسے نیک عمل ہیں کہ جن کے کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کئی ایک انعامات سے نوازتا ہے یہ اس کی بے انتہا مہربانی کا نتیجہ ہے مگر کچھ ایسے برے اعمال بھی ہیں کہ جن کی وجہ سے اللہ سخت ناراض ہوتا ہے اور اس کے کرنے والے کو سزا دیتا ہے مگر یہ شفقت بھی رب کی عجیب ہے اس کا بندہ نیکی کرے تو وہ ایک کے بدلے دو' تین' سات اور سات سو گنا اس کا اجر دے دے لیکن اگر غلطی ہو جائے تو اس کا بدلہ ایک ہی دیتا ہے' آج ہم بیان کریں گے کہ چار اعمال ایسے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کے کرنے والوں کو ایک سخت اور دردناک عذاب میں ڈالیں گے اور وہ ہے قبر کا عذاب' قبر کی سختی ۔اور وہ چار اعمال یہ ہیں ا۔چغلی ۲۔غیبت ۳۔ پیشاب کے چھینٹوں سے نہ بچنا ۴۔لوگوں کو اپنی زبان سے تکلیف دینا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ا......چغلی کبھی نہ کرنا

عربی زبان میں چغلی خور کے لیے «نَـمَّامٌ» اور «قَتَّاتٌ» کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں یہ بندے کی ان مذموم صفات میں سے ہے کہ جس کی وجہ سے قبر میں بھی پکڑا جاتا ہے۔

امام غزالی ﷺ نے قتادہ ﷺ کا قول نقل فرمایا ہے کہ تین چیزیں عذاب قبر کا سبب بنتی ہیں۔

١۔ثُلُثٌ مِنَ الْغِیْبَةِ

ایک تہائی غیبت کی وجہ سے

٢۔ثُلُثٌ مِنَ النَّمِیْمَةِ

ایک تہائی چغلی کی وجہ سے

٣۔ثُلُثٌ مِنَ الْبَوْلِ

ایک تہائی پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے

(احیاء علوم الدین للغزالی : ٣/ ١٤٣)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں رسول کریم ﷺ دو قبروں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((إِنَّھُمَا لَیُعَذَّبَانِ))

ان دو قبر والوں کو عذاب ہو رہا ہے۔

((وَمَا یُعَذَّبَانِ فِی کَبِیْرٍ وَّإِنَّهٗ لَکَبِیْرٌ))

ان کو عذاب کسی بڑی مشکل چیز کی وجہ سے نہیں ہو رہا کہ جس سے پرہیز کرنا مشکل ہو ویسے وہ چیز گناہ کے لحاظ سے بڑی ہے۔

((أَمَّا أَحَدُھُمَا فَکَانَ لَا یَسْتَتِرُ مِنَ الْبَوْلِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان میں سے ایک پیشاب (کے چھنٹوں) سے پرہیز نہیں کرتا تھا۔ پردہ کر کے پیشاب نہیں کرتا تھا۔ اس وجہ سے اس کو گناہ ہو رہا ہے۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا الْآخَرُ فَيَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ))

دوسرے آدمی کو عذاب اس وجہ سے ہو رہا ہے کہ یہ چغل خور تھا۔

رسول اللہ ﷺ نے کھجور کی ایک تر ٹہنی منگوائی' اور اس کے دو ٹکڑے کر دیے' ایک ٹکڑا ایک قبر پر لگا دیا اور دوسرا ٹکڑا دوسری قبر پر لگا دیا۔ پھر فرمایا:

((لَعَلَّهُ يُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا))

''شاید اللہ تعالیٰ ان کا عذاب ہلکا کر دے جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں۔''

صحیح بخاری، الوضوء، باب ماجاء فی غسل البول (۳۱۸)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھیں یہ بات پہنچی کہ آدمی بہت زیادہ چغلی کرتا ہے تو انھوں نے حدیث سنائی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ»

''چغلی خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

صحیح مسلم، الایمان(۱۰۵)

غیبت کیس کی بات جو اسے ناپسند ہو اس کی غیر موجودگی میں کرتا ہے جبکہ چغلی کسی کے متعلق ایسے بات کہنا جس سے مقصود اس کی عزت نفس مجروح کرنا اور فساد و فتنہ کے خیال سے ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَتَجِدُونَ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عِنْدَ اللّٰهِ ذَا الْوَجْهَيْنِ، الَّذِي يَأْتِي هَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهَؤُلَاءِ بِوَجْهٍ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''کہ تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کو سب سے بدتر پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔''

صحیح البخاری:٦٠٥٨۔

حضرت ہمام بن حارث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک آدمی تھا جو لوگوں کی بات امیر وقت تک پہنچاتا تھا ہم ایک دن مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے کہ وہی آدمی ادھر آ گیا، لوگوں نے کہا: یہ وہی آدمی ہے جو لوگوں کی (الٹی سیدھی) باتیں جا کر امیر تک پہنچاتا ہے تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا تھا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ» .

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔''

البخاری، الادب(٦٠٥٦) ومسلم، الایمان (١٠٥)

امام حسن بصری صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

''جو کسی کی چغلی کرتا ہے لوگ اس کی بھی چغلی کرتے ہیں۔''

(احیاء علوم الدین للغزالی : ٣/ ١٦٦)

امیر المؤمنین عمر بن عبدالعزیز صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق مروی ہے کہ ان کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کسی شخص کے بارے میں کچھ (الٹی سیدھی) بات کہی تو عمر بن عبدالعزیز فرمانے لگے:

إِنْ شِئْتَ نَظَرْنَا فِيْ أَمْرِكَ .

''اگر تو کہے تو ہم تیرے معاملے میں غور وفکر کرتے ہیں۔''

فَإِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿إِنْ جَائَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا﴾(الحجرات:٦) .

''اگر تو جھوٹا ہوا تو اس آیت کا مصداق بنے گا یعنی فاسق آدمی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَإِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَنْتَ مِنْ أَهْلِ هَذِهِ الآيَةِ: ﴿هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ﴾ (القلم:١١)» .

''اوراگر تو سچا ہوا تو اس آیت کا مصداق بنے گا یعنی چغل خور۔''

«وَإِنْ شِئْتَ عَفَوْنَا عَنْكَ» .

''اوراگر تو چاہے تو ہم تجھ سے درگزر کرتے ہیں۔''

تو وہ آدمی فورا بولا:

«العَفْوَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَا أَعُودُ إِلَيْهِ أَبَدًا» .

''امیرالمؤمنین! آپ معاف کردیجیے آئندہ میں ایسی کوئی بات نہیں کروں گا۔''

(احياء علوم الدين للغزالی : ٣/ ١٦٦)

عمرو بن میمون ازدی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ کو دیکھا کہ اللہ کے عرش کے سایہ میں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا موسیٰ کو اس بات پر شدید غصہ آیا کہ یہ آدمی مجھ سے پہلے یہاں موجود ہے موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اس کا کیا نام ہے تو اللہ نے فرمایا میں اس کا نام نہیں بتلاتا مگر میں اس کے تین اعمال بیان کرتا ہوں جس کی وجہ سے یہ اس مقام پر ہے۔

١ ـ كَانَ لاَ يَحْسُدُ النَّاسَ عَلَى مَا اٰتَاهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهِ .

جو کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عطا کیا ہے اس پر یہ حسد نہیں کرتا۔''

٢ ـ وَلاَ يَعِقُّ وَالِدَيْهِ

اور اپنے والدین کی نافرمانی نہیں کرتا۔

٣ ـ وَلاَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ

اور یہ چغلی بھی نہیں کرتا۔

مساوئ الأخلاق للخطرائطی ص ٩٤۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امام اصمعیؒ فرماتے: ''میں نے ایک دیہات کی عورت کو دیکھا جو اپنے بیٹے کو نصیحت کر رہی تھی ،وہ کہہ رہی تھی ،اے بیٹے ! میں تجھے اپنی نصیحت کا تحفہ دیتی ہوں ، (عمل کی) توفیق اللہ کے ہاتھ میں ہے۔چغل خوری سے بچ یہ دو قبیلوں کے درمیان دشمنی کو بھڑکاتی ہے دوستوں کے درمیان جدائی ڈالتی ہے۔اپنے آپ کو عیب جوئی سے بچا، ورنہ تیرے بھی عیب تلاش کئے جائیں گے۔عبادت میں ریاکاری سے اور مال میں بخل سے بچ ،اور اپنے آپ کو غیر کی مثال دے پس جس شے کا تو لوگوں سے طالب ہو تو بھی وہی کر،اور جس کو ان سے برا جانے اس سے باز رہ۔کیونکہ آدمی خود اپنے عیب نہیں دیکھتا۔اس کے بعد وہ دیہاتن خاموش ہوگئی۔

تو میں نے کہا اے دیہاتن ! کچھ اور نصیحت کرو۔

تو اس نے کہا اے شہری ! تجھے دیہات کی نصیحت اچھی لگی۔

میں نے کہا اللہ کی قسم !

تو اس نے کہا: ''اے بیٹے ! اپنے آپ کو دھوکہ بازی سے بچا کیونکہ تو لوگوں سے جتنے معاملات کرتا ہے۔یہ ان میں سب سے برا ہے۔سخاوت، علم ،تواضع اور حیا کو جمع کر۔اب میں تمہیں اللہ کے سپرد کرتی ہوں۔وعلیک اسلام۔''

(بحر الدموع: ٢٢٤)

۲......غیبت لے ڈوبے گی

غیبت بھی ان اعمال میں سے ایک ہے جن کی وجہ سے آدمی قبر کے فتنوں میں مبتلا ہوتا ہے غیبت کیا ہے۔؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيبَةُ؟»

''کیا تم جانتے ہو غیبت کیا ہے؟''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((قَـالُـوْا: اَللّٰهُ وَرَسُـوْلُـهٗ اَعْلَمُ! قَالَ: «ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ»)۔ قِيْـلَ: اَفَـرَاَيْـتَ اِنْ كَـانَ فِـى اَخِـىْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ: «اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ»)

''صحابہ نے عرض کیا' اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تیرا اپنے بھائی کا ایسے انداز میں ذکر کرنا جسے وہ پسند نہ کرتا ہو۔'' آپ سے پوچھا گیا' اگر میرے بھائی میں وہ چیز فی الواقع موجود ہو جس کا میں ذکر کروں؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ''اگر اس میں وہ چیز موجود ہے جس کا تو ذکر کر رہا ہے تو یہ غیبت ہے اور اگر اس میں وہ بات موجود ہی نہیں جس کا تو نے ذکر کیا ہے تو یہ اس پر بہتان باندھنا ہے۔''

صحيح مسلم (٢٥٨٩) وجامع الترمذى (١٩٣٤) و مسندأحمد (٧١٤٦) و صحيح ابن حبان (٥٧٥٨) و مسند أبى يعلى (٦٤٩٣)

مسند احمد میں ابوبکر رضی اللہ عنہ والی روایت میں ہے کہ میں نبی کریم رضی اللہ عنہم کے ساتھ چل رہا تھا کہ آپ رضی اللہ عنہم کا گزر دو قبروں کے قریب سے ہوا تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَن يَّأْتِينِى بِجَرِيدَةِ نَخْلٍ»

''میرے پاس کھجور کی سبز شاخیں کون لائے گا؟''

میں اور ایک آدمی آگے بڑھے اور رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو دو شاخیں لا کر دے دیں، آپ نے ایک کو ایک قبر پر گاڑ دیا اور دوسری کو دوسری قبر پر لگا دیا پھر آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«أَمَا إِنَّهُ سَيُخَفَّفُ عَنْهُمَا مَا كَانَ فِيهِمَا مِنْ بَلُولَتِهِمَا شَىْءٌ»

''یقیناً عنقریب ان پر سے سختی ہلکی کی جائے گی جب تک ان کی تری ہے (یعنی جب تک یہ سبز ہیں)۔

پھر آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«إِنَّهُمَا لَيُعَذَّبَانِ فِي الْغِيبَةِ وَالْبَوْلِ» .

”یقیناً ان دونوں کو غیبت اور پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔“

مسند أحمد: ٢٠٤٢٧۔

اور ایک دوسری روایت میں لفظ ہیں:

«أَمَا إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ بِغَيْرِ كَبِيرٍ الْغِيبَةُ وَالْبَوْلُ» .

”ان دونوں کو بغیر کسی بڑے امر کے یعنی غیبت اور پیشاب (کے چھینٹوں) کی وجہ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔“

الطبرانی فی الأوسط: ٤/ ١١٣ (٣٧٤٧)

غیبت کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے اس انداز سے منع فرمایا ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ﴾ .

(الحجرات:١٢)

”اور نہ پیٹھ پیچھے ایک دوسرے کی برائی کیا کرو، کیا تم میں سے کوئی شخص پسند کرے گا کہ وہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے، سوتم اس سے نفرت کرتے ہو۔ اور (اِن تمام معاملات میں) اللہ سے ڈرو بیشک اللہ توبہ کو بہت قبول فرمانے والا بہت رحم فرمانے والا ہے۔“

معراج کے موقع پر غیب کرنے والوں کا عبرتناک انجام آپ رضی اللہ عنہم کو دکھایا گیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَمَّا عُرِجَ بِي مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَهُمْ أَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ يَخْمِشُونَ وُجُوهَهُمْ وَصُدُورَهُمْ فَقُلْتُ مَنْ هَؤُلَاءِ يَا جِبْرِيلُ قَالَ هَؤُلَاءِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الَّذِينَ يَأْكُلُونَ لُحُومَ النَّاسِ وَيَقَعُونَ فِي أَعْرَاضِهِمْ))

''معراج کے موقع پر میرا گزر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جن کے ناخن پیتل کے تھے، وہ اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے، میں نے پوچھا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھایا کرتے تھے اور ان کی بے عزتی کرتے تھے۔''

لوگوں کا گوشت کھانے سے مراد غیبت کرنا ہے، یعنی پیٹھ پیچھے لوگوں کے عیب بیان کرنا، اس غیبت کو قرآن کریم میں اپنے مردار بھائی کا گوشت کھانے سے تعبیر کیا گیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ﴾

''اور نہ کوئی کسی کی غیبت کرے کیا تم میں سے کوئی اس بات کو پسند کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے اس سے تو تم ضرور نفرت کرو گے'' الحجرات:۴۹:۱۲)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرب کے لوگ سفر میں ایک دوسرے کی خدمت کیا کرتے تھے، ایک بار ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ ایک شخص تھا، جو ان کی خدمت کیا کرتا تھا، یہ دونوں سو گئے اور جب جاگے تو خادم نے ان کے لیے کھانا تیار نہیں کیا تھا تو ان دونوں میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا کہ خادم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح سو رہا ہے اور اسے جگا دیا، پھر انہوں نے اس خادم سے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو اور ان سے عرض کرو کہ ابو بکر اور عمر رضی اللہ عنہما آپ کو سلام عرض کرتے ہیں اور کھانے کے لیے سالن مانگ رہے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ان دونوں کو بھی سلام کہہ دو اور کہہ دو کہ وہ دونوں سالن کے ساتھ کھانا کھا چکے ہیں (جب خادم نے آ کر یہ پیغام سنایا)تو وہ دونوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے آپ سے سالن مانگنے کے لیے بندہ بھیجا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ وہ دونوں سالن کھا چکے ہیں، کس چیز سے ہم نے بطورِ سالن کھانا کھایا ؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''اپنے بھائی کے گوشت سے (جب تم نے اس کی نیند پر تبصرہ کیا گو اس کی غیبت کر دی) اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! یقیناً میں اس کا گوشت تم دونوں کی کچلیوں (نوک دار دانتوں) کے درمیان دیکھ رہا ہوں۔''

تو دونوں نے عرض کی: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہمارے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہی تمہارے لیے مغفرت طلب کرے۔

(مساوی الأخلاق للخرائطی، ص: ۱۸۰، الأحادیث المختارة للمقدسی

۵/ ۷۱، سندہ حسن)

۳...... پیشاب کے چھنٹوں سے قبر میں پکڑ

بول و براز ناپاکی کا سبب ہیں، اسلام نے ان سے طہارت کا حکم دیا ہے حتی کہ بچے کے پیشاب کے متعلق بھی راہنمائی فرمائی کہ اگر بچی دودھ پیتی بھی ہے تو اسے دھویا جائے اور اگر بچہ دودھ پینے کی عمر میں ہے اور اس کی غذا صرف دودھ ہے تو پھر اس کے پیشاب پر چھینٹے مارنے سے وہ پاک ہو جائے گا اور اگر کوئی پیشاب کرتے وقت بے احتیاطی کی وجہ سے اس کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تو عذاب قبر میں مبتلا ہو جائے گا۔

سنن دارقطنی میں حدیث کے یہ الفاظ ہیں، رسول اللہ نے فرمایا:

((اِسْتَنْزِهُوا مِنَ الْبَوْلِ۔ فَإِنَّ عَامَّةَ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنْهُ))

''پیشاب سے پرہیز کیا کرو۔ قبر کا عام عذاب پیشاب (کے چھنٹوں) سے پرہیز نہ کرنے کی وجہ سے ہوتا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح سنن دارقطنی، الطھارۃ(٤٦٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَكْثَرُ عَذَابِ الْقَبْرِ مِنَ الْبَوْلِ».

”اکثر عذاب قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے۔“

سنن ابن ماجه، الطهارة، باب التشديد في البول: ٣٤٨،

۴۔ زبان سے لوگوں کو تکلیف مت دو

حقیقی مسلمان ہوتا ہی وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے کسی دوسرے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور اگر کسی کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ ایمان کی کمزوری کی علامت ہے اور اس کا وبال اسے دنیا و آخرت کے ساتھ ساتھ قبر کی زندگی میں بھی بھگتنا پڑے گا۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے صحابی ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے کہ ہمارا گزر دو قبروں سے ہوا آپ وہاں ٹھہر گئے ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ متغیر ہو گیا حتی کہ آپ کی قمیض کی آستین ہلنے لگی ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کیا ہوا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ».

”کیا تم سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں۔“

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! وہ کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«هَذَانِ رَجُلَانِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا عَذَابًا شَدِيدًا فِي ذَنْبٍ هَيِّنٍ».

”یہ دو آدمی ہیں جنھیں ان کے معمولی گناہوں کی وجہ سے قبر میں سخت عذاب دیا جا رہا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہم نے پوچھا: اے اللہ کے نبی! کس وجہ سے (کس گناہ کے سبب؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«كَانَ أَحَدُهُمَا لَا يَسْتَنْزِهُ مِنَ الْبَوْلِ» .

”ان میں سے ایک تو وہ ہے جو پیشاب کے چھینٹوں سے نہیں بچتا تھا۔“

«وَكَانَ الْآخَرُ يُؤْذِي النَّاسَ بِلِسَانِهِ ، وَيَمْشِي بَيْنَهُمْ بِالنَّمِيمَةِ» .

”اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت دیتا تھا اور ان کے درمیان چغلی کیا کرتا تھا۔“

پھر آپ ﷺ نے کھجور کی دو سبز شاخیں منگوائیں اور ہر قبر پر ایک ایک رکھ دی ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا یہ کوئی فائدہ دے سکتی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«نَعَمْ ، يُخَفِّفُ عَنْهُمَا مَا دَامَا رَطْبَتَيْنِ» .

ہاں جب تک شاخیں تر و تازہ رہیں گے ان سے عذاب میں کمی رہے گی۔“

صحيح ابن حبان ، الرقائق ، ٨٢١ ، صحيح

زبان سے تکلیف سے مراد یہ ہے کہ آدمی کسی دوسرے مسلمان کو گالی، لعن طعن، غیبت، چغلی کر کے کوئی اور کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دو سے دو تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِهِ لَا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنْزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ﴾

”(وہ وقت تمہیں یاد ہوگا) جب اُن کو کافروں نے گھروں سے نکال دیا (اس وقت) دو (ہی شخص تھے جن) میں (ایک ابوبکر تھے) دوسرے (خود رسول اللہ) جب وہ دونوں غار (ثور) میں تھے اس وقت پیغمبر اپنے رفیق کو تسلی دیتے تھے کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے، تو اللہ نے اُن پر تسکین نازل فرمائی“ [التوبة:٤٠]

تمہیدی کلمات

اشیاء کو شمار کرنے کے لیے گنتی کا استعمال ہوتا ہے اور گنتی کے لیے اعداد۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید اور جناب محمد ﷺ نے اپنے فرامین میں بہت سے اُحکام ومسائل اور قصص اُخبار بیان کرنے کے لیے اعداد کا استعمال کیا ہے' آج کے خطبہ میں ہم دو کے عدد کو موضوع بحث بنائیں گے' دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

سب سے پہلے مذکورہ آیت کے متعلق ذکر کریں گے' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں:

((كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْغَارِ فَرَأَيْتُ آثَارَ الْمُشْرِكِينَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ رَفَعَ قَدَمَهُ رَآنَا، قَالَ: مَا ظَنُّكَ بِاثْنَيْنِ اللَّهُ ثَالِثُهُمَا))

www.KitaboSunnat.com

میں آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ غار میں موجود تھا کہ مشرکوں کے آنے کی آہٹ معلوم ہوئی تو میں نے آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر کسی نے قدم اٹھایا تو ہمیں دیکھ لے گا اس وقت آپ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تم ان دوآدمیوں کے متعلق کیا خیال کرتے ہو کہ جن کا تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔''

بخاری، تفسیر القرآن، باب قوله:(ثانی اثنین إذ هما فی الغار إذ یقول لصاحبه :لا تحزن إن الله معنا) (التوبة:٤٠)(٤٦٦٣)

دو عظیم نعمتیں

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ».

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔''

بخاری، الرقاق، باب الصحة والفراغ........(٧٤١٢)

بَادِرِ الْفُرْصَةَ وَاحْذَرْ فَوْتَهَا
فَبُلُوغُ الْعِزِّ فِي نَيْلِ الْفُرَصِ

''فرصت سے فائدہ اٹھا اور اسے ضائع کرنے سے بچو کیونکہ بلندیوں کو پانے کے لیے فرصت کے لمحات سے فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔''

صرف دو چیزوں میں حسد جائز ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ».

''صرف دو چیزوں میں حسد یعنی رشک جائز ہے۔''

رَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَتْلُوهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ.

''ایک اس پر جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا اور وہ رات دن اس کی تلاوت کرتا رہتا

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

«وَرَجُلٌ آتَاهُ اللَّهُ مَالًا فَهُوَ يُهْلِكُهُ فِي الْحَقِّ» .

"اور دوسرا جسے اللہ نے مال دیا اور وہ اسے حق کے لیے لٹا رہا ہے۔"

البخاری ، فضائل القرآن ، باب اغتباط صاحب القرآن ، (٥٠٢٦)

ایسے دو لوگوں کو دیکھ کر آدمی کہہ سکتا ہے کہ اے اللہ! مجھے بھی ایسا بنا تا کہ میں بھی ایسے ہی قرآن پڑھوں اور مال خرچ کروں۔

دو نکاح کرنے کی رخصت

مسلمان مرد کو اگر وہ باہم عدل کر سکے تو دو، تین اور چار تک شادیاں کرنے کی اجازت ہے۔ جس کے لیے اسے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں حتیٰ کہ پہلی بیوی کی بھی نہیں اور اگر بیوی اس میں روکاوٹ بنتی ہے تو وہ قرآن کی منکر ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِی الْيَتٰمٰی فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰۤی اَلَّا تَعُوْلُوْا﴾ [النساء:٣]

"اور اگر تم کو اس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں انصاف نہ کر سکو گے تو اُن کے سوا جو عورتیں تمہیں پسند ہیں دو دو یا تین تین یا چار چار اُن سے نکاح کر لو اور اگر اس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب عورتوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک عورت (کافی ہے) یا لونڈی جس کے تم مالک ہو، اس سے تم بے انصافی سے بچ جاؤ گے۔"

حدیث مبارکہ میں ہے کہ غیلان بن سلمہ رضی اللہ عنہ جب مسلمان ہوئے تو ان کی دس بیویاں تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((خُذْ مِنْهُنَّ أَرْبعًا))

”ان میں سے چار رکھ لو (باقی کو طلاق دے دو)“

ترمذی، النکاح، باب ما جاء فی الرجل یسلم وعنده عشر نسوة (۱۱۲۸) وابن ماجة (۱۹۵۳) صحیح

بچے کی طرف سے دو جانوروں کا عقیقہ کرو

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:

((اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَعُقَّ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَيْنِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةً))

”رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کا عقیقہ کریں“

[ابن ماجه، ابواب الذبائح، باب العقيقة، صحيح]

لڑکے کی جانب سے دو جانور اور لڑکی کی جانب سے ایک جانور جیسا کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

((عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ))

”لڑکے کی جانب سے دو ایک جیسی بکریاں اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری“

[الترمذی، ابواب الاضاحی، باب ما جاء فی العقيقة (۱۵۱۶) صحیح]

عقیقہ میں صرف بھیڑ، بکری کو ذبح کیا جائے کیونکہ احادیث میں صرف اسی کا ذکر آیا ہے، قربانی کی طرح اونٹ میں دس اور گائے میں سات والا حساب عقیقہ میں نہیں چلے گا۔ نیز عقیقہ کے جانور میں دوندا ہونا بھی ضروری نہیں ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے بھائی عبدالرحمٰن کے گھر بچہ پیدا ہوا تو عرض کیا گیا۔اماں جی! آپ عقیقہ میں اونٹ ذبح کریں تو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«مَعَاذَ اللّٰهِ وَلٰكِنْ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، شَاتَانِ مُكَافِئَتَانِ»

''اللہ کی پناہ، جو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا ہے اس کا کیا بنے گا جو فرمایا کہ دو بکریاں برابری کی''

[السلسلة الصحيحة(٦/ ٤٩٠)اسناده حسن]

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((كُلُّ غُلَامٍ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ))

''ہر بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے۔''

[ابن ماجه ،الاضاحی ، باب فی العقيقة( )صحيح]

گروی کا مفہوم یہ ہے کہ بچہ والدین کے کام آخرت میں تب آئے گا اگر انہوں نے اس کا عقیقہ کیا ہوگا ورنہ وہ بچہ نہ ان کی سفارش کر سکے گا اور نہ ہی اس کے اعمال انہیں کچھ فائدہ دیں گے کیونکہ وہ بچہ انہوں نے گروی سے چھوڑایا ہی نہیں۔

دو بچیوں کی پرورش جنت جانے کا سبب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَا مِنْ رَجُلٍ تُدْرِكُ لَهُ ابْنَتَانِ فَيُحْسِنُ إِلَيْهِمَا مَا صَحِبَتَاهُ أَوْ صَحِبَهُمَا إِلَّا أَدْخَلَتَاهُ الْجَنَّةَ»

''جس آدمی کی دو بیٹیاں ہوں اور جب تک وہ اس کے ساتھ رہیں جب تک وہ ان کے ساتھ رہے ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آتا ہے تو وہ دونوں اسے جنت میں داخل کرادیں گی''

ابن ماجه ، الادب ، باب بر الوالد والاحسان فی البنات (٣٦٧٠) صحيح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ».

”جس شخص کو بچیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں مبتلا کیا گیا تو بچیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جائیں گی۔“

بخاری، الزکاة، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة (١٤١٨)

ہر رمضان میں دو مرتبہ قرآن کی دوہرائی

ماہ رمضان میں جبریل علیہ السلام آ کر رسول اللہ ﷺ کا قرآن سنا کرتے تھے اور دور کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے بڑھ کر سخی تھے اور رمضان میں جب جبریل علیہ السلام آپ سے ملاقات کرتے تو تب آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جاتی تھی۔ حضرت جبریل رمضان کی ہر رات آپ کے پاس آتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے۔ بخاری، بدء الوحی (٦)

ایک دوسری روایت میں ہے:

((كَانَ يَعْرِضُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً، فَعَرَضَ عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ، وَكَانَ يَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا، فَاعْتَكَفَ عِشْرِينَ فِي الْعَامِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ))

”جبریل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ہر سال ایک مرتبہ قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے لیکن جس سال آپ نے رحلت فرمائی انہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ دو مرتبہ دور کیا۔“

صحیح بخاری، فضائل القرآن، باب كان جبريل يعرض القرآن على النبی ﷺ (٤٩٩٨)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: کہ دو آنکھوں کو جہنم کی آگ نہیں چھوسکتی۔

عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

''وہ آنکھ جو اللہ کے ڈر کی وجہ سے رو پڑی''

وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ

''اور وہ آنکھ جس نے اللہ کی راہ میں پہرہ دیتے ہوئے رات گزاری''

(ترمذی، فضائل الجهاد، فی فضل الحرس فی سبیل الله (١٦٣٩) وصحیح الجامع الصغیر (٤١١٣)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونور مبارک ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز جناب جبرائیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے اوپر سے دروازہ کھلنے کی زوردار آواز سنی اپنا سر اٹھایا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتایا کہ یہ آسمانوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا' اس سے ایک فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے اور کہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دونور مبارک ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یہ نور کسی نبی کو عطا نہیں کئے گئے (وہ یہ ہیں)

فَاتِحَةُ الْكِتَاب   سورۃ فاتحہ

وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ   سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات

مزید فرمایا کہ جو شخص یہ دو آیات پڑھے گا اسے اس کی مانگی ہوئی چیز ضروری دی جائے گی۔

(مسلم، فضائل القرآن، باب فضل الفاتحه و خواتیم سورة البقره (١٨٧٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ))

''جس نے رات کے وقت (یعنی سوتے وقت) سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہوں گی۔''

(بخاری ، فضائل القرآن ، باب سورۃ البقرۃ (۵۰۰۹)

میں اپنے دو پڑوسیوں میں سے کس کی طرف ہدیہ بھیجوں۔؟

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا: کہ میں اپنے دو پڑوسیوں میں سے کس کی طرف ہدیہ بھیجوں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! ''اس کی طرف ہدیہ بھیجو جس کا دروازہ تمہارے زیادہ قریب ہے۔''

(بخاری ، الأدب ، باب حق الجواد ی قرب الابواب(۶۰۲۰)

رحمٰن کو دو محبوب کلمے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کلمے ایسے ہیں جو زبان پر تو ہلکے ہیں لیکن ترازو میں بھاری ہیں۔ اور رحمٰن کو بہت محبوب ہیں (وہ کلمے یہ ہیں)

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ	پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ
سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ	بزرگی والا اللہ پاک ہے

(بخاری ، الدعوات، باب فضل التسبیح (۶۴۰۶) و مسلم (۲۶۹۴)

رشتہ دار کو صدقہ پر دوہرا اجر

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! مسکین پر صدقہ کرنے میں صرف صدقے کا ثواب ملتا ہے جبکہ رشتہ دار پر صدقہ کرنے سے دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیزوں کا ثواب ہوتا ہے۔

صَدَقَةٌ صدقے کا

وَ صِلَةٌ اور صلہ رحمی کا

(ترمذی ، الزکاۃ، باب ماجاء فی الصدقة علی ذی القرابة (٦٥٨) وصحیح ابن ماجه (١٤٩٤)

بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں میں جوان ہی رہتا ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہمیشہ بوڑھے آدمی کا دل دو باتوں میں جوان ہی رہتا ہے۔

فِی حُبِّ الدُّنْیَا دنیا کی محبت

وَطُولِ الْاَمَلِ اور لمبی اُمید میں

(بخاری، الرقاق، باب من بلغ ستین سنة فقد اعذالله الیه فی العمر (٦٤٢٠) و مسلم (١٠٤٦)

دو آنکھوں کی بینائی جانے کی وجہ سے اللہ کا انعام

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

((إِنَّ اللَّهَ قَالَ إِذَا ابْتَلَيْتُ عَبْدِي بِحَبِيبَتَيْهِ فَصَبَرَ ، عَوَّضْتُهُ مِنْهُمَا الْجَنَّةَ يُرِيدُ عَيْنَيْهِ))

”جب میں اپنے کسی بندے کو اس کے دو محبوب اعضاء (یعنی آنکھوں) کے بارے میں آزماتا ہوں (یعنی نابینا کر دیتا ہوں) اور وہ صبر کرتا ہے تو اس کے بدلے میں میں اسے جنت دیتا ہوں۔“

(بخاری، المرضی، باب فضل من ذهب بصره (٥٢٥٣)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

محبوب دو قطرے، دو نشان

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے نزدیک دو قطروں اور دو نشانوں سے زیادہ کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

قَطْرَةُ دُمُوْعٍ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ

''آنسوؤں کا وہ قطرہ جو خوف الٰہی میں گرے''

وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهْرَاقُ فِي سَبِيْلِ اللّٰه

''اور خون کا وہ قطرہ جو راہ الٰہی (جہاد) میں گرے''

اور دو نشان یہ ہیں:

فَأَثَرٌ فِي سَبِيْلِ اللّٰه

''وہ نشان جو میدان جہاد میں لگے''

وَاَثَرٌ فِي فَرِيْضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ

''اور وہ نشان جو فرائض الٰہی ادا کرتے وقت پڑے''

ترمذی، فضائل الجهاد، باب ما جاء فی فضل المرابط (١٦٦٩) حسن

جہنمیوں کی دو قسمیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا...... نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا))

''جہنمیوں کی دو قسمیں ہیں جن کو میں نے دیکھا نہیں ہے۔ ایک قسم ان عورتوں کی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو لباس پہن کر بھی ننگی ہوں گی مٹک مٹک کر، مونڈھوں اور کہولوں کو ہلا ہلا کر چلیں گی۔ انکے سر اونٹ کے جھکے ہوئے کوہان کیطرح ہوں گے وہ نہ تو جنت میں داخل ہوں گی اور نہ ہی اسکی خوشبو پائیں گی حالانکہ اسکی خوشبو اتنی اتنی مسافت سے پائی جائے گی“

صحیح مسلم، اللباس والزینة، باب النساء الکاسیات........(۲۱۲۸)واحمد(۸۶۷۳)

عورت زینت کے لئے پتلون یا چست لباس نہیں پہن سکتی کیونکہ یہ شرعی تقاضے پورے نہیں کرتا اور یہ انتہائی مختصر ہوتا ہے اور بہت چست یا بہت باریک ہوتا ہے جو عورت کے نشیب وفراز‘ ٹانگوں پیٹ‘ پہلو اور سینہ سب کو نمایاں کرتا ہے۔لہٰذا مسلمان خواتین ایسے لباس سے دور رہیں جو کہ فتنہ کے سیلاب برپا کر سکتا ہے۔

دو چیزوں کی حفاظت پر جنت

حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ يَّضْمَنْ لِي مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ))

”جو شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (زبان اور شرم گاہ)تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں“۔

بخاری، الرقاق، باب حفظ اللسان (٦٤٧٤)

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں

((مَنْ وَقَاهُ اللّٰهُ شَرَّ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَشَرَّ مَابَيْنَ رِجْلَيْهِ دَخَلَ))

”جسے اللہ تعالیٰ نے اس چیز کے شر سے بچا لیا جو اس کے دو جبڑوں کے درمیان ہے اور اس چیز کے شر سے جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان ہے (یعنی زبان اور شرم گاہ)وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنت میں داخل ہوگا''۔

ترمذی ، الزھد ، باب ماجاء فی حفظ اللسان(۲۴۰۹) ، صحیح الجامع الصغیر(۶۵۹۳) ، الصحیحۃ(۵۱۰)

دو چیزیں' جنت یا جہنم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا:

((مَااَکْثَرُ مَایُدْخِلُ الْجَنَّۃَ قَالَ اَلتَّقْویٰ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ مَااَکْثَرَمَایُدْخِلُ النَّارَقَالَ اَلْاَجُوفَانِ اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ))

''کون سی چیز ہے ....؟ جو کثرت سے جنت میں داخلے کا سبب بنے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقویٰ اور اچھا اخلاق اور کون سی چیز ہے جو کثرت سے جہنم میں داخل کرتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منہ اور شرم گاہ''

ابن ماجہ ، الزھدباب ذکرالذنوب (۴۲۴۶)

دو آدمیوں کو دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((یَضْحَكُ اللّٰهُ إِلَى رَجُلَيْنِ يَقْتُلُ أَحَدُهُمَا الآخَرَ يَدْخُلاَنِ الجَنَّةَ يُقَاتِلُ هَذَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، فَيُقْتَلُ ، ثُمَّ يَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى القَاتِلِ ، فَيُسْتَشْهَدُ))

دو شخص ایسے ہیں جنہیں دیکھ کر اللہ مسکراتا ہے وہ دو وہ ہیں کہ جن میں سے ایک دوسرے کو قتل کرتا ہے اور پھر وہ دونوں جنت میں داخل ہوتے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کیسے۔؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ یہ شہید ہوا اور جنت میں چلا گیا اور دوسرا جو قاتل تھا اللہ نے اس کی توبہ قبول کر لی اور اسے اسلام کی ہدایت عطا فرما دی پھر وہ بھی اللہ کے راستے میں جہاد کرتا ہوا شہید ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا (ان دونوں کو اکٹھا اللہ جنت میں دیکھ کر مسکراتے ہیں)

صحیح مسلم، الامارۃ، باب بیان الرجلین یقتل أحدھما . . . . . (۱۲۹)(۱۸۹۰)

اللہ تعالیٰ دو آدمیوں پر فخر کرتا ہے

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عَجِبَ رَبُّنَا عَزَّ وَجَلَّ مِنْ رَجُلَيْنِ رَجُلٍ ثَارَ عَنْ وِطَائِهِ وَلِحَافِهِ، مِنْ بَيْنِ أَهْلِهِ وَحَيِّهِ إِلَى صَلَاتِهِ، فَيَقُولُ رَبُّنَا أَيَا مَلَائِكَتِي، انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، ثَارَ مِنْ فِرَاشِهِ وَوِطَائِهِ، وَمِنْ بَيْنِ حَيِّهِ وَأَهْلِهِ إِلَى صَلَاتِهِ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي))

''اللہ تعالیٰ دو قسم کے آدمیوں پر اللہ فخر کرتا ہے' ایک وہ آدمی جو رات کو اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نماز کے لیے نرم وگرم بستر چھوڑ کر اٹھتا ہے، ہمارا پروردگار فرماتا ہے کہ اے میرے فرشتو! میرے بندے کو دیکھو جو میرے ہاں ثواب کی رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنے بیوی بچوں کے درمیان سے نماز کے لیے نرم وگرم بستر چھوڑ کر اٹھ کھڑا ہوا ہے۔''

((وَرَجُلٍ غَزَا فِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ، فَانْهَزَمُوا، فَعَلِمَ مَا عَلَيْهِ مِنَ الْفِرَارِ، وَمَا لَهُ فِي الرُّجُوعِ، فَرَجَعَ حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ، رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَشَفَقَةً مِمَّا عِنْدِي، فَيَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ انْظُرُوا إِلَى عَبْدِي، رَجَعَ رَغْبَةً فِيمَا عِنْدِي، وَرَهْبَةً مِمَّا عِنْدِي، حَتَّى أُهْرِيقَ دَمُهُ))

''اور دوسرا وہ آدمی جو اللہ کی راہ میں جہاد میں ہے اس کے ساتھی واپس بھاگ نکلتے ہیں مگر وہ یہ سوچ کر کہ بھاگنے کی سزا کیا ہے اور آگے ملنے والا اجر کیا ہے میدان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف پلٹا ہےاور میرے ثواب کی رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے اپنا خون بہا دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بندے پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتا ہے کہ دیکھو میرے بندے کی طرف وہ میرے پاس موجود نعمتوں میں رغبت اور میری پکڑ کے ڈر سے واپس نہیں پلٹا بلکہ اس نے اپنا خون بہا دیا ہے۔"

ابو داؤد، الجهاد، باب في الرجل يشري نفسه(٢٥٣٦) وأبو يعلى (٥٣٦١) حسن

دو بازوؤں کے بدلے دو پر

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوع روایت ہے:

"جعفر رضی اللہ عنہ جبرائیل اور مکائیل کے ساتھ پرواز کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اسے دونوں ہاتھوں کے بدلے دو پر عطا کر دیے ہیں۔" فتح الباری(٧/ ٩٦)

جنگ موتہ میں جعفر رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے' انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہو گیا، تو پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ شہید ہو گیا، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ بھی شہید ہو گیا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر لشکر اسلام کا امیر نہ ہوتے ہوئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور اس نے فتح حاصل کی۔"

صحیح بخاری(١٢٤٦)نسائی(٤/ ٢٦)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔"

المعجم الکبیر طبرانی، مستدرك حاكم: علامہ البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الجامع (۳۳۵۸)

روزہ دار کے لیے دو خوشیاں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ انسان کا ہر عمل خود اسی کیلئے ہے مگر روزہ کہ وہ خاص میرے لیے ہے اور میں ہی اسکا بدلہ دوں گا۔ روزہ گناہوں کے لیے ایک ڈھال ہے۔ اگر کوئی روزے سے ہو تو اسے فحش گوئی نہیں کرنی چاہیئے اور نہ ہی شور مچانا چاہیئے۔ اگر کوئی اسے گالی دے یا لڑنا چاہے تو اسکا جواب صرف یہ ہو کہ میں ایک روزہ دار آدمی ہوں۔ اس ذات کی قسم جس ہاتھ میں محمد کی جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک کستوری کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے:

((لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا :اذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَاذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ))

"روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہونگی (ایک تو جب) وہ افطار کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور (دوسری) جب وہ اپنے رب سے ملاقات کرے گا تو اپنے روزے کا ثواب حاصل کر کے خوش ہوگا"

صحیح بخاری، الصیام، باب ھل یقول انی صائم اذا شتم (۱۹۰٤) ومسلم (۱۱۵۱)

خوشی کے دو تہوار

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو اہل مدینہ سال میں دو تہواروں کو کھیل کود اور ہنسی مذاق کا اہتمام کیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا:

"یہ دن کیسے ہیں"

لوگوں نے عرض کی ہم قبل از اسلام ان دو تہواروں میں خوشی منایا کرتے تھے اور کھیلتے کودتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اللہ تعالیٰ نے تمہیں ان کے بدلے میں دو بہترین دن عطا فرمائے ہیں اور وہ یہ ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ''۔

سنن النسائی، صلاۃ العیدین، (١٥٥٧)

دو اللہ کی محبوب خوبیاں

بردبار، تحمل اللہ کی خاص نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے خوش قسمت ہے جسے اللہ یہ پیغمبرانہ صفت عطا فرمادے نبی کریم ﷺ نے وفد عبدالقیس کے سردار اشج کو کہا تھا:

«إِنَّ فِيكَ خَصْلَتَيْنِ يُحِبُّهُمَا اللَّهُ الْحِلْمُ وَالْأَنَاةُ» .

''بلاشبہ تم میں دو خوبیاں ایسی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے بردباری (حلم) اور ٹھہر کر سوچ سمجھ کر کام کرنا''۔

صحیح مسلم، الإیمان:٦۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تین سے تین تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ ثَالِثُ ثَلَاثَةٍ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَإِنْ لَمْ يَنْتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ، أَفَلَا يَتُوبُونَ إِلَى اللَّهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ، مَا الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَأُمُّهُ صِدِّيقَةٌ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّى يُؤْفَكُونَ﴾ [المائدة:۷۳۔۷۵]

بلاشبہ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنھوں نے کہا بیشک اللہ تین میں سے تیسرا ہے، حالانکہ کوئی بھی معبود نہیں مگر ایک معبود، اور اگر وہ اس سے باز نہ آئے جو وہ کہتے ہیں تو یقیناً ان میں سے جن لوگوں نے کفر کیا انھیں ضرور دردناک عذاب پہنچے گا۔ تو کیا وہ اللہ کی طرف توبہ نہیں کرتے اور اس سے بخشش نہیں مانگتے، اور اللہ بیحد بخشنے والا، نہایت مہربان ہے۔ نہیں ہے مسیح ابن مریم مگر ایک رسول، یقیناً اس سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے اور اس کی ماں صدیقہ ہے، دونوں کھانا کھایا کرتے تھے۔ دیکھ ان کے لیے ہم کس طرح کھول کر آیات بیان کرتے ہیں، پھر دیکھ کس طرح پھیرے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم تین کے عدد کے متعلق قرآن وحدیث کے ملاحظات پر بات کریں گے اللہ ہمیں سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اللہ ثالث ثلاثہ نہیں

مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں ان نصاریٰ کی تکذیب کی جارہی ہے جو اقانیم ثلاثہ کا عقیدہ رکھتے تھے کہ اللہ تین کے مجموعے میں سے ایک ہے، یعنی باپ، بیٹا اور روح القدس، یا باپ، بیٹا اور ماں۔ تینوں مل کر ایک معبود ہیں۔ نیز انہوں نے حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) اوران کی والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو بھی اللہ قرار دے لیا، جیسا کہ قرآن نے صراحت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) سے پوچھے گا۔ ﴿ء انت قلت للناس اتخذونی وامی الھین من دون اللہ﴾ (کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو، اللہ کے سوا، معبود بنالینا؟) (المائدۃ) اس سے معلوم ہوا کہ عیسیٰ اور مریم علیہا السلام ان دونوں کو عیسائیوں نے اللہ بنایا، اور اللہ تیسرا اللہ ہوا، جو ثالث ثلاثہ (تین میں کا تیسرا) کہلایا پہلے عقیدے کی طرح اللہ تعالیٰ نے اسے بھی کفر سے تعبیر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں کو کافر ٹھہرایا اور کہا کہ معبود تو صرف ایک ہے، اس لیے اللہ نے انھیں دھمکی دی کہ اللہ کی وحدانیت پر قطعی دلائل ہونے کے باوجود اگر وہ اپنی افترا پردازی اور کذب بیانی پر اڑے رہے تو قیامت کے دن انھیں آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

میدان محشر میں تین گروہوں میں اکٹھا کیا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى ثَلاَثِ طَرَائِقَ رَاغِبِينَ رَاهِبِينَ ، وَاثْنَانِ عَلَى بَعِيرٍ ، وَثَلاَثَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَأَرْبَعَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَعَشَرَةٌ عَلَى بَعِيرٍ ، وَيَحْشُرُ بَقِيَّتَهُمُ النَّارُ ، تَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا ، وَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا ، وَتُصْبِحُ مَعَهُمْ حَيْثُ أَصْبَحُوا ، وَتُمْسِي مَعَهُمْ حَيْثُ أَمْسَوْا » .

"لوگوں کا حشر تین فرقوں میں ہوگا (ایک فرقہ والے) لوگ رغبت کرنے نیز ڈرنے والے ہوں گے۔ (دوسرا فرقہ ایسے لوگوں کا ہوگا کہ) ایک اونٹ پر دو آدمی سوار ہوں گے کسی اونٹ پر تین ہوں گے، کسی اونٹ پر چار ہوں گے اور کسی پر دس ہوں گے۔اور باقی لوگوں کو آگ جمع کرے گی (اہل شرک کا یہ تیسرا فرقہ ہوگا) جب وہ قیلولہ کریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ ٹھہری ہوگی جب وہ رات گزاریں گے تو آگ بھی ان کے ساتھ وہاں ٹھہری ہوگی جب وہ صبح کریں گے تو آگ بھی صبح کے وقت وہاں موجود ہوگی اور جب وہ شام کریں گے تو آگ بھی شام کے وقت ان کے ساتھ موجود ہوگی۔ "

صحيح البخاري، الرقاق، باب الحشر: ٦٥٢٢۔

تین کام کرو اللہ کے محبوب بنو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے پسندیدہ شخص بنو تو تین چیزوں کا خیال رکھو۔"

۱۔صِدْقِ الْحَدِيْثِ	ہمیشہ سچی بات کرنا
۲۔وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ	امانت کو ادا کرنا
۳۔وَحُسْنِ الْجِوَارِ	اچھے پڑوسی ہونے کا ثبوت دینا

(السلسلة الاحاديث الصحيحة (۲۹۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پڑوسی سے اچھا سلوک کرنے کی نصیحت اللہ تعالیٰ نے خود فرمائی ہے:

﴿ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ ﴾

''(اور اللہ نے) ہمسایہ قریب اور ہمسایہ بیگانہ اور پہلو کے ساتھی کے ساتھ (نیکی کا حکم دیا ہے)''۔ [النساء : ٤/ ٣٦]

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا:

((خَیْرُ الْأَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُ لِصَاحِبِهِ وَخَیْرُ الْجِیْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَیْرُهُمْ لِجَارِهِ))

''بہترین ساتھی اللہ کے ہاں، جو بہتر ہیں اپنے ساتھی کے واسطے اور بہترین ہمسائے، اللہ کے نزدیک وہ ہیں جو اپنے ہمسائے کے لیے بہتر ہیں''

ترمذی البر والصلة باب ماجاء فی حق الجوار (١٩٤٤) و (مسند احمد (٢/ ٦٥٧٤)

روزِ قیامت تین مقام پر کوئی کسی کو یاد نہیں رکھے گا

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ انہیں جہنم کی آگ یاد آئی تو وہ رو پڑیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا: عائشہ! کیوں رو رہی ہو؟ تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! جہنم کی آگ یاد آنے پر روئی ہوں، کیا قیامت کے روز آپ اپنے اہل وعیال کو بھی یاد رکھیں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَمَّا فِیْ ثَلٰثَةِ مَوَاطِنَ فَلَا یَذْکُرُ اَحَدٌ اَحَدًا عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیَخِفُّ مِیْزَانُهٗ اَمْ یَثْقُلُ وَعِنْدَ الْکِتَابِ حِیْنَ یُقَالُ ﴿هَاؤُمُ اقْرَاءُوْا کِتَابِیَهْ﴾ حَتّٰی یَعْلَمَ اَیْنَ یَقَعُ کِتَابُهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ اَمْ فِیْ شِمَالِهٖ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِهٖ وَعِنْدَ الصِّرَاطِ اِذَا وُضِعَ بَیْنَ ظَهْرَیْ جَهَنَّمَ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”تین جگہوں پر کوئی آدمی کسی آدمی کو یاد نہیں کرے گا۔ میزان کے پاس یہاں تک کہ اسے پتہ چل جائے کہ ان کے اعمال کا وزن ہلکا رہا ہے یا بوجھل۔ نامہ اعمال ملنے کے وقت جب پکارا جائے گا کہ آؤ اپنا نامہ اعمال پڑھو حتی کہ اسے پتہ چل جائے اس کا نامہ دائیں ہاتھ میں دیا جاتا ہے یا بائیں ہاتھ میں پشت کے پیچھے سے۔ پل صراط سے گزرتے وقت جب وہ جہنم کے اوپر رکھا جائے گا۔“

ابوداؤد، السنة، باب فی ذکر المیزان()

تین نابالغ بچوں کی وفات پر صبر کا انعام

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنَ النَّاسِ مُسْلِمٌ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ))

”جس مسلمان کے بھی تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ان بچوں پر اپنے فضل و رحمت کی وجہ سے اسے جنت میں داخل فرما دیں گے۔“

صحیح البخاری، الجنائز، باب ما قیل فی أولاد المسلمین (١٣٨١)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((دُعِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جَنَازَةِ صَبِيٍّ مِنَ الْأَنْصَارِ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ طُوبَى لِهٰذَا، عُصْفُورٌ مِنْ عَصَافِيرِ الْجَنَّةِ لَمْ يَعْمَلِ السُّوءَ وَلَمْ يُدْرِكْهُ، قَالَ: أَوَ غَيْرَ ذٰلِكَ، يَا عَائِشَةُ إِنَّ اللهَ خَلَقَ لِلْجَنَّةِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ، وَخَلَقَ لِلنَّارِ أَهْلًا، خَلَقَهُمْ لَهَا وَهُمْ فِي أَصْلَابِ آبَائِهِمْ))

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”رسول اللہ ﷺ کو انصار کے ایک بچے کے جنازہ کے لیے بلایا گیا، تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! خوشخبری ہو اس بچے کے لیے، یہ تو جنتی چڑیا ہے، کیونکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا، اور نہ ہی گناہ کے قریب گیا ہے، تو آپ نے فرمایا: کیا اس کے علاوہ ہوگا اے عائشہ! یقیناً اللہ تعالیٰ نے کچھ مخلوقات کو جنت کے لیے پیدا کیا ہے اور جنت کو ان کے لیے حالانکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں اور اسی طرح کچھ مخلوقات کو جہنم کے لیے پیدا کیا ہے اور جہنم کو ان کے لیے حالانکہ وہ ابھی اپنے باپوں کی پشتوں میں ہوتے ہیں“

مسلم ، القدر، باب معنی کل مولود یولد علی الفطرة وحکم موت اطفال الکفار واطفال المسلمین (٢٦٦٢)

جنت کا سوال تین بار کرو

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَتِ الْجَنَّةُ: اللَّهُمَّ أَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ ، وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ، قَالَتِ النَّارُ: اللَّهُمَّ أَجِرْهُ مِنَ النَّارِ» .

”جس نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ سے جنت کا سوال کیا جنت اس کے حق میں کہتی ہے اے اللہ! اسے جنت میں داخلہ نصیب فرما۔ اور جو شخص تین مرتبہ آگ سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اس کے حق میں آگ کہتی ہے اے اللہ! اسے آگ سے پناہ دے۔“

سنن ترمذی، أبواب صفات الجنة ونعیمها (٢٥٧٢)]

تین جنت کی ضمانت پانے والے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تین بندوں کو میں جنت کی ضمانت دیتا ہوں)

أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے گا اسے جنت کے گردونواح میں گھر ملے گا۔''

وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے گا اسے جنت کے وسط میں گھر ملے گا''

وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہوگا اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''

(ابوداؤد، الادب (٤٨٠٠) و صحیح الترغیب (١٣٩))

تین آدمیوں سے روزِ قیامت اللہ خود مقدمہ لڑویں گے

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: تین آدمیوں سے روزِ قیامت میں خود مقدمہ لڑوں گا۔

رَجُلٌ أَعْطَى بِي ثُمَّ غَدَرَ

''وہ آدمی جس نے میرا نام لے کر عہد و پیمان باندھا پھر اسے توڑ دیا''

وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَأَكَلَ ثَمَنَهُ

''اور وہ آدمی جو کسی آزاد کو فروخت کرتا ہے اور اس کی قیمت کھاتا ہے''

وَرَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ

''اور وہ آدمی جو مزدور کو مزدوری پر مقرر کرتا ہے اور مزدوری اس سے پوری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیتا ہے لیکن اسے اجرت نہیں دیتا۔"

(بخاری، الاجارۃ، باب اثم من منع اجر الاجیر (۲۲۲۷))

تین خوش بخت اور تین بد بخت لوگ

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین چیزیں اولادِ آدم کی خوش بختی سے ہیں اور تین بدبختی سے ہیں اولادآدم کی خوش بختی کی تین چیزیں یہ ہیں:

اَلْمَرْأَۃُ الصَّالِحَۃُ صالح بیوی

وَالْمَسْکَنُ الصَّالِحُ صالح رہائش

وَالْمَرْکَبُ الصَّالِحُ صالح سواری

اوراولادِ آدم کی بدبختی کی تین چیزیں یہ ہیں:

اَلْمَرْأَۃُ السُّوْءُ بری بیوی

وَالْمَسْکَنُ السُّوْءُ بری رہائش

وَالْمَرْکَبُ السُّوْءُ بری سواری

(احمد (۱/ ۱۶۸) و صحیح ترغیب، النکاح (۱۹۱۴))

وہ رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے تھے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رات کے ایک تہائی حصے میں قیام کرتے (تہجد پڑھتے) تھے اور انکی زوجہ محترمہ ایک تہائی حصے میں قیام کرتیں اور انکا بیٹا (یا بیٹی) ایک تہائی حصے میں قیام کرتا تھا۔

کتاب الزھدللامام احمد(۹۸۶)کتاب الزھدلابی داود(۲۹۸) صحیح

امام شافعی ﷺ کا معمول تھا کہ وہ رات کو تین حصوں میں تقسیم کرتے پہلا حصہ تعلیم کے لیے دوسرا حصہ عبادت کے لیے اور تیسرا حصہ آرام کے لیے۔

حلیۃ الأولیاء۹/ ۱۳۰۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شب بیداری یعنی رات کا قیام اور تہجد نوافل میں سے ہے مومن کی بلندی اور رفعت اسی کو اختیار کرنے میں ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُهُ بِاللَّيْلِ» .

''مومن کا شرف اس کے رات کے قیام کے اہتمام کرنے میں ہے۔''

الصحیحة (۸۳۱)

تین سوال تین جواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی مدینہ میں تشریف آوری کی خبر جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے آ کر آنحضرت ﷺ سے چند سوالات کیے اور کہا میں آپ سے تین ایسی باتیں دریافت کروں گا کہ جنہیں نبی کے سوائے کوئی نہیں جانتا۔ ۱۔ سب سے پہلی قیامت کی علامت کیا ہے؟ ۲۔ اور سب سے پہلی غذا جسے اہل جنت کھائیں گے کیا ہے؟ ۳۔ اور کیا وجہ ہے کہ بچہ (کبھی) باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور (کبھی) ماں کے؟

آپ ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے ابھی ان کا جواب بتلایا ہے۔ ابن سلام نے کہا کہ جبرائیل علیہ السلام تو یہودیوں کے خصوصی دشمن ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُهُمْ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ))

''قیامت کی سب سے پہلی علامت ایک آگ ہوگی جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف لے جائے گی۔''

((وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ الْحُوتِ))

''اور اہل جنت کی سب سے پہلی غذا مچھلی کی کلیجی کا ٹکڑا ہوگا''

((وَأَمَّا الْوَلَدُ فَإِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ نَزَعَ الْوَلَدَ وَإِذَا سَبَقَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَاءُ الْمَرْأَةِ مَاءَ الرَّجُلِ نَزَعَتِ الْوَلَدَ))

''اور رہا بچے کا معاملہ تو جب مرد کا نطفہ عورت کے نطفہ پر غالب آ جائے تو بچہ باپ کی صورت پر ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ مرد کے نطفہ پر غالب آ جائے تو بچہ عورت کا مشابہ ہوتا ہے''

انہوں نے کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ (پھر) کہا: یارسول اللہ ﷺ! یہودی بڑی افتراء پرداز قوم ہے، میرے اسلام لانے کا انہیں علم ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے بارے میں دریافت کیجئے تو رسول اللہ ﷺ نے (یہود کو بلوا بھیجا جب وہ آ گئے تو آپ نے یہ) فرمایا کہ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ تم میں کیسے آدمی ہیں؟ انہوں نے جواب دیا ہم میں سب سے بہتر اور بہترین آدمی کے لڑکے ہم میں سب سے افضل اور افضل کے لڑکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بتاؤ تو اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائیں تو کیا تم بھی ہو جاؤ گے؟ انہوں نے کہا اللہ انہیں اس سے محفوظ رکھے آپ ﷺ نے دوبارہ یہی فرمایا تو انہوں نے وہی جواب دیا، پھر عبداللہ بن سلام ان کے سامنے (باہر) نکل آئے اور کہا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ تو یہودیوں نے کہا یہ ہم میں سب سے بدتر اور بدتر کی اولاد ہیں اور ان کی برائیاں بیان کرنے لگے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے ان سے اسی بات کا اندیشہ تھا۔

صحیح بخاری، مناقب الانصار (۳۹۳۸)

تین بار پڑھو رب راضی کرو

رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَقُولُ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي ثَلَاثَ مَرَّاتٍ رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيًّا إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُرْضِيَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو مسلمان یہ کلمات تین مرتبہ صبح وشام کہتا ہے اللہ پر لازم ہے کہ وہ اسے روز قیامت خوش کر دے کہ میں اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر راضی ہوں۔“

مسند أحمد (٢٣١١٢) صحيح

تین بار پڑھنے سے پورے قرآن پڑھنے کا ثواب

حضرت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ))

”کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)“

بخاری، تفسير القرآن، باب فضل قل هو الله احد (٥٠١٥) ومسلم (٨١١)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((احْشُدُوا فَإِنِّي سَأَقْرَأُ عَلَيْكُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

”اکٹھے ہو جاؤ، میں تمہارے سامنے تہائی قرآن کی تلاوت کرنا چاہتا ہوں“

جس قدر ممکن تھا لوگ اکٹھے ہو گئے۔ پھر نبی ﷺ تشریف لائے اور (سورت) ﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾ تلاوت فرمائی اور اندر تشریف لے گئے۔ ہم ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمارے خیال سے آسمان سے کوئی پیغام آیا ہے کہ آپ اندر تشریف لے گئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہیں پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا:

((اِنِّی قُلْتُ لَکُمْ سَأَقْرَأُ عَلَیْکُمْ ثُلُثَ الْقُرْآنِ اَلَا اِنَّھَا تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ))

''میں نے تمہیں کہا تھا کہ میں تہائی قرآن تلاوت کروں گا، سن لو، یہ (اکیلی) سورت تہائی قرآن کے برابر ہے۔''

صحیح مسلم، صلاۃ المسافرین باب فضل قراءۃ قل ھو اللہ احد (۱۸۸۸) وسنن ترمذی (۲۹۰۰)

رحمت الٰہی سے محروم تین لوگ

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: قیامت کے دن تین شخص ایسے ہوں گے جن سے اللہ نہ تو کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کریں گے ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ آپ رضی اللہ عنہم نے تین مرتبہ یہی فرمایا: میں نے عرض کیا یہ لوگ ذلیل وخوار ہوگئے۔ اے اللہ کے رسول رضی اللہ عنہم! یہ کون ہوں گے؟ آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

اَلْمُسْبِلُ — ٹخنوں سے نیچے شلوار، تہبند لٹکانے والا

وَالْمَنَّانُ — احسان جتلانے والا

وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلِفِ الْکَاذِبِ

جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا

(ابوداؤد، اللباس، باب ما جاء فی اسبال الازار (۴۰۸۷) و مسلم (۱۰۶))

تین بندوں کی آزمائش

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: بنی اسرائیل میں تین شخص تھے ان میں ایک تو کوڑھی تھا دوسرا گنجا اور تیسرا اندھا اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے انہیں آزمانا چاہا کہ یہ نعمت الٰہی کا شکر ادا کرتے ہیں یا نہیں؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کے پاس ایک فرشتہ مسکین وفقیر کی صورت میں بھیجا وہ فرشتہ پہلے کوڑھی کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ کوڑھی نے کہا کہ اچھا رنگ اور جسم کی بہترین جلد نیز یہ کہ مجھے اس چیز یعنی وڑھ سے نجات مل جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ یہ سن کر فرشتہ نے کوڑھی کے بدن پر ہاتھ پھیرا چنانچہ اس کا کوڑھ جاتا رہا۔ اسے بہترین رنگ وروپ اور بہترین جلد عطا کردی گئی۔ پھر فرشتہ نے پوچھا کہ اب تمہیں کونسا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس شخص نے کہا کہ اونٹ یا کہا گائیں۔ (حدیث کے ایک راوی اسحٰق کو شک ہے کہ) گائے کے لیے کوڑھی نے کہا تھا یا گنجے نے کہا تھا بہرحال یہ طے ہے کہ ان میں سے ایک نے تو اونٹ کے لیے کہا تھا اور دوسرے نے گائے کے لیے آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ اس شخص کو حاملہ اونٹنیاں عطا کردی گئیں۔

پھر فرشتے نے یہ دعا دی ''کہ اللہ تعالیٰ تمہارے اس مال میں برکت عطا فرمائے''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: پھر فرشتہ گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ گنجے نے کہا کہ بہترین قسم کے بال، اور یہ کہ یہ چیز یعنی گنجے پن سے نجات پا جاؤ جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کرتے ہیں۔ آپ ﷺ ے فرمایا فرشتے نے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا اور اس کا گنج جاتا رہا نیز ا

سے بہترین قسم کے بال عطا کردیئے گئے۔ پھر فرشتہ نے اس سے پوچھا کہ اب تمہیں کونسا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس شخص نے کہا کہ گائیں چنانچہ اسے حاملہ گائیں عطا کردی گئیں اور فرشتہ نے اسے دعا بھی دی کہ ''اللہ تعالیٰ تمہارے اس مال میں برکت عطا فرمائے۔''

آنحضرت ﷺ فرماتے تھے کہ اس کے بعد پھر فرشتہ اندھے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ تمہیں کون سی چیز سب سے زیادہ پسند ہے؟ اندھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری بینائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دے تا کہ میں اس کے ذریعے لوگوں کو دیکھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا فرشتہ نے اس اس پر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ نے اسے اس کی بینائی عطا فرمادی، پھر فرشتے نے اس سے پوچھا کہ اب تمہیں کون سا مال سب سے زیادہ پسند ہے؟ اس نے کہا بکریاں چنانچہ اسے بہت سی بچے دینے والی بکریاں عنایت فرمادی گئیں اس کے کچھ عرصے کے بعد کوڑھی اور گنجے نے اونٹنیوں اور گائیوں کے ذریعے اور اندھے نے بکریوں کے ذریعے بچے حاصل کیے گویا خدا نے تینوں کے مال میں بے انتہا برکت دی یہاں تک کہ کوڑھی کے اونٹوں سے ایک جنگل بھر گیا گنجے کی گائیوں سے ایک جنگل بھر گیا، اور اندھے کی بکریوں سے ایک جنگل بھر گیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد فرشتہ پھر کوڑھی کے پاس اپنی اسی پہلی شکل وصورت میں آیا۔ اور اس سے کہنے لگا کہ میں ایک مسکین شخص ہوں میرا تمام سامان سفر کے دوران جاتا رہا ہے اس لیے آج منزل مقصود تک میرا پہنچنا ممکن نہیں ہے ہاں اگر اللہ تعالیٰ کی عنایت ومہربانی ہو جائے اور اس کے بعد تم ذریعہ بن جاؤ تو میری یہ مشکل آسان ہو جائے گی لہٰذا میں تم سے اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہیں اچھا رنگ، بہترین جلد اور مال عطا کیا ہے ایک اونٹ مانگتا ہوں تا کہ اس کے ذریعے میرا سفر پورا ہو جائے اور میں اپنی منزل مقصود تک پہنچ جاؤں اس کوڑھی نے کہا کہ میرے اوپر حق بہت زیادہ ہیں (یعنی اس کوڑھی نے فرشتے کو ٹالنے کے لیے جھوٹ کہا کہ میرے اس مال کے حقدار بہت ہیں اس لیے تمہیں کوئی اونٹ نہیں مل سکتا) فرشتے نے کہا کہ میں تمہیں پہچانتا ہوں کیا تم وہی کوڑھی نہیں ہو جس سے لوگوں کو گھن آتی تھی اور تم محتاج وقلاش تھے مگر اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین رنگ وروپ کے ساتھ صحت عطا فرمائی اور مال سے نوازا کوڑھی نے کہا کہ یہ بات نہیں ہے بلکہ یہ مال تو مجھے اپنے باپ دادا کی طرف سے وراثت میں ملا ہے۔ فرشتے نے کہا کہ تم جھوٹے ہو، تو اللہ تعالیٰ تمہیں اسی حالت کی طرف پھیر دے جس میں تم پہلے مبتلا تھے یعنی تمہیں پھر کوڑھی اور مفلس بنا دے۔ آنحضرت ﷺ فرماتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے کہ:

((وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا قَالَ لِهَذَا فَرَدَّ عَلَيْهِ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ هَذَا فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ))

''پھر فرشتہ گنجے کے پاس اپنی پہلی سی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی وہی کہا جو اس نے کوڑھی سے کہا تھا چنانچہ گنجے نے بھی وہی جواب دیا جو جواب کوڑھی نے دیا تھا فرشتے نے گنجے سے بھی یہی کہا کہ اگر تم جھوٹے ہو تو خدا تمہیں ویسا ہی کردے جیسا کہ تم پہلے گنجے اور محتاج تھے۔''

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ اس کے بعد فرشتہ اندھے کے پاس اپنی اسی پہلی شکل وصورت میں آیا اور اس سے بھی یہی کہا کہ میں ایک مسکین انسان اور مسافر ہوں میرا تمام سامان سفر کے دوران جاتا رہا ہے۔ اس لیے آج منزل مقصود تک پہنچنا اس شکل میں ممکن ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی میرے شامل حال ہوجائے اور اس کے بعد تم اس کا ذریعہ بن جاؤ لہٰذا میں اس ذات کا واسطہ دے کر جس نے تمہاری بینائی واپس کردی تم سے ایک بکری مانگتا ہوں تاکہ اس کے ذریعے میں اپنا سفر پورا

کرسکوں اندھے نے بڑی خندہ پیشانی کے ساتھ کہا کہ بے شک پہلے میں ایک اندھا تھا اللہ تعالیٰ نے میری بینائی واپس کردی ہے لہٰذا میری تمام بکریاں حاضر ہیں اس میں تم جو چاہو لے لو اور جو نہ چاہو اسے چھوڑ دو تم جو کچھ بھی لوگے میں خدا کی قسم تمہیں اس کو واپس کرنے کی تکلیف نہیں دوں گا۔ یہ سن کر فرشتے نے کہا کہ تمہیں تمہارا مال مبارک تم اپنا مال اپنے پاس رکھو مجھے تمہارے مال کی قطعا ضرورت نہیں ہے۔ اس وقت تو صرف تمہیں آزمائش میں مبتلا کیا گیا تھا یعنی اللہ تعالیٰ نے تمہارا امتحان لیا تھا کہ آیا تمہیں اپنا پرانا حال یاد بھی ہے یا نہیں؟ اور تم خدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عطا کی ہوئی نعمتوں کا شکرادا کرتے ہو یا نہیں؟ سوتم آزمائش میں پورے اترے چنانچہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی اور خوش ہوا اور تمہارے وہ دونوں بد بخت ساتھی یعنی کوڑھی اور گنجا ناشکرے ثابت ہوئے اس لیے وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مبغوض قرار پائے۔

بخاری ، احادیث الانبیاء ، باب حدیث ابرص واعمی و اقرع فی بنی اسرائیل (٣٤٦٤)ومسلم (٧٤٣١)

سوگ والی عورت تین دن بعد خوشبو لگا سکتی ہے

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب میرے بیٹے کو فوت ہوئے تین دن ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوشبو منگوائی اور مجھے لگائی اور ساتھ فرمانے لگی کہ "ہمیں خاوند کے علاوہ پر تین دن سے زیادہ سوگ منانے سے منع فرمایا ہے"

صحیح بخاری ، الجنائز ، باب احداد المرأة علی غیر زوجھا(١٢٧٩)

اسی طرح ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہے کہ جب ابوسفیان کی لاش شام سے لائی گئی تو ام حبیبہ نے خوشبو لگائی تیسرے دن۔

صحیح بخاری ، الجنائز ، باب احداد المرأة علی غیر زوجھا(١٢٨٠)

اسی طرح ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں زیب بنت جحش کے پاس آیا جب اسکا بھائی فوت ہوا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیسرے دن خوشبو منگائی اور اسکو لگادی۔

بخاری ، الجنائز ، باب احداد المرأة علی غیر زوجھا(١٢٨٢)

معلوم ہوا سوگ منانے والی عورت خاوند کے علاوہ پر تین دن سے زیادہ سوگ نہیں منا سکتی اور سوگ کا معنی ہے کہ زیب وزینت نہ کرئے اور خوشبو نہ لگائے البتہ خاوند پر سوگ کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔

سب سے پہلے جہنم میں تین لوگ ڈالے جائیں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت شُفیًّا اصبحی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ میں مدینہ میں داخل ہوا تو دیکھا کہ لوگ ایک آدمی کے گرد جمع ہوئے ہیں میں نے پوچھا کہ یہ کون ہیں..؟ کہا گیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہیں، میں بھی ان کے قریب ہوگیا یہاں تک کہ ان کے بالکل سامنے بیٹھ گیا وہ لوگوں سے حدیث بیان کر رہے تھے جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ میں آپ سے اللہ کے واسطے ایک سوال کرتا ہوں کہ مجھے کوئی ایسی حدیث بیان کیجئے جسے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اچھی طرح سمجھا ہو فرمایا: ضرور بیان کروں گا، پھر چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے۔ جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میں تم سے ایسی حدیث بیان کروں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے اسی گھر میں بیان کی تھی اس وقت میرے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کوئی تیسرا نہیں تھا اس کے بعد ابو ہریرہ نے بہت زور سے چیخ ماری اور دوبارہ بے ہوش ہو گئے تیسری مرتبہ بھی اسی طرح ہوا اور منہ کے بل نیچے گرنے لگے تو میں نے انہیں سہارا دیا اور کافی دیر تک سہارا دیئے کھڑا رہا پھر انہیں ہوش آیا تو کہنے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قیامت کے دن اللہ تعالی بندوں کے درمیان فیصلہ کرنے کے لئے نزول فرمائیں گے اس وقت ہر امت گھٹنوں کے بل گری پڑی ہوگی پس جنہیں سب سے پہلے بلایا جائے گا وہ تین شخص ہوں گے ایک حافظ قرآن دوسرا شہید اور تیسرا دولتمند شخص اللہ تعالی قاری سے پوچھیں گے کیا میں نے تمہیں وہ کتاب نہیں سکھائی جو میں نے اپنے رسول پر نازل کی عرض کرے گا کیوں نہیں یا اللہ اللہ تعالی پوچھیں گے تو نے اپنے حاصل کردہ علم کے مطابق عمل کیا وہ عرض کرے گا میں اسے دن اور رات پڑھا کرتا تھا اللہ تعالی فرمائیں گے تم جھوٹ بولتے ہو اسی طرح فرشتے بھی اسے جھوٹا کہیں گے پھر اللہ تعالی فرمائیں گے کہ تم اس لئے ایسا کرتے تھے کہ لوگ کہیں کہ فلاں شخص قاری ہے چنانچہ وہ تو کہہ دیا گیا پھر مالدار آدمی کو پیش کیا جائے گا اور اللہ تعالی اس سے پوچھیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گے کیا میں نے تمہیں مال میں اتنی وسعت نہ دی کہ تجھے کسی کا محتاج نہ رکھا وہ عرض کرے گا، ہاں اے اللہ، اللہ تعالی فرمائیں گے، میری دی ہوئی دولت سے کیا عمل کیا وہ کہے گا میں قرابت داروں سے صلہ رحمی کرتا اور خیرات کرتا تھا اللہ تعالی فرمائیں گے تو جھوٹا ہے فرشتے بھی کہیں گے تو جھوٹا ہے اللہ تعالی فرمائیں گے تو چاہتا تھا کہ کہا جائے فلاں بڑا سخی ہے سو ایسا کیا جا چکا پھر شہید کو لایا جائے گا اللہ تعالی فرمائے گا تو کس لئے قتل ہوا وہ کہے گا تو نے مجھے اپنے راستے میں جہاد کا حکم دیا پس میں نے لڑائی کی یہاں تک کہ میں شہید ہوا، اللہ تعالی فرمائیں گے تیری نیت یہ تھی کہ لوگ کہیں فلاں بڑا بہادر ہے پس یہ بات کہی گئی۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک میرے زانوں پر مارتے ہوئے فرمایا: اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! ''اللہ تعالی کی مخلوق میں سے سب سے پہلے انہی تین آدمیوں سے جہنم کو بھڑکایا جائے گا۔'' ولید ابو عثمان مدائنی کہتے ہیں مجھے عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ یہی شخص حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس جلاد تھے کہتے ہیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس ایک آدمی آیا اور انہیں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بتائی تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا تینوں کا یہ حشر ہے تو باقی لوگوں کا کیا حال ہوگا پھر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اتنا روئے یہاں تک کہ ہم سوچنے لگے کہ وہ اب فوت ہو جائیں گے اور ہم نے کہا یہ آدمی ہمارے پاس شر لے کر آیا ہے پھر جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آیا تو آپ نے چہرہ صاف کیا اور فرمایا اللہ تعالی اور اس کے رسول نے سچ فرمایا پھر یہ آیت پڑھی:

﴿مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبَاطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جو شخص دنیاوی زندگی اور اس کی رونق چاہتا ہے ہم ایسے لوگوں کے اعمال کا بدلہ دنیا میں دیدیتے ہیں اور اس میں کوئی کمی نہیں رکھتے یہ ایسے لوگ ہیں جن کے لئے آخرت میں دوزخ کے سوا کچھ نہیں پس جو کچھ انہوں نے دنیا میں کیا وہ ضائع ہو گیا اور ان کے اعمال باطل ہو گئے۔“ (ھود:۱۵۔۱۷)

صحیح ترمذی، الزھد، باب ماجاء فی الریاء والسمعة (۲۳۸۲) والحاکم (۱/ ۴۱۹)

تین بندوں پر جنت حرام

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

ثَلاثَةٌ قَدْ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَيْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّيُّوثُ الَّذِي يُقِرُّ فِي أَهْلِهِ الْخَبَثَ .

”تین قسم کے لوگوں پر اللہ تعالیٰ نے یقیناً جنت کو حرام کر دیا ہے عادی شرابی، والدین کا نافرمان اور دیوث جو اپنے گھر میں خبیث امور قائم رکھتا ہے۔“

مسند أحمد (۵۳۷۲) صحیح

اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں تم سے ناپسند کی ہیں

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے تین چیزیں تم سے ناپسند کی ہیں:

(۱) ((قِيلَ وَقَالَ)) بہت زیادہ گفتگو

(۲) ((وَكَثْرَةَ السُّؤَالِ)) کثرت سوال

(۳) ((وَإِضَاعَةِ الْمَالِ)) اور مال کو ضائع کرنا

صحیح بخاری، الرقاق، باب مایکرہ قیل وقال (۶۴۶۳)

منافق کی تین نشانیاں ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

منافق کی تین نشانیاں ہیں

(۱)((اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ))

"جب بات کرے تو جھوٹ بولے"

(۲)((وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ))

"جب وعدہ کرے تو اسکی خلاف ورزی کرے"۔

(۳)((وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ))

"جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے"۔

صحیح مسلم: الایمان، باب خصائل المنافق (۱۰۶)

تین آدمی جن سے رب تعالیٰ خوش ہو جاتا ہے

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((ثَلاثَةٌ يَضْحَكُ اللهُ إِلَيْهِمْ: الرَّجُلُ يَقُومُ مِنَ اللَّيْلِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلصَّلَاةِ، وَالْقَوْمُ إِذَا صَفُّوا لِلْقِتَالِ))

"تین آدمی جنہیں اللہ تعالیٰ دیکھ کر خوشی سے مسکراتا ہے، ایک وہ آدمی جو رات کو اٹھ کر قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ آدمی جو نماز کے لیے صف بندی کرتا ہے اور تیسرا وہ آدمی جو میدان جہاد میں صف بندی کر کے کھڑا ہوتا ہے"

مسند احمد (۱۱۷۶۱) و ابن أبی شیبة (۵/ ۲۸۹) وأبو یعلی (۱۰۰۴) ابن سعید همدانی فیه ضعف وبقیة رجاله ثقات رجال الصحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چار سے چار تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِي وُعِدَ الْمُتَّقُونَ فِيهَا أَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ وَّأَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ وَأَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى وَلَهُمْ فِيهَا مِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ وَمَغْفِرَةٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ فِي النَّارِ وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَآءَهُمْ ﴾ . (محمد:۱۵)

”جنت جس کا پرہیز گاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بُو نہیں کرے گا اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے (کیا یہ پرہیز گار) ان کی طرح (ہو سکتے) ہیں جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا۔“

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں چار کے عدد کو موضوع بحث بنائیں گے' دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت کی چار نہریں

قرآن مجید کی مذکورہ آیت مبارکہ میں جنت کی چار نہروں کا ذکر ہے۔۱۔پانی کی نہر ۲۔دودھ کی نہر ۳۔شراب کی نہر ۴۔شہد کی نہر۔ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿مَثَلُ الْجَنَّةِ الَّتِیْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ فِیْهَآ اَنْهٰرٌ مِّنْ مَّآءٍ غَیْرِ اٰسِنٍ وَّاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ لَّمْ یَتَغَیَّرْ طَعْمُهٗ وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِیْنَ وَ اَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّی﴾ . [محمد:۱۵]

”پرہیز گار لوگوں سے جس جنت کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں (مفرح، صحت افزا) جو بدبو کرنے والا نہیں اور دودھ کی نہریں ہیں جن کا مزہ نہیں بدلا اور شراب کی نہریں ہیں جن میں پینے والوں کے لیے بڑی لذت ہے اور نہریں ہیں شہد کی جو بہت صاف ہیں۔“

سیدنا حکیم بن معاویہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور ان کے باپ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَحْرَ الْمَاءِ وَبَحْرَ الْعَسَلِ وَبَحْرَ اللَّبَنِ وَبَحْرَ الْخَمْرِ ثُمَّ تُشَقَّقُ الْأَنْهَارُ بَعْدُ» .

”جنت میں پانی ، شہد، دودھ اور شراب کی نہریں ہیں اور ان نہروں سے (چھوٹی) نہریں نکلیں گی جو جنتیوں کے محلات کی طرف جائیں گی۔“

[سنن الترمذی ، صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة أهار الجنة(۲۵۷۱)]

قرآن مجید میں چار مرتبہ لفظ محمد (ﷺ)

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَائِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِکُمْ وَ مَنْ یَّنْقَلِبْ عَلٰی عَقِبَیْہِ فَلَنْ یَّضُرَّ اللّٰہَ شَیْئًا وَ سَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ﴾. (آل عمران: ۱۴۴)

”اور محمد (ﷺ) تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں اُن سے پہلے بھی بہت سے پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ فوت ہو جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ (یعنی مرتد ہو جاؤ) گے؟ اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔“

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَ لٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَ خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ وَ کَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا﴾. (الأحزاب: ۴۰)

”محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں بلکہ اللہ کے پیغمبر اور نبیوں (کی نبوت) کی مہر (یعنی اس کو ختم کر دینے والے) ہیں۔ اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے۔“

۳۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَاٰمَنُوْا بِمَا نُزِّلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّهُوَ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ کَفَّرَ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَاَصْلَحَ بَالَهُمْ﴾. (محمد: ۲)

”اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے اور جو (کتاب) محمد (ﷺ) پر نازل ہوئی اسے مانتے رہے اور وہ ان کے پروردگار کی طرف سے برحق ہے ان سے ان کے گناہ دُور کر دیئے اور ان کی حالت سنوار دی۔“

۴۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ مَعَهٗ اَشِدَّآءُ عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُکَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِیْمَاهُمْ فِیْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِى التَّوْرٰاةِ وَمَثَلُهُمْ فِى الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا﴾. (الفتح:۲۹)

’’محمد (ﷺ) اللہ کے پیغمبر ہیں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے حق میں تو سخت ہیں اور آپس میں رحم دل (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے کہ (اللہ کے آگے) جھکے ہوئے سربسجود ہیں اور اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی طلب کر رہے ہیں (کثرت) سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں ان کے یہی اوصاف تورات میں (مرقوم) ہیں اور یہی اوصاف انجیل میں ہیں (وہ) گویا ایک کھیتی ہیں جس نے (پہلے زمین سے) اپنی سوئی نکالی پھر اس کو مضبوط کیا پھر موٹی ہوئی اور پھر اپنی نال پر سیدھی کھڑی ہوگئی اور لگی کھیتی والوں کو خوش کرنے تاکہ کافروں کا جی جلائے جو لوگ ان میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان سے اللہ نے گناہوں کی بخشش اور اجرِ عظیم کا وعدہ کیا ہے۔‘‘

منافق کی چار نشانیاں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: چار چیزیں جس کے اندر ہوں وہ خالص منافق ہے اور جس کے اندر ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس کے اندر نفاق کی ایک خصلت (علامت) ہے یہاں تک کہ وہ چھوڑ دے:

اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ — جب اسے امانت دی جائے تو خیانت کرے۔

وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ — اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔

وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ — اور جب وہ عہد کرے تو دھوکہ کرے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ   اور جب وہ جھگڑا کرے تو گالی گلوچ کرے۔

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ اگرچہ وہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور سمجھے کہ وہ مسلمان ہے۔

بخاری ، الا یمان، باب علامات المنافق (٣٤) مسلم، الا یمان (٥١)

قرآن مجید میں پیغمبر ایوب علیہ السلام کا چار مرتبہ ذکر

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّـآ اَوۡحَیۡنَآ اِلَیۡكَ كَمَآ اَوۡحَیۡنَآ اِلٰی نُوۡحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ وَ اَوۡحَیۡنَآ اِلٰۤی اِبۡرٰهِیۡمَ وَ اِسۡمٰعِیۡلَ وَ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ وَ الۡاَسۡبَاطِ وَعِیۡسٰی وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡنُسَ وَ هٰرُوۡنَ وَ سُلَیۡمٰنَ وَ اٰتَیۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا﴾.

”(اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔“ (النساء:۱۶۳)

۲۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ وَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ وَ یَعۡقُوۡبَ كُلًّا هَدَیۡنَا وَ نُوۡحًا هَدَیۡنَا مِنۡ قَبۡلُ وَ مِنۡ ذُرِّیَّتِهٖ دَاوٗدَ وَ سُلَیۡمٰنَ وَ اَیُّوۡبَ وَ یُوۡسُفَ وَ مُوۡسٰی وَ هٰرُوۡنَ وَ كَذٰلِكَ نَجۡزِی الۡمُحۡسِنِیۡنَ﴾. (الأ نعام: ٨٤)

”اور ہم نے اُن کو اسحاق اور یعقوب بخشے (اور) سب کو ہدایت دی اور پہلے نوح کو بھی ہدایت دی تھی اور اُن کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور ہم نیکو کاروں کو ایسا ہی بدلا دیا کرتے ہیں۔“

۳۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَ اَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ﴾.

”اور ایوب (کو یاد کرو) جب انہوں نے اپنے رب سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔“

۴۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاذْكُرْ عَبْدَنَاۤ اَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ﴾. (ص:٤١)

”اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (اے اللہ) شیطان نے مجھے ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے۔“

قرآن مجید میں پیغمبر یونس علیہ السلام کا چار مرتبہ ذکر

۱۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْكَ كَمَاۤ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰی نُوْحٍ وَّ النَّبِیّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلٰۤی اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ وَ الْاَسْبَاطِ وَعِیْسٰی وَ اَیُّوْبَ وَ یُوْنُسَ وَ هٰرُوْنَ وَ سُلَیْمٰنَ وَ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا﴾.

” (اے محمد!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوح اور ان سے پچھلے پیغمبروں کی طرف بھیجی تھی اور ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اولادِ یعقوب اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان (علیہم السلام) کی طرف بھی ہم نے وحی بھیجی تھی اور داؤد کو ہم نے زبور بھی عنایت کی تھی۔“ (النساء:۱۶۳)

۲۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ الْیَسَعَ وَ یُوْنُسَ وَ لُوْطًا وَ كُلًّا فَضَّلْنَا عَلَی الْعٰلَمِیْنَ﴾. (الأنعام:٨٦)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

’’اور اسماعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی۔‘‘

۳۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَوْ لَا كَانَتْ قَرْيَةٌ اٰمَنَتْ فَنَفَعَهَآ اِيْمَانُهَآ اِلَّا قَوْمَ يُوْنُسَ لَمَّآ اٰمَنُوْا كَشَفْنَا عَنْهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَ مَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ﴾.

’’تو کوئی بستی ایسی کیوں نہ ہوئی کہ ایمان لاتی تو اُس کا ایمان اُسے نفع دیتا ہاں یہ یونس کی قوم کہ جب ایمان لائی تو ہم نے دنیا کی زندگی میں اُن سے ذلت کا عذاب دُور کر دیا اور ایک مدت تک (فوائد دنیاوی سے) اُن کو بہرہ مند رکھا۔‘‘

(یونس:۹۸)

۴۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِنَّ يُوْنُسَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ﴾.

’’اور یقیناً یونس علیہ السلام رسولوں میں سے تھے۔‘‘

قرآن مجید میں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ چار مرتبہ

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿قَالَ اللّٰهُ هٰذَا يَوْمُ يَنْفَعُ الصّٰدِقِيْنَ صِدْقُهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾. (المائدة:۱۱۹)

’’اللہ فرمائے گا کہ آج وہ دن ہے کہ سچوں کو اُن کی سچائی ہی فائدہ دے گی اُن کیلئے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ابدالآباد ان میں بستے رہیں گے، اللہ اُن سے خوش ہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں یہ بڑی کامیابی ہے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۲۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَ الْاَنْصَارِ وَ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ وَ اَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ﴾. (التوبة:۱۰۰)

”جن لوگوں نے سبقت کی (یعنی سب سے) پہلے (ایمان لائے) مہاجرین میں سے بھی اور انصار میں سے بھی اور جنہوں نے نیکوکاری کے ساتھ اُن کی پیروی کی اللہ اُن سے خوش رہے اور وہ اللہ سے خوش ہیں اور اُس نے ان کیلئے باغات تیار کئے ہیں جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں (اور) وہ ہمیشہ ان میں رہیں گے یہ بڑی کامیابی ہے۔“

۳۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَلَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ وَيُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ﴾.

”جو لوگ اللہ پر اور روزِ قیامت پر ایمان رکھتے ہیں تم ان کو اللہ اور اس کے رسول کے دشمنوں سے دوستی کرتے ہوئے نہ دیکھو گے خواہ وہ ان کے باپ بیٹے یا بھائی یا خاندان کی ہی لوگ ہوں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان (پتھر پر لکیر کی طرح) تحریر کردیا ہے اور فیض غیبی سے ان کی مدد کی ہے اور وہ ان کو بہشتوں میں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں داخل کرے گا ہمیشہ ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اللہ سے خوش یہی گروہ اللہ کا لشکر ہے (اور) سن رکھو کہ اللہ ہی کا لشکر مراد حاصل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا ہے۔" (المجادلہ:۲۲)

۴۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ﴾.

"ان کا صلہ ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشہ رہنے کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں ابدالآباد ان میں رہیں گے اللہ ان سے خوش اور وہ اس سے خوش یہ (صلہ) اس کے لئے ہے جو اپنے پروردگار سے ڈرتا رہا۔"

(البينة:۸)

قرآن مجید میں چار صابر نبیوں کا ذکر

۱۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ اِسْمٰعِيْلَ وَ اِدْرِيْسَ وَذَا الْكِفْلِ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيْنَ﴾.

"اور اسماعیل اور ادریس اور ذوالکفل (کو بھی یاد کرو) یہ سب صبر کرنے والے تھے۔"

(الأنبياء:۸۵)

۲۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا اَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الشَّيْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ٭ اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ٭ وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ٭ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّهٗ اَوَّابٌ﴾ . (ص:۴۱-۴۴)

"اور ہمارے بندے ایوب کو یاد کرو جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا کہ (اے اللہ) شیطان نے مجھے ایذا اور تکلیف دے رکھی ہے (ہم نے کہا کہ زمین پر) لات مارو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(دیکھو) یہ (چشمہ نکل آیا) نہانے کو ٹھنڈا اور پینے کو (شیریں) اور ہم نے ان کو اہلِ (وعیال) اور ان کے ساتھ ان کے برابر اوز بخشے (یہ) ہماری طرف سے رحمت اور عقل والوں کے لئے نصیحت تھی اور اپنے ہاتھ میں جھاڑو لو اور اس سے مارو اور قسم نہ توڑو بیشک ہم نے ان کو ثابت قدم پایا بہت خوب بندے تھے بیشک وہ رجوع کرنے والے تھے۔"

ان چار آیات مبارکہ میں چار صابر نبیوں کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۔ حضرت اسماعیل علیہ السلام　　۲۔ حضرت ادریس علیہ السلام

۳۔ حضرت ذوالکفل علیہ السلام　　۴۔ حضرت ایوب علیہ السلام

انبیاء کی چار سنتیں

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((اَرْبَعٌ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ: اَلْحَيَاءُ وَالتَّعَطُّرُ وَ النِّكَاحُ وَالسِّوَاكُ))

"انبیاء کی چار سنتیں ہیں: حیا، خوشبو لگانا، نکاح کرنا اور مسواک کرنا"

ترمذی ، النکاح ، باب ماجاء فی فضل الترویج والحث علیه (١٠٨٠)

چار بار پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)) تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ وَ (قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ) تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ))

"سورۃ اخلاص کا تہائی قرآن کے برابر ثواب ہے اور سورۃ الکافرون کا چوتھائی قرآن کے برابر ثواب ہے"

صحيح الجامع الصغير (٤٢٨١) والصحيحة (٥٨٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی سورۃ اخلاص تین بار پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہےاور سورۃ الکافرون چار بار پڑھنے سے پورے قرآن کا ثواب ملتا ہے۔

امت محمدیہ میں چار جاہلیت کی باتیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چار چیزیں جاہلیت کی ایسی ہیں جن کو میری امت کے لوگ نہیں چھوڑیں گے:

اَلنِّیَاحَۃُ	نوحہ کرنا
وَالطَّعْنُ فِی الْاَحْسَابِ	حسب ونسب میں طعن کرنا
وَالْعَدْوٰی	بیماری متعدی سمجھنا
وَالْاَنْوَاءُ	کہ ہم پر فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی ہے۔

ترمذی، الجنائز، باب ماجاء فی کراھیۃ النوح (۱۰۰۱)

چار چیزوں سے پناہ مانگو

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ اپنی نماز میں ان چار چیزوں سے پناہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

”اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔“

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَالِ

”اور میں پناہ مانگتا ہوں مسیح دجال کے فتنہ سے۔“

وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ

”اور میں پناہ مانگتا ہوں زندگی اور موت کے فتنوں سے۔“

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

”اے اللہ! میں تجھ سے گناہ اور قرض سے پناہ مانگتا ہوں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بخاری ، الصلاۃ ، باب الدعاء قبل السلام (۸۳۲)

ان چار جانوروں کو قتل نہ کرو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! نے چار جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ہے۔

اَلنَّمْلَةُ	چیونٹی۔
وَالنَّحْلَةُ	شہد کی مکھی۔
وَالْهُدْهُدُ	ہدہد۔
وَالصَّرَدُ	اور ممولا پرندہ

صحیح ابی داؤد، الادب (٤٣٨٧) ابن ماجه (٣٢٢٤)

اللہ سے چار چیزوں کا سوال کرو

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ان چار چیزوں کا سوال کیا کرتے تھے۔

اَلْهُدٰی	ہدایت
وَالتُّقٰی	تقویٰ
وَالْعَفَافَ	گناہوں سے بچاؤ
وَالْغِنٰی	اور بے نیازی کا

مسلم، الذکر والدعاء (٢٧٢١) والترمذی (٣٤٨٩)

چار کرنے کے کام اور چار ممنوعہ امور

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے قبیلہ عبدالقیس کا وفد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو انہیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وصیت طلب کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو چار چیزوں کا حکم دیا اور چار چیزوں سے روکا جن چار چیزوں کا حکم دیا وہ یہ ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَهَادَةُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ

''اس ذات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد ﷺ اس کے رسول ہیں''

وَإِقَامُ الصَّلاَةِ — نماز قائم کرنا

وَاِیْتَاءُ الزَّکَاۃِ — زکوٰۃ ادا کرنا

وَأَنْ تُؤَدُّوْا الْخُمُسَ مِمَّا غَنِمْتُمْ

اور مال غنیمت سے پانچواں حصہ ادا کرنا

✿ اور جن چار چیزوں سے منع کیا وہ یہ ہیں:

عَنِ الدُّبَّاءِ — کدو سے بنا ہوا مٹکا۔

وَالْحَنْتَمِ — کھجور کے تنے کو چیر کر بنایا ہوا برتن۔

وَالْمُزَفَّتِ — روغن کیا ہوا برتن۔

وَالْمُقَیَّرِ — اور پرانا سبز مٹکا۔

بخاری ، الزکاۃ، باب وجوب الزکاۃ (۱۳۹۸) و ابوداؤد (۳۶۹۲)

عورت سے نکاح چار وجوہ کی بناء پر کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عورت سے نکاح چار وجوہ کی بناء پر کیا جاتا ہے۔

لِمَالِهَا — اس کے مال کی وجہ سے۔

وَلِحَسَبِهَا — اس کے حسب ونسب کی وجہ سے۔

وَجَمَالِهَا — اس کے حسن و جمال کی وجہ سے۔

وَلِدِیْنِهَا — اور اس کے دین کی وجہ سے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آپ ﷺ نے فرمایا: تم دیندار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کرو، اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو تو نادم و پشیمان ہوگا۔

(بخاری، النکاح، باب الا کفاء فی الدین (۵۰۹۰))

نماز اشراق کی چار رکعات کی فضیلت

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ صَلَّى الضُّحٰى اَرْبَعًا بُنِىَ لَهٗ بَيْتٌ فِى الْجَنَّةِ))

"جس شخص نے نماز اشراق کی چار رکعتیں ادا کیں اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیا جاتا ہے"

(السلسلة الا حاديث الصحيحة (۲۳۴۹))

نماز ظہر سے پہلے اور بعد میں چار رکعتیں پڑھو

حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ:

((مَنْ حَافَظَ عَلٰى اَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ وَأَرْبَعٍ بَعْدَ هَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلٰى النَّارِ))

"جس شخص نے ظہر سے پہلے چار (سنتیں) اور اس کے بعد چار رکعتوں کی محافظت کی تو اللہ تعالیٰ نے اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی ہے۔"

(ترمذی، الصلاة، باب (منه) آخر (۴۲۸) وصحیح الجامع الصغیر (۶۱۹۵)

عصر سے پہلے چار سنتیں پڑھنے کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

((رَحِمَ اللّٰهُ اِمْرَأً صَلَّى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا))

''جو شخص نماز عصر سے قبل چار رکعتیں (سنتوں) کا اہتمام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے گا۔''

الترمذی، الصلاة، باب ماجاء فی الاربع قبل العصر (٤٣٠) وصحیح ابی داؤد، الصلاة (١٢٧١)

ایک اذان سے چار نمازیں

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ الْخَنْدَقِ، حَتَّى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ، فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ، ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعِشَاءَ

''مشرکوں نے غزوہ خندق کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روک دیا چار نمازوں سے یہاں تک کہ رات گذر گئی جتنی اللہ نے چاہی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بلال کو انہوں نے اذان دی پھر تکبیر کہی اور ظہر پڑھی پھر تکبیر کہی پھر عصر پڑھی پھر تکبیر کہی اور مغرب کی نماز پڑھی اور پھر اقامت کہی اور عشاء کی نماز پڑھی''

سنن الترمذی، الصلاة، باب ما جاء فی الرجل تفوته الصلوات. . (١٧٩) فیه ضعف

سب سے پہلے چار چیزوں کا سوال ہوگا

قیامت کے دن کسی بندے کے دونوں قدم اس وقت تک حرکت نہیں کرسکیں گے جب تک وہ چار چیزوں کے متعلق جواب نہیں دے لے گا۔

(١) ((عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ))

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

''عمر کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں فناں کیا''....؟

(۲)((وَعَنْ شَبَابِهِ فِيمَا اَبْلَاهُ))

''اس کی جوانی کے متعلق کہ اس نے اسے کہاں بوسیدہ کر یا''....؟

(۳)((وَعَنْ مَالِهِ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهُ وَفِيمَا اَنْفَقَهُ))

''اس کے مال کے متعلق کہ اس نے کہاں سے کمایا اوراس نے کہاں خرچ کیا''....؟

(٤)((وَعَنْ عِلْمِهِ مَاذَاعَمِلَ بِهِ))

''اس کے علم کے متعلق کہ اس نے علم کے مطابق کیا عمل کیا''...؟

صحيح الترغيب (١٧٢٦)والبهقى (١٨٨٥)

چار قیمتی چیزیں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اگر تیرے پاس چار چیزیں ہوں تو تو نے کچھ نہیں کھویا

(١)حِفْظُ اَمَانَةٍ — امانت کی حفاظت

(۲)وَصِدْقُ حَدِيْثٍ — سچی بات

(۳)وَحُسْنُ خَلِيْقَةٍ — اچھی عادات

(٤)وَعِفَّةٌ فِي طُعْمَةٍ — پاکیزہ کھانا

مسنداحمد(٢/ ١٧٧)، الترغيب(٣/ ٥٨٩)، والحاكم فى المستدرك(٤/ ٣١٤)وقال احمدشاكر اسناده صحيح(١٠/ ٦٦٥٢)

چار چیزوں پر جنت

حضرت عبداللہ بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(١)((اِذَاصَلَّتِ الْمَرْءَةُ خَمْسَهَا))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جب عورت نے پانچوں نمازیں پڑھیں''

(۲)((وَصَامَتْ شَهْرَهَا))

''اور رمضان کے روزے رکھے''

(۳)((وَحَفِظَتْ فَرْجَهَا))

''اور اپنی شرم گاہ کی حفاظت کی''

(٤)((وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا))

''اور اپنے شوہر کی اطاعت کی''۔

تو اس کے لیے کہا جاتا ہے

((اُدْخُلِي الْجَنَّةَ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتِ))

''جنت کے جس دروازے سے چاہتی ہے جنت میں داخل ہو جا''۔

صحیح الجامع الصغیر (١/ ٢٤٥)(٦٧٣)ومجمع الزوائد (٤/ ٣٠١)وقال الالبانیؒ فیه ابن لهيعة وحديثه حسن وبقية رجاله رجال صحيح ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پانچ سے پانچ تک

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ ۞ وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَتَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكَاذِبِيْنَ ۞ وَيَدْرَاُ عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكَاذِبِيْنَ ۞ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ﴾.

’’اور جو لوگ اپنی عورتوں پر بدکاری کی تہمت لگائیں اور خود ان کے سوا ان کے گواہ نہ ہوں تو ہر ایک کی شہادت یہ ہے کہ پہلے تو چار بار اللہ کی قسم کھائے کہ بیشک وہ سچا ہے۔ اور پانچویں بار یہ (کہے) کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت۔ اور عورت سے سزا کو یہ بات ٹال سکتی ہے کہ وہ پہلے چار بار اللہ کی قسم کھائے کہ بیشک یہ جھوٹا ہے۔ اور پانچویں دفعہ یوں (کہے) کہ اگر یہ سچا ہو تو مجھ پر اللہ کا غضب (نازل ہو)۔‘‘

(النور:٦۔٩)

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۵ کے عدد پر بات ہوگی دعا ہے اللہ پاک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

لعان میں پانچ مرتبہ قسم

مذکورہ آیت مبارکہ میں لعان کا ذکر ہوا ہے' میاں بیوی کے درمیان قسمیں اٹھا کر جدائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروا دینا لعان کہلاتا ہے اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی پر زنا کی تہمت لگاتا ہے اور اس کے پاس کوئی گواہ موجود نہیں ہوتے۔ شوہر کہتا ہے کہ اس کے پیٹ میں جو بچہ ہے وہ میرا نہیں ہے جبکہ اس کی بیوی اس سے انکار کرتی ہے تو پھر یہ شخص عدالت یا حاکم وقت کے سامنے چار مرتبہ اللہ کی قسم اٹھا کر گواہی دیتا ہے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں مرتبہ کہتا ہے کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس پر اللہ کی لعنت ہو پھر اس کے جواب میں بیوی بھی ایسے ہی کرتی ہے اس کے بعد دونوں کے درمیان ہمیشہ کے لیے جدائی ڈال دی جاتی ہے اس عمل کو لعان کہا جاتا ہے۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عویمر عجلانی رضی اللہ عنہ حضرت عاصم بن عدی انصاری رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے کہا اے عاصم! تمہارا کیا خیال ہے، اگر کوئی اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو دیکھے تو کیا وہ اسے قتل کر سکتا ہے؟ پھر تم قصاص میں اسے (شوہر کو) بھی قتل کر دو گے یا پھر وہ کیا کرے گا؟ عاصم! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے لیے یہ مسئلہ پوچھ دیجئے۔ عاصم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ رضی اللہ عنہ سے جب یہ مسئلہ پوچھا تو آپ نے ان سوالات کا ناپسند فرمایا اور اس سلسلے میں آپ کے کلمات عاصم رضی اللہ عنہ پر گراں گزرے اور جب وہ واپس اپنے گھر آ گئے تو عویمر رضی اللہ عنہ نے آ کر ان سے پوچھا کہ بتائے آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا؟ اس پر عاصم رضی اللہ عنہ نے کہا تم نے مجھ کو آفت میں ڈالا ہے۔ جو سوال تم نے پوچھا تھا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار گزرا ہے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے کہا، اللہ کی قسم! میں یہ مسئلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیے بغیر ہرگز باز نہیں آؤں گا۔ چنانچہ وہ روانہ ہوئے اور آپ کی خدمت میں پہنچے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان تشریف فرما تھے۔ عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے ساتھ کسی غیر کو پالیتا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال ہے؟ کیا وہ اسے قتل کر دے؟ لیکن اس صورت میں آپ اسے قتل کر دیں گے یا پھر اسے کیا کرنا چاہیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہاری بیوی کے بارے میں وحی نازل کی ہے، اس لیے تم جاؤ اور اپنی بیوی کو بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساتھ لاؤ۔ سہل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر دونوں (میاں بیوی) نے لعان کیا۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ اس وقت رسول اللہ ﷺ کے ساتھ موجود تھا۔ جب دونوں لعان سے فارغ ہوئے تو حضرت عویمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر اس کے بعد بھی میں اسے اپنے پاس رکھوں تو (اس کا مطلب یہ ہوگا کہ) میں جھوٹا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے آپ کے حکم سے پہلے ہی اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیں۔ ابن شہاب رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ پھر لعان کرنے والے کے لیے یہی طریقہ جاری ہوگیا (کہ لعان کے بعد وہ کبھی مل کر نہیں رہ سکتے بلکہ ہمیشہ کے لیے جدا ہو جاتے ہیں۔

بخاری، الطلاق، باب من أجار طلاق الثلاث (٥٢٥٩) ومسلم: ١٤٩٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنی بیوی پر شریک بن سحماء کے ساتھ تہمت لگائی۔ آپ نے فرمایا کہ اس کے گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی۔ انہوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول ﷺ! ایک شخص اپنی بیوی کے ساتھ ایک غیر کو مبتلا دیکھتا ہے تو کیا ایسی حالت میں وہ گواہ تلاش کرنے جائے گا ؟ لیکن آپ یہی فرماتے رہے کہ گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد جاری کی جائے گی۔ اس پر ہلال رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے! میں سچا ہوں اور اللہ تعالیٰ خود ہی کوئی ایسی آیت نازل فرمائے گا جس کے ذریعے میرے اوپر سے حد دور ہو جائے گی۔ اتنے میں حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ آیت نازل ہوئی ''جو لوگ اپنی بیویوں پر تہمت لگاتے ۔۔۔۔ یہاں تک ۔۔۔ اگر وہ سچوں میں سے ہے۔'' نزولِ وحی کا سلسلہ ختم ہوگیا تو آپ نے آدمی بھیج کر حضرت ہلال رضی اللہ عنہ کو بلوایا، وہ آئے اور آیت کے مطابق چار مرتبہ قسم کھائی۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ تم میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے تو کیا وہ توبہ کرنے پر تیار نہیں ہے؟ اسکے بعد ان کی بیوی کھڑی ہوئی اور اس نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی قسمیں کھائیں ،جب وہ پانچویں قسم پر پہنچی اور کہنے لگی کہ اگر میں جھوٹی ہوں تو مجھ پر اللہ کا غضب ہوتو لوگوں نے اسے روکنے کی کوشش کی اور کہا کہ (اگرتم جھوٹی ہوتو)اس سے تم پر اللہ کا عذاب ضرور نازل ہوگا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ اس پر وہ ہچکچائی ،ہم نے سمجھا کہ وہ اپنا بیان واپس لے لے گی ،لیکن یہ کہتے ہوئے کہ زندگی بھر کے لیے میں اپنی قوم کو رسوا نہیں کروں گی ،اس نے پانچویں بار قسم بھی کھالی ،پھر آپ نے فرمایا: دیکھنا اگر بچہ خوب سیاہ آنکھوں والا ،بھاری سیرین اور بھری بھری پنڈلیوں والا پیدا ہوا تو پھر وہ شرک بن سحماء ہی کا ہوگا۔ چنانچہ جب بچہ پیدا ہوا تو وہ اسی شکل وصورت کا تھا۔آپ نے فرمایا،اگر کتاب اللہ کا حکم نہ آچکا ہوتا تو میں اسے رجم کی سزا دیتا۔ (بخاری ، تفسیر القرآن، ٤٧٤٧)

پانچ چیزیں فطرت میں سے ہیں

اسلام نے طہارت کے لیے زیرناف بال صاف کرنے اور ناخن کاٹنے اور زیر بغل بال صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔اور یہ حکم مرد وزن کے لیے برابر ہے، پیارے پیغمبر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ ، وَالاِسْتِحْدَادُ ، وَقَصُّ الشَّارِبِ ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ ، وَنَتْفُ الآبَاطِ .

’’پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔‘‘

[صحيح البخاری ، اللباس ، باب تقليم الاظفار (٥٨٩١)]

بڑے بڑے ناخن رکھنا گناہ ہے اور اسلام نے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ دیر کرنے کی تعیین بھی فرمائی ہے۔سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

’’ہمیں مونچھوں کے تراشنے ناخنوں کے کاٹنے ،بغلوں کے بال

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اکھیڑنے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں''

صحیح مسلم، الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ (۲۵۸) وابوداود (۴۲۰۰) وترمذی (۲۷۵۸)

ایک دن میں چیزوں پر عمل کا اجر

نبی اکرم e نے فرمایا:

((خَمْسٌ مَنْ عَمِلَهُنَّ فِيْ يَوْمٍ كَتَبَهُ اللّٰهُ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَرَاحَ اِلَى الْجُمُعَةِ وَعَادَ مَرِيْضًا وَشَهِدَ جَنَازَةً وَاَعْتَقَ رَقَبَةً))۔

[صحيح الجامع الصغير (٣٢٥٢)]

''پانچ کام جو بھی ایک دن میں کرے اللہ تعالیٰ اسے جنتیوں میں لکھ دیتے ہیں جس نے جمعہ کے دن روزہ رکھا، اور جمعہ کی طرف گیا، مریض کی عیادت کی، جنازہ میں شریک ہوا اور گردن کو آزاد کیا''

یہ یاد رہے کہ اکیلا جمعہ کا روزہ نہیں اس کے ساتھ جمعرات یا ہفتہ کا روزہ ملا لیا جائے۔

پانچ نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ إِلَى الْجُمُعَةِ كَفَّارَاتٌ لِمَا بَيْنَهُنَّ مَا لَمْ تُغْشَ الْكَبَائِرُ» .

''پانچ نمازیں ان گناہوں کو مٹا دیتی ہیں جو ان نمازوں کے درمیان ہوتے ہیں اور اسی طرح جمعہ دوسرے جمعہ تک کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے بشرطیکہ کبیرہ گناہوں کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ارتکاب نہ کیا گیا ہو۔"

مسلم، الطهارة، باب الصلوات الخمس (٢٣٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهْرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ مِنْهُ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالُوا لَا يَبْقَى مِنْ دَرَنِهِ شَيْءٌ قَالَ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللَّهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا))

"دیکھو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر بہتی ہو اور وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی رہ جائے گی۔ عرض کیا گیا نہیں بالکل نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح پانچوں نمازوں کی بھی مثال ہے کہ اللہ تعالی ان کی برکت سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

جامع ترمذی، الامثال، باب ماجاء فی مثل الصلوات الخمس (٢٨٦٨) والبخاری (٥٢٨٨) وأحمد (٢/ ٣٧٩) صحيح

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہم موسم سرما میں ایک دن باہر نکلے جب کہ درختوں کے پتے گر رہے تھے پس آپ رضی اللہ عنہم نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں تو پتے گرنے لگے (راوی) کہتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ "اے ابوذر" میں نے عرض کیا حاضر اے اللہ کے رسول! آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ»

"یقیناً مسلمان بندہ جب نماز پڑھتا ہے اور مقصود اللہ کی خوشنودی ہوتی ہے تو اس کے گناہ اس طرح گرتے ہیں جس طرح اس درخت کے پتے گر رہے ہیں۔"

مسند أحمد (٥/ ١٧٩) (٢١٥٥٧) حسن لغيره

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کو پانچ نصیحتیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((«مَنْ يَّأْخُذُ عَنِّي هٰؤُلَاءِ الْكَلِمٰتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ أَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ بِهِنَّ؟))

”کون ہے جو مجھ سے یہ کلمات یاد کرے اور ان پر عمل کرے اور کسی ایسے کو بھی بتائے جو ان پر عمل کرے۔“

((قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَأَخَذَ بِيَدِي فَعَدَّ خَمْسًا؛ فَقَالَ: «اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ أَعْبَدَ النَّاسِ وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ أَغْنَى النَّاسِ وَأَحْسِنْ إِلَى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَأَحِبَّ لِلنَّاسِ مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ فَإِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ تُمِيْتُ الْقَلْبَ))

”میں نے کہا: میں ہوں اے اللہ کے رسول! تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور پانچ چیزیں شمار کیں؛ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:”① حرام امور سے بچ جا، تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گزار بن جائے گا۔② اللہ کی تقسیم پر راضی ہو جا، تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہو جائے گا۔③ اپنے ہمسائے سے اچھا سلوک کر، تو (کامل) مومن بن جائے گا۔ اور ④ لوگوں کے لیے وہی پسند کر جو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو (کامل) مسلمان بن جائے گا۔ ⑤ کثرت سے ہنسا مت کر کیونکہ کثرت سے ہنسنا دلوں کو مردہ کر دیتا ہے۔“

[مسند أحمد (٥/ ١٤٦)]

مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((أُعْطِيْتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ اَحَدٌ قَبْلِي))

"مجھے پانچ ایسی خصوصیات سے نوازا گیا ہے جو مجھ سے پہلے کسی کو عنایت نہیں کی گئیں۔"

((كَانَ كُلُّ نَبِيٍّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلٰى كُلِّ اَحْمَرَ وَاَسْوَدَ))

① ہر نبی کو خاص اسی کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے ہر سرخ اور سیاہ کی طرف بھیجا گیا ہے۔"

((وَاُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ وَلَمْ تُحَلَّ لِاَحَدٍ قَبْلِي))

② پہلے کسی نبی کے لیے مال غنیمت حلال نہ تھا لیکن میرے لیے اسے حلال کیا گیا ہے۔"

((وَجُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ طَيِّبَةً طَهُوْرًا وَمَسْجِدًا فَاَيُّمَا رَجُلٍ أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ صَلّٰى حَيْثُ كَانَ))

③ اور صرف میرے لیے ہی تمام زمین پاک، مطہر اور مسجد بنا دی گئی ہے لہذا جو شخص کہ پالے اس کو نماز وہ اسی جگہ نماز پڑھ لے۔"

((وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ بَيْنَ يَدَيْ مَسِيْرَةِ شَهْرٍ))

④ اور میری ایسے رعب سے مدد کی گئی جو (لوگوں پر) ایک ماہ کی مسافت سے طاری ہو جاتا ہے۔"

((وَاُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ))

⑤ اور مجھے شفاعت عطاء کی گئی ہے۔"

[مسلم، المساجد، باب المساجد ومواضع الصلاة (١١٦٣)]

ارکان اسلام پانچ ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر رکھی گئی ہے (وہ یہ ہیں)

شَهَادَةِ أَنْ لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰه

''اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں''

وَاِقَامِ الصَّلَاةُ — نماز قائم کرنا

وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةُ — زکوٰۃ ادا کرنا

وَالْحَجِّ — حج کرنا

وَصَوْمِ رَمَضَانَ — ماہ رمضان کے روزے رکھنا

(بخاری، الایمان، باب دعاء کم ایمانکم......٨، و مسلم ١٦)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کی وصیت فرمائی

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حجۃ الوداع والا خطبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزوں کی وصیت فرمائی کہ ان پر عمل کی وجہ سے تم اپنے رب کی جنت کے وارث بن سکتے ہو (وہ یہ ہیں)

اِتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ — اللہ سے ڈرو جو تمہارا رب ہے

وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ — پانچ نمازیں ادا کرو

وَصُومُوا شَهْرَكُمْ — ماہِ رمضان کے روزے رکھو

وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ — اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو

وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ — اور اپنے امیر کی اطاعت کرو

(ترمذی، الطلاق، باب منه (٦١٦) الصحيحة ٨٦٧)

راستے کے پانچ حقوق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے پرہیز کرو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہماری مجلسوں کے بغیر ہمارا گزارا نہیں کیونکہ ہم ان میں باہمی بات چیت کیا کرتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو جب تم نہیں مانتے (یعنی عذر پیش کرتے ہو) تو راستے کو اس کے حق دو' انہوں نے دریافت کیا' راستے کے حق کیا ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (راستے کے حقوق پانچ ہیں)

غَضُّ الْبَصَرِ — نگاہ نیچی رکھنا

وَكَفُّ الْأَذٰى — تکلیف دہ چیز کو دور کرنا

وَرَدُّ السَّلَامِ — سلام کا جواب دینا

وَأَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ — نیکی کا حکم دینا

وَنَهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ — اور برائی سے روکنا

(بخاری، المظالم، باب افنية الدور (٢٤٦٥)

پانچ قسم کے مالدار صدقہ کھا سکتے ہیں

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مالدار آدمی کے لیے صدقہ جائز نہیں سوائے پانچ قسم کے مالداروں کے لیے (اور وہ یہ ہیں)

لِغَازٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ — اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا

أَوْ لِعَامِلٍ عَلَيْهَا — یا زکوٰۃ وصول کرنے والا عامل

أَوْ لِغَارِمٍ — یا مقروض

أَوْ لِرَجُلٍ اشْتَرَاهَا بِمَا لِهِ — وہ مالدار جو صدقے کے مال کو خریدے

أَوْ لِرَجُلٍ كَانَ لَهُ مِسْكِيْنٌ فَتُصُدِّقَ عَلَى الْمِسْكِيْنَ فَأَهْدَاهَا الْمِسْكِيْنُ لِلْغَنِيِّ

''یا ایسا آدمی جس کا پڑوسی مسکین ہو پھر مسکین پر صدقہ کیا جائے اور وہ مسکین مالدار کو صدقے کا مال ہدیہ کر دے۔''

(صحیح ابی داؤد، الزکاۃ (١٤٤١) و ابن ماجه، الزکاۃ، باب من تحل له الصدقة

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(١٨٤١)

پانچ کلمات

سیدنا ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنَامُ وَلَا يَنْبَغِيْ لَهُ اَنْ يَّنَامَ يَخْفِضُ الْقِسْطَ وَيَرْفَعُهُ وَيُرْفَعُ اِلَيْهِ عَمَلُ اللَّيْلِ قَبْلَ عَمَلِ النَّهَارِ وَعَمَلُ النَّهَارِ قَبْلَ عَمَلِ اللَّيْلِ حِجَابُهُ النُّوْرُ لَوْ كَشَفَهُ لَاَحْرَقَتْ سُبُحَاتُ وَجْهِهِ مَا انْتَهَى اِلَيْهِ بَصَرُهُ مِنْ خَلْقِهِ))

مسلم ، الایمان ، باب فی قولہ ﷺ ان اللہ لا ینام (١٧٩)

’’رسول اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہو کر پانچ باتیں ارشاد فرمائیں: آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سوتا نہیں اور نہ سونا اس کی شان کے لائق ہے وہ میزان کو جھکاتا اور بلند کرتا ہے اس کی طرف دن کے عملوں سے پہلے رات کے اعمال اور رات کے اعمال سے پہلے دن کے عمل بلند کئے جاتے ہیں۔ اس کا پردہ نور ہے اگر وہ اسے ہٹا دے تو اسکے چہرہ مبارک کے جلوے سے اس کی وہ تمام مخلوق جل جائے جس تک اس کی نظر پہنچتی ہے۔‘‘

اس حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے اللہ عزوجل کی بعض صفات بیان فرمائی ہیں ان پر ایمان رکھنا ضروری ہے۔

(1)......نیند اور آرام مخلوق کی ضرورت ہے تاکہ کام کرنے سے جو تھکاوٹ اور کمزوری ہوتی ہے اس کا مداوا ہو جائے اللہ حیّ وقیّوم ہے جو تمام مخلوقات کو قائم رکھنے والا ہے اس لیے نہ تو اللہ تعالیٰ کو تھکاوٹ لاحق ہوتی ہے نہ آرام وسکون کی ضرورت پیش آتی ہے قرآن مجید کی "سورہ ق" میں ارشاد ربانی ہے کہ ہم نے آسمان وزمین اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ہمیں تھکاوٹ نے چھوا تک نہیں۔

(2)......میزان ترازو کو جھکانے اور بلند کرنے کا ایک مطلب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ اپنی حکمت کے مطابق کسی کو روزی کم دیتا ہے اور کسی کو زیادہ اور رزق اس کے پاس سے نازل ہوتا ہے جس طرح تولتے وقت ترازو کے پلڑے اوپر نیچے ہوتے ہیں۔

(3)......اعمال اللہ ہی کے سامنے پیش ہوتے ہیں کسی اور سامنے نہیں لہذا عمل کرتے وقت اس کی رضا پیش نظر رہنی چاہیئے۔ اعمال کی یہ پیشی مختلف اعتبار سے الگ الگ مدت کے بعد ہوتی ہے جیسے اس حدیث میں ہے کہ چوبیس گھنٹے میں دوبار عمل پیش ہوتے ہیں دوسری حدیث میں ہے کہ سوموار اور جمعرات کو بندوں کے اعمال اللہ کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔

(4)......بندہ اس فانی جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی زیارت نہیں کر سکتا نور کا پردہ اس کے اور مخلوق کے درمیان حائل ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو نور ہے میں اسے کیسے دیکھ سکتا ہوں! البتہ جنت میں مومنوں کو اللہ تعالیٰ کی زیارت ہوگی جیسا کہ احادیث میں بیان ہوا ہے۔

پانچ چیزوں کو پانچ سے پہلے غنیمت جانو

رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو:

١۔شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ .

جوانی کو بڑھاپے سے پہلے

٢۔وَ صِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ .

صحت کو بیماری سے پہلے

٣۔ وَ غِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ .

امیری کو غریبی سے پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٤۔وَ فَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ .

فراغت کو مشغولیت سے پہلے

٥۔وَ حَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ .

اور زندگی کو موت سے پہلے۔

مستدرك حاكم (٤/ ٣٠٦) حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھ سے چھ تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوَى عَلَى الْعَرْشِ يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْأَرْضِ وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمَا يَنزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا يَعْرُجُ فِيهَا وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ [الحديد:٤]

''وہی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دن میں پیدا کیا پھر عرش پر مستوی ہو گیا۔ اور وہ خوب جانتا ہے اس چیز کو جو زمین میں جائے اور جو اس سے نکلے اور جو آسمان سے نیچے آئے اور جو کچھ چڑھ کر اس میں جائے اور جہاں کہیں تم ہو وہ تمہارے ساتھ ہے اور جو تم کر رہے ہو وہ اللہ دیکھ رہا ہے''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ٦ کے عدد پر بات ہوگی دعا ہے اللہ پاک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کو چھ دنوں میں پیدا کیا

اللہ تعالیٰ نے تمام کائنات سماوی وارض اور جو کچھ ان کے مابین ہے اسے چھ دنوں میں پیدا فرمایا ہے، ارشاد فرمایا:

(اَللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّلِىٍّ وَّلَا شَفِيْعٍ اَفَلَا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تَتَذَكَّرُوْنَ ۔ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ مِنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ ثُمَّ يَعْرُجُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗۤ اَلْفَ سَنَةٍ مِّمَّا تَعُدُّوْنَ ۔ ذٰلِكَ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۔ الَّذِيْۤ اَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِيْنٍ﴾ (السجدہ: ٤ تا ٧)

”اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین اور ان دونوں کے درمیان کی ہر چیز کو چھ دنوں میں پیدا کیا، پھر وہ عرش پر بلند ہوا، اس کے سوا تمھارا نہ کوئی دوست ہے اور نہ کوئی سفارش کرنے والا۔ تو کیا تم نصیحت حاصل نہیں کرتے۔ وہ آسمان سے زمین تک (ہر) معاملے کی تدبیر کرتا ہے، پھر وہ (معاملہ) اس کی طرف ایسے دن میں اوپر جاتا ہے جس کی مقدار ہزار سال ہے، اس (حساب) سے جو تم شمار کرتے ہو۔ وہی غائب اور حاضر کو جاننے والا، سب پر غالب، نہایت رحم والا ہے۔ جس نے اچھا بنایا ہر چیز کو جو اس نے پیدا کی اور انسان کی پیدائش تھوڑی سی مٹی سے شروع کی۔“

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

((خَلَقَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ التُّرْبَةَ يَوْمَ السَّبْتِ، وَخَلَقَ فِيهَا الْجِبَالَ يَوْمَ الْأَحَدِ، وَخَلَقَ الشَّجَرَ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ، وَخَلَقَ الْمَكْرُوهَ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ، وَخَلَقَ النُّورَ يَوْمَ الْأَرْبِعَاءِ، وَبَثَّ فِيهَا الدَّوَابَّ يَوْمَ الْخَمِيسِ، وَخَلَقَ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَعْدَ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ، فِي آخِرِ الْخَلْقِ، فِي آخِرِ سَاعَةٍ مِنْ سَاعَاتِ الْجُمُعَةِ، فِيمَا بَيْنَ الْعَصْرِ إِلَى اللَّيْلِ))

”اللہ نے مٹی کو ہفتے کے دن پیدا کیا اور اس میں پہاڑوں کو اتوار کے دن پیدا کیا، درختوں کو اس میں پیر کے دن پیدا کیا، بری چیزوں (یعنی ظلمت و تاریکی وغیرہ) کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

منگل کے دن اور نور (یعنی اعلیٰ و پاکیزہ چیزوں) کو بدھ کے دن، جاندار چیزوں کو جمعرات کے دن پیدا کر کے اس میں پھیلا دیا اور آدم علیہ السلام کو آخری مخلوق کے طور پر جمعہ کے دن کی آخری گھڑیوں میں عصر اور رات کے درمیان کی کسی گھڑی میں پیدا فرمایا تھا۔''

مسلم، صفات المنافقین، باب ابتداء الخلق و خلق آدم (٢٧٨٩)

چھ چیزوں کی ضمانت پر جنت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تَقبَّلُوا لِی بِسِتٍّ اَتَقَبَّلُ لَکُمُ الْجَنَّۃَ))

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''۔

انہوں نے کہا وہ کیا ہیں۔۔؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(١) اِذَا حَدَّثَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَکْذِبْ

''جب تم میں سے کوئی بات کرے وہ جھوٹ نہ بولے''۔

(٢) وَاِذَا وَعَدَ فَلَا یُخْلِفْ

''جب وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ کرے''۔

(٣) وَاِذَا اؤْتُمِنَ فَلَا یَخُنْ

''اور جب اسے امین سمجھا جائے وہ خیانت نہ کرے''۔

(٤) وَغُضُّوا اَبْصَارَکُمْ

''اور تم اپنی نگاہوں کو نیچا رکھو''۔

(٥) وَکُفُّوا اَیْدِیَکُمْ

''اور اپنے ہاتھوں کو دوسروں کو تکلیف دینے سے روکے رکھو''۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦) وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ

''اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرو''

مسند احمد (٥/ ٣٢٧)، وابن حبان (٢٧٢)، والحاکم (٤/ ٣٥٩)

شہید کے چھ انعام

حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

يُغفَرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنَ الْجَنَّةِ

''پہلے ہی لمحہ اسکی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔''

شہید عذاب قبر سے محفوظ

وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے محفوظ کردیا جاتا ہے

قیامت کی ہولنا کی سے محفوظ

وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ

قیامت کی بڑی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے۔

میدان محشر میں شہید کے سر پر عزت ووقار کا تاج

وَيُوضَعُ عَلَى رَأْسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ اليَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

''اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا صرف ایک ہی یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے قیمتی ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شہید کی ۷۲ حوروں سے شادی

وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ إِنْسَانًا زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

''خوبصورت' بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔''

شہید کی ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں سفارش مقبول

وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ

''اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔''

ابن ماجه، الجهاد، باب فضل الشهادة فی سبیل الله (۲۷۹۹) وصحیح الترغیب (۱۳۷۵) وترمذی، فضائل الجهاد، باب فی ثواب الشهید (۱٦٦٣)

چھ کام اور جنت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی جماعت سے فرمایا:

((اُكْفُلُوْا لِي بِسِتٍّ اَكْفُلْ لَكُمُ الْجَنَّةَ))

''تم مجھے چھ چیزوں کی ضمانت دو میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں''

میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! وہ کون سی چیزیں ہیں۔۔؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(۱) اَلصَّلَاةُ — نماز کی ادائیگی

(۲) وَالزَّكَاةُ — زکواۃ ادا کرنا

(۳) وَالْاَمَانَةُ — امانت کی پاسداری کرنا

(٤) وَالْفَرْجُ — شرم گاہ کی حفاظت کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٥) وَالبَطْنُ — پیٹ

(٦) وَاللِّسَانُ — اور زبان

المعجم الاوسط للطبرانی (٥/ ٤٨٦)(٤٩٢٢)

مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر چھ حق ہیں۔

اِذَا لَقِيْتَهٗ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ — جب تو اسے ملے تو سلام کہہ

وَاِذَا دَعَاكَ فَأَجِبْهُ — اور جب وہ تجھے بلائے تو اس کے پاس جا

وَاِذَا اسْتَنْصَحَكَ فَانْصَحْهُ

اور جب وہ تجھ سے خیر خواہی طلب کرے تو اس کی خیر خواہی کر۔

وَاِذَا عَطَسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتْهُ

اور جب اسے چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو تو يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہہ۔

وَاِذَا مَرِضَ فَعُدْهُ — اور جب وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کر

وَاِذَا مَاتَ فَاتْبَعْهُ — اور جب وہ فوت ہو تو اس کے جنازے میں شریک ہو

مسلم، السلام، باب من حق المسلم للمسلم رد السلام (٦٥١)

مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا، وَأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّونَ))

مسلم، المساجد ومواضع الصلاۃ (٥٢٣)(٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”مجھے چھ چیزوں کے ساتھ انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے' مجھے جامع کلمات دیئے گئے ہیں اور رعب کے ذریعے سے میری مدد کی گئی ہے مال غنیمت کو میرے لیے حلال کیا گیا ہے، میرے لیے ہی تمام زمین پاک ،مطہر اور مسجد بنادی گئی ہے،اور مجھے تمام مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے اور میرے ساتھ نبوت کا اختتام ہو گیا ہے۔“

شوال کے مہینہ میں چھ روزے رکھنے کا اجر

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے راوی سے کہ جن کا نام عمر بن ثابت ہے یہ حدیث بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ أَتْبَعَهُ سِتًّا مِنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ))

”جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور پھر اس کے بعد شوال کے مہینہ میں چھ روزے بھی رکھے تو وہ ہمیشہ روزہ رکھنے والے کی مانند ہوگا۔“

[مسلم، الصیام ، باب استحباب صوم ستة ايام من شوال اتباع لرمضان(٢٧٥٨)]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو یہ پورے سال کے روزوں کی طرح ہوں گے کیوں کہ جس نے ایک نیکی کی اس کے لیے اس کی مثل دس گنا اجر ہوگا۔“

ابن ماجة ، الصيام ، باب صيام ستة ايام من شوال (١٧١٥) صحيح

رمضان کے روزوں کو دس سے ضرب دیا تو یہ دس ماہ کے روزے ہو گئے اور چھ روزوں کو دس سے ضرب دیا تو دو ماہ کے روزے ہو گئے گویا اس طرح پورے سال کے روزے رکھے گے۔

مسلمان کی غلطی فرشتہ چھ گھنٹے تک نہیں لکھتا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ صَاحِبَ الشِّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتَّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الْمُسْلِمِ الْمُخْطِئِ أَوْ الْمُسِيءِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللّٰهُ مِنْهَا أَلْقَاهَا وَإِلَّا كُتِبَتْ وَاحِدَةٌ))

"بیشک بائیں طرف والا فرشتہ خطا کار مسلمان بندے (کی غلطی لکھنے) سے چھ گھنٹے تک قلم روکے رکھتا ہے پھر اگر وہ نادم ہو کر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ گناہ فرشتہ نہیں لکھتا اگر معافی نہ مانگے تو صرف ایک ہی برائی لکھی جاتی ہے (اور دوسری مہلت اس غلطی کے لکھے جانے سے لے کر موت آنے تک ہے)"

المعجم الکبیر للطبرانی (۸/ ۸۵)(۷۷٦۵)

میں تمہارے بارے میں چھ باتوں سے ڈرتا ہوں

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ میں تمہارے بارے میں چھ باتوں سے ڈرتا ہوں

إِمَارَةَ السُّفَهَاءِ — بیوقوفوں کی حکومت سے

وَسَفْكَ الدَّمِ — خون ریزی سے

وَبَيْعَ الْحُكْمِ — حکم کی بیع سے

وَقَطِيعَةَ الرَّحِمِ — قطع رحمی سے

وَنَشْوَةً يَتَّخِذُونَ الْقُرْآنَ مَزَامِيرَ

نوجوانوں کا قرآن مجید کو گانے کے انداز میں پڑھنے سے

وَكَثْرَةِ الشُّرَطِ — اور پولیس کی کثرت سے

صحیح الجامع الصغیر وزیادته للالبانی (۲۱٤)

قیامت سے پہلے یہ چھ نشانیاں ظاہر ہوں گی

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیامت سے پہلے یہ (چھ) نشانیاں ظاہر ہوں گی۔

تَسْلِيْمُ الْخَاصَّة جان پہچان کے لوگوں کو سلام کرنا

وَنَشُو التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْاَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ

''تجارت کا عام ہونا حتی کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی''

وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ قطع رحمی

وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ جھوٹی گواہی دینا

وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ سچی گواہی کو چھپانا۔

وَظُهُوْرُ الْقَلَمِ قلم کا ظاہر ہونا

مسند احمد (۳۸۶۹)

چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو۔

طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

اَوِ الدُّخَانَ دھوئیں کا نکلنا

اَوِ الدَّجَّالَ دجال کا ظاہر ہونا

اَوِ الدَّآبَّةَ جانور کا نکلنا (جو کلام کرے گا)

اَوْ خَاصَّةَ اَحَدِكُمْ انفرادی عذاب

اَوْ اَمْرَ الْعَامَّةِ اجتماعی عذاب

مسلم، الفتن والشراط الساعة، باب بقية من احاديث الدجال (۷۳۹۷)

تم مجھ سے چھ باتوں پر بیعت کرو

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پاس صحابہ کرام کا ایک گروہ بیٹھا ہوا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: کہ تم مجھ سے (ان چھ باتوں پر) بیعت کرو۔

عَلیَ اَلاَّ تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا

کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرو گے۔

وَلاَ تَسْرِقُوْا چوری نہیں کرو گے۔

وَلاَ تَزْنُوْا زنا نہیں کرو گے۔

وَلاَ تَقْتُلُوْا اَوْلاَدَکُمْ (فقر کے ڈر سے) اپنی اولاد کو قتل نہیں کرو گے

وَلاَ تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ

''جان بوجھ کر کسی پر بہتان نہیں لگاؤ گے''

وَلاَ تَعْصُوا فِیْ مَعْرُوْفٍ اور شرعی احکام میں نافرمانی نہیں کرو گے۔

صحیح بخاری، الایمان، باب (۱۸)

مومن آدمی کو وفات کے بعد چھ چیزوں کا ثواب ملتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ مومن آدمی کو وفات کے بعد جن اعمال وحسنات کا ثواب ملتا رہتا ہے ان میں سے چھ یہ ہیں:

عِلْمًا عَلَّمَہٗ وَنَشَرَہٗ

وہ علم ہے جسے اس نے لوگوں کو سکھایا اور اس کی نشر واشاعت کی۔

وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَہٗ نیک اولاد جسے وہ اپنے پیچھے چھوڑ گیا

وَمُصْحَفًا وَرَّثَہٗ قرآن جسے دوسروں کو سکھا کر اس کا وارث بنا گیا

اَوْ مَسْجِدًا بَنَاہٗ اَوْ بَیْتًا لِابْنِ السَّبِیْلِ بَنَاہٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ مسجد یا مسافر خانہ جسے وہ تعمیر کرا گیا

أَوْ نَهْرًا أَجْرَاهُ   ایسی نہر جسے وہ جاری کرا گیا

أَوْ صَدَقَةً أَخْرَجَهَا مِنْ مَالِهِ فِيْ صِحَّتِهِ وَحَيَاتِهِ

''اور وہ صدقہ جسے وہ اپنی زندگی میں صحت وتندرستی کی حالت میں نکالتا رہا۔''

صحيح ابن ماجة، مقدمه، باب ثواب معلم الناس الخير (٢٤٢)

چھ راتیں ساٹھ سال کی رہبانیت سے بہتر

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک راہب اپنے گرجے میں ساٹھ سال تک چڑھا رہا، چنانچہ ایک عورت نے اس کے پہلو میں پڑاؤ ڈالا تو وہ اس کے پاس نیچے اتر آیا اور اس کے ساتھ چھ راتیں رہا، پھر اسے سخت ندامت ہوئی اور وہاں سے بھاگ کھڑا ہوا، پس وہ ایک مسجد میں آیا اور اس میں تین دن ٹھہرا رہا، کوئی چیز نہیں کھاتا تھا۔

پھر ایک روٹی لائی گئی، اس نے اسے دو حصوں میں توڑا، ایک حصہ اپنی دائیں جانب ایک مسکین کو دے دیا اور دوسرا حصہ اپنی بائیں جانب دوسرے مسکین کو دے دیا، پھر اللہ نے اسے فوت کر دیا۔ چنانچہ ساٹھ سالوں کو ترازو کے ایک پلڑے میں رکھ دیا اور چھ (گناہ والی) راتوں کو دوسرے پلڑے میں رکھ کر وزن کیا گیا تو راتوں کا وزن زیادہ ہو گیا، اس کے بعد

((فَوُزِنَ السِتُّ بَالرَّغِيْفِ فَرَجَحَ الرَّغِيْفُ))

''چھ راتوں کا روٹی کے ساتھ وزن کیا گیا تو روٹی والا پلڑا وزنی ہو گیا''

(مصنف ابن أبی شیبه :٣/ ١١٠، شعب الایمان للبیهقی :٣/ ٣٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سات سے سات تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّ الْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ﴾.

”اور اگر یوں ہو کہ زمین میں جتنے درخت ہیں (سب کے سب) قلم ہوں اور سمندر (کا تمام پانی) سیاہی ہو (اور) اس کے بعد سات سمندر اور (سیاہی ہو جائیں) تو اللہ کی باتیں (یعنی اس کی صفتیں) ختم نہ ہوں بیشک اللہ غالب حکمت والا ہے۔“

(لقمان:۱۷)

تمہیدی کلمات:

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں پر اللہ تعالیٰ نے سات کے عدد کے ساتھ کہیں احکام و مسائل بیان کیے ہیں تو کہیں قصص و عبرت کے مناظر اور کہیں پر آئندہ رو پذیر ہونے والے واقعات کی طرف نشاندہی کی ہے اس طرح افہام و تفہیم کا یہ اچھوتا انداز ہے کہ کسی چیز کو شمار کر کے بیان کیا جائے آج ہم اپنے خطبہ میں سات کے عدد کے ذکر کریں گے۔

زمین و آسمان سات ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَ الْاَرْضُ وَ مَنْ فِیْهِنَّ وَ اِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَ لٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا﴾.

''ساتوں آسمان اور زمین اور جو لوگ ان میں ہیں سب اُسی کی تسبیح کرتے ہیں اور (مخلوقات میں سے) کوئی چیز نہیں مگر اُس کی تعریف کیساتھ تسبیح کرتی ہے لیکن تم اُن کی تسبیح کو نہیں سمجھتے بیشک وہ بُردبار (اور) غفار ہے۔'' (بنی اسرائیل:۴۴)

﴿وَ بَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا شِدَادًا﴾(النبأ:۱)

''اور تمہارے اوپر سات مضبوط (آسمان) بنائے۔''

﴿اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا﴾. (نوح:۱۵)

''کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے سات آسمان کیسے اوپر تلے بنائے ہیں۔''

سات زمینیں اور سات آسمان ہیں ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان کا سفر پانچ سو سال کی مسافت کا ہے اور ہر آسمان کی موٹائی پانچ سو سال کی ہے ان کی لمبائی اور چوڑائی کا حساب و کتاب ناممکن ہے، جہنم کے دروازے سات ہیں۔

ارشاد ہوتا ہے:

﴿لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ﴾. (الحجر:٤٤)

''اس کے سات دروازے ہیں ہر ایک دروازے کے لئے ان میں جماعتیں تقسیم کر دی گئی ہیں۔''

جہنم کی ہولناکیوں سے ہمیشہ پناہ مانگو کیونکہ جہنم میں ایک کافر کی داڑھ بھی احد پہاڑ کے برابر ہوگی اور اس پر جہنم کا عذاب ہمیشہ ہوگا اللہ ہمیں اس سے محفوظ رکھے۔

چند سات چیزیں

قرآن مجید اور احادیث میں بہت سی چیزوں کو سات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے چند ایک بطور مثال یہاں ذکر کرتے ہیں۔

سورۃ فاتحہ کو سبع مثانی کہا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَ لَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ﴾. (الحجر:٨٧)

''اور ہم نے تمہیں سات (آیتیں) جو (نماز میں) دہرا کر پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۃ الحمد) اور عظمت والا قرآن عطا فرمایا ہے۔''

اصحاب کہف سات ہیں۔

﴿سَيَقُوْلُوْنَ ثَلٰثَةٌ رَّابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَ يَقُوْلُوْنَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجْمًا بِالْغَيْبِ وَ يَقُوْلُوْنَ سَبْعَةٌ وَّ ثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ﴾. (الکهف:٢٢)

''(بعض لوگ) اٹکل پچو کہیں گے کہ وہ تین تھے (اور) چوتھا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہیں گے کہ وہ پانچ تھے اور چھٹا ان کا کتا تھا اور (بعض) کہیں گے کہ وہ سات تھے اور آٹھواں ان کا کتا تھا۔''

عزیز مصر کا خواب

﴿يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ اَفْتِنَا فِيْ سَبْعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ يَّاْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَّ سَبْعِ سُنْۢبُلٰتٍ خُضْرٍ وَّ اُخَرَ يٰبِسٰتٍ﴾. (یوسف:٤٦)

''(غرض وہ یوسف کے پاس آیا اور کہنے لگا) یوسف اے بڑے سچے (یوسف) ہمیں (اس خواب کی تعبیر) بتایئے کہ سات موٹی گایوں کو سات دبلی گائیں کھا رہی ہیں اور سات خوشے سبز ہیں اور سات سوکھے۔''

طواف کے سات چکر ہیں۔

صفا مروہ کے چکر بھی سات ہیں۔

رمی جمرات بھی سات ہیں۔

قرآن مجید کی منزلیں بھی سات ہیں۔

ہفتہ کے دن بھی سات ہیں۔

دوسروں کی زمین پر قبضہ کرنے والے کو ساتوں زمین کا طوق

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

«مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طُوِّقَهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِينَ» .

'''جو شخص زمین سے کچھ حصہ کسی سے چھین لے وہ حصہ ساتوں زمینوں تک اس کے گلے میں ڈالا جائے گا۔''

صحيح البخاری، المظالم، باب إثم من ظلم شيئا من الأرض (٢٤٥٢)

آرویٰ نامی ایک عورت نے سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر مروان بن الحکم الاموی کی عدالت میں میں جھوٹا دعویٰ کر دیا کہ انھوں نے میری زمین پر قبضہ کرلیا ہے۔ عدالت میں سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مذکورہ حدیث سنا کر فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَتْ كَاذِبَةً فَعَمِّ بَصَرَهَا وَاقْتُلْهَا فِيْ أَرْضِهَا))

''اے میرے اللہ! اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اسے اندھا کر دے اور اسے اس کی زمین میں ہلاک کر۔''

راویٔ حدیث (عروہ) کہتے ہیں کہ:

((فَمَا مَاتَتْ حَتّٰى ذَهَبَ بَصَرُهَا، ثُمَّ بَيْنَا هِيَ تَمْشِي فِي أَرْضِهَا، إِذْ وَقَعَتْ فِي حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ))

وہ عورت مرنے سے پہلے اندھی ہوگئی اور پھر وہ ایک دن اپنی زمین پر چل رہی تھی کہ ایک گڑھے (کنویں) میں گر کر مرگئی۔

صحيح مسلم، الطلاق، باب تحريم الظلم وغصب الأزض وغيرها(١٦١٠)

سات مرتبہ موسیٰ علیہ السلام اس کو پڑھتے

حضرت حسن صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ انھوں نے بیان کیا کہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ حدیث نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم سے کئی مرتبہ سنی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے کئی مرتبہ سنی؟

ہم نے عرض کیا کیوں نہیں، انھوں نے بیان کیا جو شخص صبح و شام کے وقت کہے:

«اللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَنِي ، وَأَنْتَ تَهْدِينِي ، وَأَنْتَ تُطْعِمُنِي ، وَأَنْتَ تَسْقِينِي ، وَأَنْتَ تُمِيتُنِي ، وَأَنْتَ تُحْيِينِي» .

''اے اللہ! تو نے مجھے پیدا کیا، تو نے مجھے ہدایت کی اور تو ہی مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے اور تو ہی موت دے گا اور تو نے مجھے زندگی عطا کر رکھی ہے۔''

پھر وہ اللہ تعالیٰ سے جو چیز بھی مانگے گا وہ اس کو عطا فرمائیں گے۔ راوی حدیث کہتے ہیں میری ملاقات عبداللہ بن سلام سے ہوئی تو میں نے ان سے کہا کیا میں آپ کو وہ حدیث نہ بتلاؤں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی دفعہ، ابوبکر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ اور عمر رضی اللہ عنہ سے کئی دفعہ سنی۔ انھوں نے کہا کیوں نہیں تو میں نے ان کے سامنے مذکورہ حدیث بیان کی تو انھوں نے فرمایا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہی کلمات اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائے تھے وہ انھیں سات دفعہ پڑھ کر دعا کرتے تو وہ جو چیز بھی مانگتے اللہ تعالیٰ اسے عطا کر دیتے۔

مجمع الزوائد ، الأذكار ، باب ما يقول إذا أصبح وإذا أمسى: ١٠/ ١١٨ ، حسن

دیہاتی نے ہاتھوں پر سات باتیں شمار کر لیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے خیر کی کوئی بات سکھائیے! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ تھام لیا اور فرمایا کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر انھیں شمار کیا پھر چلا گیا کچھ غور کے بعد واپس آیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکراتے ہوئے فرمانے لگے اس بیچارے نے کچھ سوچا ہے وہ حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا اے اللہ کے رسول!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ .

یہ سب کلمات تو اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں میرے لیے کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے بدو!

۱۔ جب تو سبحان الله کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔

۲۔ جب تو الحمدلله کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔

۳۔ اور جب تو لا اله الاالله کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔

۴۔ اور جب تو الله اکبر کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تو نے سچ کہا۔

۵۔ اور جب تو اللھم اغفر لی (اے اللہ! مجھے معاف فرما دیجیے! کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کر دیا۔

۶۔ اور جب تو اللھم ارحمنی (اے اللہ! مجھ پر رحم فرما) تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کر دیا۔

۷۔ اور جب تو اللھم ارزقنی (اے اللہ مجھے رزق عطا فرما) کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میں نے کر دیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دیہاتی نے اپنے ہاتھ پر ان سات باتوں کو گنا اور چلا گیا۔

الأحاديث المختارة مسند انس بن مالك :١٦١٣ ، الترغيب والترهيب ٢/ ٤٣١ ، صحيح

بیمار کو یہ دم سات مرتبہ کرنے سے شفا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص ایسے مریض کی عیادت کرے جس کی موت کا وقت نہ آیا ہوا ہو اور وہ اسے دم سات مرتبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت عطا فرما دیتے ہیں۔ وہ دم یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«أَسْأَلُ اللّٰهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَن يَّشْفِيكَ»

”میں عظمت والے اللہ عرش عظیم کے رب سے سوال کرتا ہوں کہ وہ اسے شفا عطا فرمائے۔“

ابوداود، الجنائز، باب الدعاء للمرض عند العيادة (٣١٠٤)، صحيح

سات ہلاک کرنے والی چیزیں ایک سود ہے

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوبِقَاتِ قَالُوا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَاهُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلُ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبٰوا وَاَكْلُ مَالِ الْيَتِيْمِ وَالتَّوَلِّي يَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ الْغَافِلَاتِ))

”سات ہلاک کرنے والی چیزوں سے بچو: لوگوں نے کہا حضرت وہ کیا چیزیں ہیں: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ① اللہ کے ساتھ شرک کرنا، ② جادو کرنا، ③ کسی کو ناحق قتل کرنا، ④ سود کھانا، ⑤ یتیم کا مال کھانا، ⑥ لڑائی (یعنی میدانِ جنگ) سے بھاگ جانا، ⑦ پاکباز مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔“

صحيح بخاری، الوصايه، باب وقوله تعالى ﴿ان الذين ياكلون اموال--الخ (٢٦١٥، ٦٤٦٥) وصحيح مسلم (٨٩)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ».

”سود کے تہتر درجے ہیں سب سے کم تر درجہ اس گناہ کی مثل ہے کہ کوئی آدمی اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرے۔“

ابن ماجه، البيوع، ٢٢٧٥، صحيح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ نے فرمایا:

دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ مِنْ سِتٍّ وَّثَلَاثِيْنَ زِنْيَةً .

''سود کا ایک درہم جسے جانتے ہوئے آدمی کھالے چھتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے بھی برا ہے۔''

صحیح الجامع الصغیر :۳۳۷۵، والصحیحة: ۱۰۳۳۔

سات عجوہ کھجوروں کی برکت

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلَا سِحْرٌ

''جو آدمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن کوئی زہر اور جادو اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا۔''

بخاري، الاطعمة، باب العجوة(٥٤٤٥)ومسلم(٢٠٤٧)

بچے سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا کہو

سیدنا عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مُرُوْا اَوْلَادَكُمْ بِالصَّلَاةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ ، وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشْرِ سِنِيْنَ ، وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ))

''اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا حکم دو، اور جب دس سال کے ہوجائیں (اور نہ پڑھیں) تو انہیں اس پر مارو اور انکے بستر جدا جدا کردو۔''

سنن ابو داود ، الصلاة ، باب متى يومر الغلام بالصلاة (٤٩٥)، مسند احمد(٢/ ١٨٧)حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حکیم لقمان اپنے بیٹے کو نصیحت فرماتے ہیں:

﴿يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ﴾ [لقمان: ١٧]

''اے میرے پیارے بیٹے! نماز کی پابندی کرو''

سات سال کی عمر شعور کی عمر شروع ہو جاتی ہے اس لیے اس عمر میں وقت کی قدر اور اپنے آپ کو اچھے کاموں کی عادات ڈال لینی چاہئے' جیسا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سات سال کی عمر میں قرآن مجید حفظ کر لیا تھا اور دس سال کی عمر میں مؤطا امام مالک مجھے زبانی یاد تھی۔

[طبقات الحفاظ للسيوطي (ص: ١٥٤)]

جناب سہل بن عبداللہ تستری حفظہ اللہ کا بیان کہ میں نے چھ یا سات سال کی عمر میں مکتب جا کر اساتذہ سے قرآن مجید پڑھا اور اسے حفظ بھی کر لیا تھا۔

[احياء العلوم، غزالی (٣/ ٧٢)]

سات سایہ عرش پانے والے خوش نصیب

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا: سات آدمی جنہیں اللہ عرش کا سایہ عطاء فرمائے گا۔

((اِمَامٌ عَادِلٌ)) عادل حکمران

((وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ))

''وہ نوجوان جس نے جوانی اللہ کی عبادت میں گزار دی''

((وَرَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ))

''اور وہ آدمی جس کا دل مسجد میں لگا رہتا ہے''

((وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَتَفَرَّقَا عَلَيْهِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اور وہ دو آدمی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھی اسی بنیاد پر ملے اور اسی پر جدا ہوئے“

((وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَجَمَالٍ فَقَالَ أَخَافُ اللّٰهِ))

”اور وہ آدمی جس کو حسب ونسب والی اور خوبصورت عورت نے برائی کی دعوت دی لیکن اس نے کہا میں اللہ سے ڈرتا ہوں“

((وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاَخْفَاهَا حَتّٰى لاَ تَعْلَمَ شِمَالُهٗ مَا تُنْفِقُ يَمِيْنُه))

”اور وہ آدمی جو اس قدر پوشیدہ طور پر صدقہ کرتا ہے حتی کہ بائیں ہاتھ کو پتہ بھی نہیں چلتا کہ دائیں نے کیا خرچ کیا ہے۔“

((وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ))

”اور وہ آدمی جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا اور اس کی آنکھیں رو دیں“

[بخاری، الزکاۃ، باب الصدقة باليمين (١٤٢٣)]

ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرو

عقیقہ ایسے جانور کو کہتے ہیں جو نومولود کی پیدائش کے ساتوں روز ذبح کیا جائے بچے کی طرف سے عقیقہ کرنا والدین کے لیے ضروری ہے کیونکہ اللہ کے نبی ﷺ نے عقیقہ کرنے کا حکم دیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے گندگی دور کرو۔“

[صحيح البخاری، العقيقة، (٥٤٧١)]

سیدنا ابو بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَ لَطَخَ رَأْسَهٗ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْاِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً وَ نَحْلِقُ رَأْسَهٗ وَنُلَطِّخُهٗ بِزَعْفَرَانٍ))

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جاہلیت کے دور میں ہمارے کسی کے ہاں کوئی لڑکا پیدا ہوتا تو وہ اس کے طرف سے ایک بکری ذبح کرتا اور اس کے سر پر اس بکری کا خون لگا دیتا، جب اللہ تعالی نے اسلام کی نعمت سے نوازا تو ہم ایک بکری ذبح کرتے اور اس کے سر کو مونڈھتے اور اس کے سر پر زعفران لگاتے۔“

[ابوداود، الضحایا ، باب فی العقیقة صحیح]

سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلْـغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيقَتِهٖ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَ يُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَأْسُهٗ))

”بچہ اپنے عقیقہ کے بدلے گروی ہے اس کی طرف سے ساتویں دن ذبح کیا جائے (یعنی بھیڑ یا بکری) اور اس کا نام رکھا جائے اور اس کا سر مونڈھا جائے۔“

[الترمذی، الاضاحی ، باب ما جاء فی العقیقة(۱۵۲۲) صحیح]

البتہ ایک وہ روایت جسے شیخ الالبانی رحمہ اللہ نے بیان فرمایا:

﴿اَلْعَقِيقَةُ تُذْبَحُ لِسَبْعٍ اَوْ لِاَرْبَعِ عَشَرَةَ اَوْ لِاِحْدَى وَ عِشْرِيْنَ﴾

”عقیقہ کا جانور ساتویں دن ذبح کیا یا چودھویں یا اکیسویں دن ذبح کیا جائے۔“

(طبرانی فی الصغیر(۷۲۳)

اکثر علماء نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے مگر شیخ البانی رحمہ اللہ نے اسکو صحیح جامع الصغیر (۴۱۳۲) میں صحیح قرار دیا ہے۔

ساتویں روز کے بعد عقیقہ یا صدقہ ۔؟ جب بھی عقیقہ کیا جائے تو عقیقہ ہی ہوگا عام صدقہ نہیں ہوگا مذکورہ حدیث میں ذکر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چالیس سال کے بعد اپنا عقیقہ کیا اس کے باوجود اس پر صدقہ کا لفظ استعمال نہیں ہوا بلکہ عقیقہ کا لفظ ہی استعمال ہوا ہے۔

سات چیزیں اپناؤ، سات چیزیں چھوڑ دو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابوعمارہ براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کے کرنے کا حکم دیا اور سات چیزوں سے منع فرمایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا:

بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ	مریض کی عیادت کرنے کا
وَاتِّبَاعِ الْجِنَازَةِ	نماز جنازہ پڑھنے کا
وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ	چھینک کا جواب دینے کا
وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ	قسم اٹھانے والے کی قسم کو پورا کرنے کا
وَنَصْرِ الْمَظْلُومِ	مظلوم کی مدد کرنے کا
وَإِجَابَةِ الدَّاعِي	دعوت کرنے والے کی دعوت قبول کرنے کا
وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ	اور سلام کو پھیلانے کا

اور ہمیں سات چیزوں سے منع فرمایا

عَنْ خَوَاتِيمَ أَوْ تَخَتُّمٍ بِالذَّهَبِ	سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے
وَعَنْ شُرْبٍ بِالْفِضَّةِ	چاندی کے برتنوں میں (کھانے) پینے سے
وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ	سرخ ریشمی گدوں کے استعمال سے
وَعَنِ الْقَسِّيِّ	اور قسی (علاقہ) کے کپڑے پہننے سے
وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ	حریر ریشم پہننے سے۔
وَالْإِسْتَبْرَقِ	استبرق ریشم پہننے سے۔
وَالدِّيبَاجِ	اور دیباج ریشم کے پہننے سے۔

بخاری» الجنائز» باب الامر باتباع الجنائز (۱۲۳۹) ومسلم» اللباس (۲۰۶۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک کے بدلے میں سات سو

ابومسعود t بیان کرتے ہیں کہ:

((جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))

(مسلم، الإمارة، باب فضل الصدقة فی سبيل الله وتضعيفها: ٤٨٩٧)

''ایک شخص رسول اللہ ﷺ کے پاس لگام لگی اونٹنی لایا اور کہا یہ جہاد کے لیے قبول کر لیجیے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس اونٹنی کے بدلے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمھیں سات سو اونٹنیاں عطا فرمائے گا جو سب لگام والی ہوں گی۔''

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو سات نصیحتیں

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا ہے:

''مسکینوں سے محبت رکھنے اور ان کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے کا اور دنیوی امور میں اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو دیکھنے کا اور اپنے سے بڑھے ہوؤں کو نہ دیکھنے کا اور صلہ رحمی کرتے رہنے کا گو دوسرے نہ کرتے ہوں' اور کسی سے کچھ بھی نہ مانگنے کا' اور حق بات بیان کرنے کا گو وہ سب کو کڑوی لگے اور دین کے معاملات میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنے کا اور بکثرت لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنے کا' کیونکہ یہ کلمہ عرش کے نیچے کا خزانہ ہے۔''

المعجم الأوسط، ٥٦٣٥ ;مجمع الزوائد، ١٠/ ٢٦٣، احمد، ٥/ ١٥٩ والسلسلة الصحيحة، ٢١٦٦)

سات قسم کے لوگ شہید ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: راہ فی سبیل اللہ میں شہید ہونے والوں کے علاوہ بھی سات قسم کے لوگ شہید ہیں

اَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ طاعون میں ہلاک ہونے والا شہید ہے۔

وَالْغَرِقُ شَهِيْدٌ ڈوب کر مرنے والا شہید ہے۔

وَصَاحِبُ ذَاتِ الْجَنْبِ شَهِيْدٌ پہلو کے درد سے مرنے والا شہید ہے۔

وَالْمَبْطُوْنُ شَهِيْدٌ پیٹ کی بیماری میں ہلاک ہونے والا شہید ہے

وَصَاحِبُ الْحَرِيْقِ شَهِيْدٌ جل کر مرنے والا شہید ہے۔

وَالَّذِیْ تَمُوْتُ تَحْتَ الْهَدْمِ شَهِيْدٌ

''دیوار کے نیچے دب کر مرنے والا شہید ہے''

وَالْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهِيْدٌ

''دوران حمل فوت ہونے والی عورت شہید ہے''

(ابو داؤد، الجنائز، باب فی فضل من مات بالطاعون ۳۱۱۱۔ وبخاری ۲۸۲۹)

کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے

جناب نافع صلی اللہ علیہ وسلم روایت کرتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتے تھے جب تک کوئی مسکین شخص ان کے ساتھ کھانے میں نہیں شریک ہوتا تھا۔ایک روز میں ایک مسکین کو بلا کر لایا۔ وہ ان کے ساتھ کھانے لگا اور اس نے بہت کھایا۔سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنے خادم (نافع) سے کہا اب اس کو میرے پاس نہ لانا کیوں کہ میں نے نبی رضی اللہ عنہم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا:

((إِنَّ الْمُؤْمِنَ يَأْكُلُ فِى مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرَ يَأْكُلُ فِى سَبْعَةِ أَمْعَاءٍ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے۔'' (یعنی خوب پیٹ بھر کے کھانا کھاتا ہے۔)

بخاری، الاطعمہ، باب المومن یاکل فی معی واحد......(۵۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آٹھ سے آٹھ تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ﴾ . (الحاقة:١٧)

''اور فرشتے اس کے کناروں پر (اتر آئیں گے) اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعہ میں ہم ۸ کے عدد پر بات کریں گے اور وہ مسائل و واقعات شریعت نے اس عدد کے ساتھ ہم تک پہنچائے ہیں ان کا ذکر کریں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

اللہ کے عرش کو اٹھانے والے آٹھ فرشتے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْمَلَكُ عَلٰى اَرْجَائِهَا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةٌ﴾ . (الحاقة:١٧)

''اور فرشتے اس کے کناروں پر (اتر آئیں گے) اور تمہارے پروردگار کے عرش کو اس روز آٹھ فرشتے اپنے سروں پر اٹھائے ہوں گے۔''

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أُذِنَ لِـى أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ ،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِنَّ مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِهِ إِلَى عَاتِقِهِ مَسِيرَةُ سَبْعِ مِائَةِ عَامٍ

”مجھے اجازت دی گئی ہے کہ میں اللہ کے فرشتوں میں سے جو اللہ کا عرش اٹھانے والے ہیں ان میں سے ایک کا ذکر کروں' اس کے کان کی لو سے کندھے تک کا فاصلہ اتنا طویل ہے جتنی سات سو سال کی مسافت ہوتی ہے“

ابو داؤد، السنة، باب فی الجهمية (٤٧٢٧) صحيح

آٹھ جانور (حلال) اور قربانی والے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمِنَ الأَنْعَامِ حَمُولَةً وَفَرْشاً كُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ، ثَمَانِيَةَ أَزْوَاجٍ مِّنَ الضَّأْنِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْمَعْزِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الأُنثَيَيْنِ نَبِّؤُونِي بِعِلْمٍ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ، وَمِنَ الإِبْلِ اثْنَيْنِ وَمِنَ الْبَقَرِ اثْنَيْنِ قُلْ آلذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ أَمِ الأُنثَيَيْنِ أَمَّا اشْتَمَلَتْ عَلَيْهِ أَرْحَامُ الأُنثَيَيْنِ أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ وَصَّاكُمُ اللّهُ بِهَذَا فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّهِ كَذِباً لِيُضِلَّ النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ إِنَّ اللّهَ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ﴾

اور انعام (چوپایوں) میں سے بوجھ اٹھانے والے اور کچھ زمین سے لگے ہوئے۔ کھاؤ اس میں سے جو اللہ نے تمھیں رزق دیا اور شیطان کے قدموں کے پیچھے نہ چلو، یقیناً وہ تمھارا کھلا دشمن ہے۔ آٹھ اقسام، بھیڑ میں سے دو اور بکری میں سے دو، کہہ دیجئے! کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جس پر دونوں ماداؤں کے رحم لپٹے ہوئے ہیں؟ مجھے کسی علم کے ساتھ بتاؤ، اگر تم سچے ہو۔ اور اونٹوں میں سے دو اور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

گائیوں میں سے دو، کہہ دیجئے! کیا اس نے دونوں نر حرام کیے یا دونوں مادہ یا وہ جس پر دونوں ماداؤں کے رحم لپٹے ہوئے ہیں؟۔۔الخ (الانعام: ۱٤٤۔۱٤۲))

اس آیت مبارکہ میں آٹھ قسم کے حلال جانوروں کا ذکر ہوا ہے نیز ان آٹھ جانوروں (بکری نر و مادہ، بھیڑ نر و مادہ، اونٹ نر و مادہ، گائے نر و مادہ) کے علاوہ دیگر حلال جانور (پالتو ہوں یا غیر پالتو) کی قربانی کتاب وسنت سے ثابت نہیں۔ لہٰذا قربانی ان جانوروں کی دی جائے جن کی قربانی رسول اللہ ﷺ کے قول وعمل وتقریر سے ثابت ہے۔

قوم عاد پر آٹھ دن مسلسل عذاب آیا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمَانِيَةَ اَيَّامٍ حُسُومًا فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَى كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ﴾ . (الحاقة:۷)

''اللہ نے عاد کو سات رات اور آٹھ دن لگاتار ان پر چلائے رکھا تو (اے مخاطب!) تو لوگوں کو اس میں (اس طرح) ڈھئے (اور مرے) پڑے دیکھے جیسے کھجوروں کے کھوکھلے تنے۔''

جنت کے آٹھ دروازے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«فِی الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ فِيهَا بَابٌ يُسَمَّى الرَّيَّانَ لَا يَدْخُلُهُ إِلَّا الصَّائِمُونَ» .

''جنت میں آٹھ دروازے ہیں جن میں سے ایک کا نام ریان ہے جس میں سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح البخاری، بدء الخلق، باب صفة أبواب الجنة(٣٢٥٧)

جنت کے دروازوں کی چوڑائی بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا:

«وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهِ، إِنَّ مَا بَیْنَ الْمِصْرَاعَیْنِ مِنْ مَصَارِیعِ الْجَنَّةِ لَکَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَهَجَرٍ، أَوْ کَمَا بَیْنَ مَکَّةَ وَبُصْرَی».

''اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت کی چوکٹ کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا مکہ اور ہجر (بحرین کے شہر کا نام) کے درمیان ہے یا جتنا مکہ اور بصری (شام کا شہر) کے درمیان ہے۔''

صحیح مسلم، الإیمان، باب أدنی أهل الجنة منزلة فیها(١٩٤)

نوٹ: مکہ اور ہجر کا درمیانی فاصلہ ۱۱۶۰ کلو اور مکہ اور بصری کا درمیانی فاصلہ ۱۲۵۰ کلومیٹر ہے۔یعنی جنت کے دروازوں کی چوڑائی ساڑھے بارہ سو کلومیٹر کے برابر ہے۔

جنت کے آٹھوں دروازوں سے داخل ہونے کی اجازت مگر کون......؟

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَیْنِ مِنْ شَیْءٍ مِنَ الأَشْیَاءِ فِی سَبِیلِ اللَّهِ، دُعِیَ مِنْ أَبْوَابِ، یَعْنِی الجَنَّةَ، یَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَیْرٌ، فَمَنْ کَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ، وَمَنْ کَانَ مِنْ أَهْلِ الجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الجِهَادِ، وَمَنْ کَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ، وَمَنْ کَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصِّیَامِ، وَبَابِ الرَّیَّانِ))

''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑ اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا،اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جو شخص نماز ہوگا اسے باب الصلوۃ سے پکارا جائے گا، جو مجاہد ہوگا اسے باب الجہاد سے پکارا جائے گا، جو اہل صدقہ میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے ہوگا اسے باب الصدقہ سے پکارا جائے گا، جو روزے دار ہوگا اسے باب الریان سے پکارا جائے گا۔''

ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''ویسے ضروری تو نہیں کہ کسی کو ان سب دروازوں سے بلایا جائے، پھر بھی کیا کسی کو ان تمام دروازوں سے دعوت دی جائے گی؟

((قَالَ: نَعَمْ ، وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ يَا أَبَا بَكْر))

آپ نے فرمایا: ''ہاں میں امید کرتا ہوں کہ آپ انہیں میں ہوں گے۔''

صحيح بخارى ، الفضائل اصحاب النبى e ، باب قول النبى e...... (٣٦٦٦) ومسلم (٢٣٧١) ونسائى (٢٤٣٩)

اچھی طرح وضو کرنے والے آٹھوں دروازوں سے جانے کا حق رکھتا ہے۔

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ يَتَوَضَّأُ فَيُبْلِغُ أَوْ فَيُسْبِغُ الْوَضُوءَ ثُمَّ يَقُولُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللَّهِ وَ رَسُولُهُ إِلَّا فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةُ يَدْخُلُ مِنْ أَيِّهَا شَاءَ »

''تم میں سے جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر کہے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُاللَّهِ وَ رَسُولُهُ

(یعنی میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہ نہیں اور محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں) اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

صحيح مسلم ، الطهارة ، باب الذكر المستحب عقب الوضوء ، رقم (٢٣٤)]

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں بھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر یہ کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اللَّهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ))

''تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے کہ وہ جس سے چاہے داخل ہو جائے۔''

مسلم، الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء (۲۳٤)

صفات حسنہ والی خاتون کو بھی اعزاز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ان چار کاموں کی پابندی کرنے والی عورت جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے گی۔

اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا

جب عورت پانچ نمازیں ادا کرے۔

وَصَامَتْ شَهْرَهَا

اور ماہ رمضان کے روزے رکھے۔

وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا

اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے۔

وَأَطَاعَتْ بَعْلَهَا

اور اپنے شوہر کی فرمانبرداری کرے۔

صحیح الجامع الصغیر (۷۷۰) وابن حبان (٤١٦٣) حسن

اس حدیث میں چار اعمال کرنے والی خواتین کے لیے جنت کے آٹھواں دروازوں سے داخلے کی اجازت کا بیان ہے۔ وہ اعمال یہ ہے:

ا......نماز کی پابندی

اور قرآن مجید میں خواتین کو خصوصی نماز کی تلقین کا حکم ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ﴾ . (طه:١٣٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’اور اپنے گھر والوں (بیویوں) کو نماز کا حکم دو۔‘‘

مومن خواتین کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان کرتے ہوئے فرمایا:

﴿وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ﴾ .

(الأحزاب: ٣٣)

’’اور نماز پڑھتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرتی رہو۔‘‘

۲......رمضان کے روزے

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! دنیا کی خاتون افضل یا جنت کی حور؟ تو آپ رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا:

«بَلْ نِسَاءُ الدُّنْيَا أَفْضَلُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ كَفَضْلِ الظَّهَارَةِ عَلَى الْبِطَانَةِ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ بِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: بِصَلَاتِهِنَّ وَصِيَامِهِنَّ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ» .

’’دنیا کی خاتون کو جنت کی حور پر وہی فضیلت حاصل ہوگی جو ابرے (باہر والے کپڑے) کو استر (اندر والے کپڑے) پر حاصل ہوتی ہے۔‘‘ میں نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے رسول! اس کی کیا وجہ ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا: ’’ان کی نمازیں، روزے اور دوسری عبادتیں، جو انھوں نے اللہ عزوجل کے لیے کیں۔‘‘

۳......عزت وعفت کی حفاظت

مومنہ خاتون کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی کہ وہ

﴿حَافِظَاتٌ لِّلْغَيْبِ﴾ [النساء: ٣٤]

’’حفاظت کرتیں ہیں (اپنی عزت اور خاوندوں کے مال کی) اس کی غیر موجودگی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں‘‘

۴......شوہر کی تابعداری

مومنہ خاتون کی صفت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی:

﴿ فَالصَّالِحَاتُ قَانِتَاتٌ ﴾ [النساء:٣٤]

’’پس نیک اور شوہروں کی فرمانبردار‘‘

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا:

((أَيُّ النِّسَاءِ خَيْرٌ))

’’کون سی عورت سب سے بہتر ہے..؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلَّتِي تَسُرُّهُ أَذَا نَظَرَ وَتُطِيعُهُ أَذَا أَمَرَ وَلَا تُخَالِفُهُ فِي نَفْسِهَا وَمَا لِهَا بِمَا يَكْرَهُ))

’’ایسی عورت کہ جب اس کی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے جب وہ اسے کسی کام کا حکم دے تو وہ اس کی اطاعت کرے‘ اس کی جان و مال کے حوالے سے اس کا شوہر جس چیز کو ناپسند کرتا ہو اس میں اس کی مخالفت نہ کرے۔‘‘

سنن نسائی، النکاح، باب ای النساء خیر (٣٢٣١) وصحیح الجامع الصغیر (٣٢٩٨) والصحیحه (١٨٣٨) ومسند أحمد (٩٣٠٤)

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نِسَاؤُكُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْوَدُودُ الْوَلُودُ الْعَئُودُ الَّتِي إِذَا ظُلِمَتْ، قَالَتْ هَذِهِ يَدِي فِي يَدِكَ لَا أَذُوقُ غَمْضًا حَتَّى تَرْضَى» .

’’جنتی عورتوں میں سے وہ عورت بھی ہے جو محبت کرنے والی، زیادہ بچے جننے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والی ، ہمدرد (جس پر ظلم کیا جائے (اس کے باوجود وہ اپنے شوہر کو) کہے میرا ہاتھ تیرے ہاتھ میں ہے، میں اس وقت سوؤں گی نہیں یہاں تک کہ تو راضی نہ ہو جائے۔"

السلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانی (٢٨٧)، صحيح وضعيف الجامع الصغير ، رقم (٤٣٦٩)]

تین نابالغ بچوں کی وفات پر صبر کرنے والا شخص

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهُ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ، إِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ ، مِنْ أَيِّهَا شَاءَ دَخَلَ»

"جس مسلمان کے تین نابالغ بچے فوت ہو جائیں (اور وہ صبر کرے) تو وہ بچے اسے جنت کے آٹھوں دروازوں پر ملیں گے جس دروازے سے چاہے گا داخل ہو جائے گا۔"

سنن ابن ماجه ، الجنائز ، باب ماجاء فی ثواب من أصيب بولده (١٦٠٤)

یہ تو اس مرد کے لیے ہے جس کے تین بچے فوت ہو جائیں لیکن وہ عورت جس کے تین بچے فوت ہوئے عورت کے لیے بھی اللہ تعالیٰ نے جنت کا وعدہ کیا ہے

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ كَانَ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللَّهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ» .

"جس کی تین بیٹیاں یا تین بہنیں ہوں یا دو بیٹیاں یا دو بہنیں ہوں اور وہ انکے ساتھ اچھا سلوک کرے اور ان کے حقوق ادا کرنے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اس کے لیے جنت ہے۔"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الترمذی، البر والصلة، باب ما جاء فی النفقة علی البنات والأخوات (۱۹۱٦)

ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَالَ ثَلَاثَ بَنَاتٍ فَأَدَّبَهُنَّ وَزَوَّجَهُنَّ وَأَحْسَنَ إِلَيْهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ».

''جس نے تین بیٹیوں کی پرورش کی انھیں ادب سکھایا ان کی شادیاں کیں اور ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔''

ابو داود، الأدب، باب فی فضل من عال یتیما (٥١٤٧) صحیح

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ».

''جس شخص کو بچیوں کی وجہ سے کسی آزمائش میں مبتلا کیا گیا تو بچیاں اس کے لیے جہنم سے بچاؤ کے لیے آڑ بن جائیں گی۔''

بخاری، الزکاۃ، باب اتقوا النار ولو بشق تمرة (١٤١٨)

جوڑا خرچ کرنے والا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ مِنْ شَيْءٍ مِنَ الْأَشْيَاءِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، دُعِيَ مِنْ أَبْوَابٍ، يَعْنِي الْجَنَّةَ وَلِلْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ أَبْوَابٍ».

''جس شخص نے کسی چیز کا جوڑا (یعنی دو کپڑے، دو گھوڑے وغیرہ) اللہ کی راہ میں خرچ کیا تو اسے (جنت میں داخلے کے لیے) جنت کے تمام دروازوں سے بلایا جائے گا۔ اور جنت کے آٹھ دروازے ہیں۔''

صحیح البخاری، المناقب، باب قول النبی لو کنت متخذا خلیلا :٣٦٦٦۔

حدیث قدسی ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((اَنْفِقْ يَا ابْنَ اٰدَمَ أُنْفِقْ عَلَيْكِ))

''اے ابن آدم! (میری راہ میں) خرچ کر، میں بھی تجھ پر خرچ کروں گا۔''

[صحیح البخاری (٦٨٤ـ) و صحیح مسلم (٩٩٣)]

اس کے برعکس جو شخص مال خرچ نہیں کرتا بلکہ گن گن کر جمع کرتا رہتا ہے، اللہ تعالیٰ بھی اس کو گن گن کر ہی دیتے ہیں۔

سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكَ))

''صدقہ و خیرات کو مت روکو، ورنہ (اللہ کی طرف سے) تمہارا رزق بھی روک دیا جائے گا۔''

[صحیح البخاری (١٤٣٣)]

یاد رکھو..! اللہ کی راہ میں دیا ہوا مال تو اللہ کو قرض دیا ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ ضرور با ضرور لوٹائیں گے۔

نماز شکرانہ کی آٹھ رکعات

ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

((أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَصَلَّى ثَمَانِيَ رَكْعَاتٍ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّى صَلَاةً قَطُّ أَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ أَنَّهُ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوعَ وَالسُّجُودَ))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز ان کے گھر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے غسل فرمایا اور آٹھ رکعتین پڑھیں میں نے اس سے ہلکی نماز کبھی نہیں دیکھی البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود مکمل فرماتے تھے''

مسلم، صلاة المسافرين، باب استحباب صلاة الضحىٰ (١٦٦٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

① یہ نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے سامنے شکرانے کے طور پر ادا کی تھی۔

② معلوم ہوا کہ فتح ونصرت کے بعد رب کے حضور سجدہ ریز ہونا سنت نبوی ہے۔

③ بعض محدثین کا کہنا ہے کہ یہ آٹھ رکعات نماز اشراق تھیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نو سے نو تک

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَكَانَ فِي الْمَدِينَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ﴾ [النمل:٤٨]

''اور اس شہر میں نو (جتھے دار آدمی یعنی) سرغنے تھے جو ملک میں تخریب کاریاں ہی کرتے تھے اصلاح کا کوئی کام نہ کرتے تھے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں نو کے عدد کو موضوع بحث بنائیں گے' دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

قوم صالح کے نو سرغنے

قوم ثمود کے شہر کا معروف نام حجر ہے۔ سورۂ حجر کا نام اسی شہر کے نام پر ہے۔ یہ مکہ سے شام جاتے ہوئے راستے پر پڑتا ہے' قوم ثمود کے شہر حجر میں نو آدمی ایسے تھے جو پوری قوم کو خراب کرتے تھے اور صالح علیہ السلام کی تکذیب پر لوگوں کو ابھارتے تھے۔ انھی کی سفارش کے نتیجہ میں قدار بن سالف نے، جو ان میں سے ایک تھا، صالح علیہ السلام کی اونٹنی کو ہلاک کر دیا اور خود انھیں بھی رات کے وقت قتل کر دینے کی سازش کی اور اللہ کے نام کی قسم کھائی کہ ہم سب مل کر صالح اور اس کے ماننے والوں کو قتل کر کے ان کے رشتہ داروں سے کہہ دیں گے کہ ان کے قتل کیے جانے کی ہمیں کوئی خبر نہیں ہے اور ہم اپنی بات میں سچے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ انھوں نے ہمارے نبی اور ان کے پیروکاروں کے قتل کی ناکام سازش کی اور ہم انھیں اس طرح کشاں کشاں ان کے مقتل کی طرف لے گئے۔ چنانچہ اے میرے نبی! ان کی سازش ان کے گلے کا پھندا بن گئی اور ہم نے ان تمام کو ان کے ظلم وکفر کی وجہ سے ہلاک کر دیا اور اب ان کے مکانات خالی اور گرے پڑے ہیں، کوئی نہیں جو انھیں آباد کرے۔ بیشک سمجھ دار لوگوں کے لیے ان کے اس واقعہ میں بڑی عبرت کی باتیں ہیں۔ اس کے مقابلے میں جو لوگ صالح علیہ السلام پر ایمان لے آئے تھے اور تقویٰ کی راہ اختیار کی تھی، ہم نے انھیں اس عذاب سے بچا لیا۔

اور فرمایا:

﴿قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لِلَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا لِمَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ صٰلِحًا مُّرْسَلٌ مِّنْ رَّبِّهِ قَالُوٓا إِنَّا بِمَآ أُرْسِلَ بِهِ مُؤْمِنُونَ قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوٓا إِنَّا بِالَّذِيٓ اٰمَنْتُمْ بِهِ كٰفِرُونَ﴾ (الأعراف:٧٥-٧٦)

”اس کی قوم میں سے ان سرداروں نے جو بڑے بنے ہوئے تھے، ان لوگوں سے کہا جو کمزور گنے جاتے تھے، ان میں سے انھیں کہا جو ایمان لے آئے تھے، کیا تم جانتے ہو کہ واقعی صالح اپنے رب کی طرف سے بھیجا ہوا ہے؟ انھوں نے کہا بیشک ہم جو کچھ دے کر اسے بھیجا گیا ہے اس پر ایمان لانے والے ہیں۔ وہ لوگ جو بڑے بنے ہوئے تھے، انھوں نے کہا بیشک ہم جس پر تم ایمان لائے ہو، اس کے منکر ہیں“

سورہ شمس میں اللہ تعالیٰ نے اس بدبخت کا تذکرہ کیا ہے جس نے اونٹنی کی ٹانگیں کاٹی تھیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ، كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰهَا ، إِذِ انْبَعَثَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

أَشْقَاهَا ، فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ، فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا ، وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا﴾ [الشمس:۱۰-۱۵]

''اور جس نے اسے خاک میں ملایا وہ خسارے میں رہا' (قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا' جب ان میں سے ایک نہایت بدبخت اٹھا' تو اللہ کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ اللہ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے حذر کرو' مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو اللہ نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو ہلاک کر کے برابر کر دیا' اور اس کو ان کے بدلا لینے کا کچھ بھی ڈر نہیں''

بعض لوگ اس قصے کی وجہ سے نو (۹) کے عدد کو منحوس سمجھتے ہیں، حالانکہ ایسی بدشگونی سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

((لاَ عَدْوَى وَلاَ طِيَرَةَ، وَلاَ هَامَةَ وَلاَ صَفَرَ))

''نہ (کوئی) چھوت (کی بیماری) ہے، نہ ھامہ ہے، نہ پرندوں (یا کسی بھی چیز) سے شگون لینا (کوئی حقیقت رکھتا) ہے، نہ صفر (کوئی بیماری یا نحوست والا مہینہ ہے اور نہ اِس کی کسی اور مہینہ کے ساتھ تبدیلی) ہے''

صحيح البخاري ، الطب، باب ٤٤ ، صحيح مسلم، ۲۲۲۰ ۔

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

((لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطُيِّرَ لَهُ)) الصحيحة:(۲۱۹۵)

''بدشگونی کرنے والا یا جس کے لیے بدشگونی کی گئی وہ ہم میں سے نہیں ہے۔''

نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''جس کو بدشگونی نے اس کے کام سے روک دیا اس نے شرک کیا''

مسند احمد (٧٠٤٥)

نو ذوالحجہ اور اس کے روزے کی فضیلت

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عرفہ کے سوا کوئی اور دن ایسا نہیں ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کثرت سے بندوں کو (جہنم کی) آگ سے آزاد کرتا ہو۔ اس روز اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بہت قریب ہوتا ہے اور فرشتوں کے سامنے ان (حاجیوں) کی وجہ سے فخر کرتا اور فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ یہ لوگ کیا چاہتے ہیں؟ (یعنی اپنی دنیاوی ضروریات کے باوجود مجھ سے صرف اپنی بخشش کے لیے یہاں جمع ہوئے ہیں۔'' (صحیح مسلم :١٣٤٨)

یوم عرفہ قبولیت دعا کا دن ہے۔ اس کی بہترین دعا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مانگی وہ یہ ہے، اسے کثرت سے پڑھیں۔

((لَاإِلٰـهَ إِلَّا اللّٰـهُ وَحْـدَهُ لَاشَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ))

''اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اسی کے لیے بادشاہی اور اسی کے لیے سب تعریفات ہیں اور وہ ہر چیز پر خوب قدرت رکھنے والا ہے''

(الترمذی، الدعوات، باب ٣٥٨٥)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی شخص نے ان سے کہا

((يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ آيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا))

''اے امیر المومنین! تمہاری کتاب میں ایک آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو اگر ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اسکے یوم نزول کو عید بنا لیتے''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے دریافت کیا: أَيُّ آيَةٍ؟

کون سی آیت...؟ اس نے کہا۔

((الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا))

”آج کے دن میں نے تمہارے لیے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لیے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا“

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

((قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ))

”جس دن اور جس جگہ نبی کریم ﷺ پر وہ (آیت) نازل ہوئی ہم اس سے آگاہ ہیں۔ جمعہ کا دن تھا اور آپ ﷺ عرفات میں کھڑے تھے“

صحیح بخاری، الایمان، باب زیادۃ الایمان ونقصانہ (٤٥)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذی الحجہ کے نویں تاریخ، یوم عاشورا اور ہر مہینے تین دن اور ہر ماہ کے سوموار اور جمعرات کو روزہ رکھا کرتے تھے۔

صحیح سنن النسائی (٢٢٣٦)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ ؟ فَقَالَ((يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ))

”رسول اللہ ﷺ سے یوم عرفہ (نو ذوالحجہ) کے روزے کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”گزشتہ اور آئندہ سال کے گناہ دور کر دیتا ہے“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

صحیح مسلم، الصیام ، باب استحباب صیام ثلاثة . . . . (۱۹۷)(۱۱٦۲)

رسول اللہ ﷺ کی تاریخ ولادت صحیح نو ربیع الاول ہے

نبی کریم ﷺ کی صحیح تاریخ ولادت باسعادت ۱۲ ربیع الاول نہیں بلکہ صحیح روایت کی رو سے آپ کی پیدائش کا دن سوموار اور ۹ ربیع الاول ہے' ولادت کے بعد آپ ﷺ کی والدہ نے عبد المطلب کے پاس پوتے کی خوشخبری بھجوائی۔ وہ شاداں وفرحاں تشریف لائے اور آپ ﷺ کو خانہ کعبہ میں لے جاکر اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اسکا شکرادا کیا اور آپ ﷺ کا نام محمد ﷺ تجویز کیا۔ یہ نام عرب میں غیر معروف تھا۔

تاریخ صفری (۱/ ٦۲) ورحمة للعالمین (۱/ ۳۸) والرحیق المختوم (ص/ ٦۳۰)

کیا تیرے لیے نو روزے ہر مہینے میں کافی نہیں۔؟

ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

رسول اللہ رضی اللہ عنہم کے سامنے میرے (کثرت) روزوں کا ذکر کیا گیا تو آپ رضی اللہ عنہم میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا چمڑے کا ایک تکیہ آپ کے لیے رکھا۔

«فَجَلَسَ عَلَى الْأَرْضِ وَصَارَتِ الْوِسَادَةُ بَيْنِي وَبَيْنَهُ» .

”آپ ﷺ زمین پر بیٹھ گئے اور تکیہ میرے اور آپ کے درمیان ہو گیا۔“

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«أَمَا يَكْفِيكَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ»

”کیا تمھارے لیے ہر ماہ سے تین دن (کا روزہ رکھنا) کافی نہیں۔“

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! (یہ ازراہ ادب تھا یعنی مجھے کافی نہیں)

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: «خَمْسًا» ”پانچ“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

آپ رضی اللہ عنہم نے پھر فرمایا: «سَبْعًا» ''سات''

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

آپ رضی اللہ عنہم نے پھر فرمایا: «تِسْعًا» ''نو''

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

آپ رضی اللہ عنہم نے پھر فرمایا: «أَحَدَ عَشَرَ» ''گیارہ''

میں نے عرض کیا: یارسول اللہ!

تو نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«لَا صَوْمَ فَوْقَ صَوْمِ دَاوٗدَ علیه السلام شَطْرُ الدَّهْرِ صِيَامُ يَوْمٍ وَإِفْطَارُ يَوْمٍ».

''داود علیہ السلام کے روزے سے بڑھ کر کوئی روزہ نہیں، آدھے زمانے کے (روزے) ایک دن کا روزہ رکھنا اور ایک دن نہ رکھنا۔''

(مسلم، الصیام، باب النهی عن صوم الدهر...... (۱۹۱)

یعنی داود علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن چھوڑتے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی عموماً شکایتیں آتیں تھی کہ وہ روزے زیادہ رکھتے ہیں، تہجد زیادہ پڑھتے ہیں، قرآن بہت زیادہ پڑھتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعتدال اختیار کرنے کا حکم دیا تھا۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ:

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں کتنے دنوں میں قرآن پڑھوں؟

آپ نے فرمایا: ''ایک مہینہ میں۔''

انہوں نے کہا: میں اس سے زیادہ کی طاقت رکھتا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابوموسیٰ نے یہ جملہ بار بار دہرایا، یعنی انہوں نے اس مدت میں کمی چاہی۔

بالآخر آپ نے فرمایا: ''سات دنوں میں پڑھو۔''

انہوں نے کہا: میں اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں۔

آپ نے فرمایا:

''جس شخص نے تین دن سے کم میں قرآن پڑھا، اس نے اسے سمجھا ہی نہیں۔''

سنن ابوداود (۱۳۹۰) وترمذی (۲۹۴۹) ومسند احمد (۲/ ۱۹۵)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے سنا، انہوں نے کہا کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ:

((أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّي أَفْعَلُ ذٰلِكَ، قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ عَيْنُكَ، وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا، فَصُمْ وَأَفْطِرْ، وَقُمْ وَنَمْ))

''کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں حضور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لیکن اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) بیٹھ جائیں گی اور تیری جان ناتواں ہو جائے گی۔ یہ جان لو کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لیے کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی بلا روزے کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی''

صحیح بخاری، الجمعة، باب ما یکرہ من ترک قیام اللیل لمن کان یقومه (۱۲۵۳)

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے نو کے نو بیٹے حافظ قرآن تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا آپ نے بتلایا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک بچہ بیمار ہوگیا انہوں نے کہا کہ اس کا انتقال بھی ہو گیا۔ اس وقت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہ تھے۔ ان کی بیوی (ام سلیم) رضی اللہ عنہا نے جب دیکھا کہ بچے کا انتقال ہوگیا تو انہوں نے کچھ کھانا تیار کیا اور بچے کو گھر کے ایک کونے میں لٹا دیا۔ جب ابوطلحہ رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا کہ بچے کی طبیعت کیسی ہے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اسے آرام مل گیا ہے اور میرا خیال ہے کہ اب وہ آرام ہی کر رہا ہوگا۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے سمجھا کہ وہ صحیح کہہ رہی ہیں۔ (اب بچہ اچھا ہے) پھر ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے ام سلیم رضی اللہ عنہا کے پاس رات گزاری اور جب صبح ہوئی تو غسل کیا لیکن جب باہر جانے کا ارادہ کیا تو بیوی (ام سلیم) نے اطلاع دی کہ بچے کا انتقال ہو چکا ہے۔ پھر انہوں نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی اور آپ سے ام سلیم رضی اللہ عنہا کا حال بیان کیا۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

((لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ سُفْيَانُ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ))

''شاید اللہ تعالیٰ تم دونوں کو اس رات میں برکت عطا فرمائے گا''۔ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ نے بیان کیا کہ انصار کے ایک شخص نے بتایا کہ میں نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کی انہیں بیوی سے نو بیٹے دیکھے جو سب کے سب قرآن کے عالم تھے۔''

صحیح بخاری، الجنائز، باب من لم یظھر حزنہ عند المصیبة(۱۳۰۱)

ایک دوسری روایت میں ہے' حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار تھا، وہ باہر گئے ہوئے تھے کہ وہ لڑکا فوت ہو گیا۔ جب وہ لوٹ کر آئے تو انہوں نے پوچھا کہ میرا بچہ کیسا ہے؟ ان کی بیوی اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اب پہلے کی نسبت اس کو آرام ہے (یہ موت کی طرف اشارہ تھا)۔ پھر اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا شام کا کھانا ان کے پاس لائیں تو انہوں نے کھایا۔ اس کے بعد اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا سے صحبت کی۔ جب فارغ ہوئے تو اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے کہا کہ جاؤ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچہ کو دفن کردو۔ پھر صبح کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سب حال بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ:

((أَعَرَّسْتُمُ اللَّيْلَةَ؟))

کیا تم نے رات کو اپنی بیوی سے صحبت کی تھی۔

ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''ہاں''۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعا فرمائی:

((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمَا))

''اے اللہ! ان دونوں کو برکت دے''۔

اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر اس نے ایک بچے کو جنم دیا تو ابوطلحہ نے مجھ سے کہا کہ اس بچہ کو اُٹھا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے جا اور پھر خود بھی ساتھ تشریف لے آئے اور اُمّ سلیم رضی اللہ عنہا نے بچے کے ساتھ چند کھجوریں بھی لے لیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بچے کو اٹھا لیا اور دریافت کیا کہ اس کے ساتھ کچھ ہے؟ انہوں نے کہا کہ کھجوریں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجوروں کو لے کر چبایا پھر اپنے منہ سے نکال کر بچے کے منہ میں ڈال کر اسے گھٹی دی اور اس کا نام عبداللہ رکھا۔

صحيح البخارى، الجنائز، باب من لم يظهر حزنة عند المصيبة، (١٣٠١، ٥٤٧٠)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دس سے دس تک

ارشار باری تعالیٰ ہے:

﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَ مَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا وَ هُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ﴾: (الأنعام: ١٦٠)

”جو کوئی (اللہ کے حضور) نیکی لے کر آئے گا اُس کو ویسی دس نیکیاں ملیں گی اور جو بُرائی لائے گا اُسے سزا ویسی ہی ملے گی اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا۔“

تمہیدی کلمات

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو نیکی کرے گا اس دس گناہ زیادہ اجر ملے گا اور جو برائی کرے گا اسے ویسا ہی ملے گا یا اسے معاف کردوں گا اور جو مجھ سے ایک بالشت قریب ہوگا میں اس سے دونوں ہاتھوں کی لمبائی کے برابر قریب ہوں گے اور جو میری طرف چل کر آئے گا میں اس کی طرف دو ڑ کر آؤں گا۔ صحيح مسلم، ٢٦٨٧ ، مسند أحمد :٥/ ١٥٣۔

آج کے خطبہ میں ہم دس کے عدد کے متعلق گفتگو کریں گے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے سنانے اوع سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔آمین

دس مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھنے کا اجر

حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«مَنْ قَرَأَ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ﴾ عَشَرَ مَرَّاتٍ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ» .

”جس شخص نے (سورۃ اخلاص) دس مرتبہ پڑھی، تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنا دے گا۔“

مسند أحمد:٥/ ٤٣٧ ، صحيح الجامع الصغير ٦٣٤٨ـ

ایک دوسری روایت کے یہ الفاظ ہیں:

«مَنْ قَرَأَ:قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ حَتَّى يَخْتِمَهَا عَشْرَ مَرَّاتٍ ، بَنَى اللهُ لَهُ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ » .

”جس شخص نے سورۃ اخلاص دس مرتبہ پڑھی یہاں تک کہ اسے ختم کر دیا (یعنی مکمل پڑھی) تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیں گے۔“

مسند أحمد: ٥:٤٣١ ، الصحيحة: ٥٨٩ـ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَقْرَأَ ثُلُثَ الْقُرْآنِ فِي لَيْلَةٍ فَشَقَّ ذَلِكَ عَلَيْهِمْ وَقَالُوا أَيُّنَا يُطِيقُ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَالَ اللَّهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ ثُلُثُ الْقُرْآنِ))

”کیا تم میں سے کسی کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ قرآن کا ایک تہائی حصہ ایک رات میں پڑھا کرے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو یہ عمل بڑا مشکل معلوم ہوا اور انھوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! ہم میں سے کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: سورۃ اخلاص قرآن مجید کا ایک تہائی حصہ ہے (یعنی جو تین مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے گا اسے پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملے گا)“

بخاری ، تفسير القرآن ، باب فضل قل هو الله احد (٥٠١٥) ومسلم (٨١١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۰ محرم کا روزہ رکھنے کا ثواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ: جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس محرم کا روزہ رکھا اور اس دن روزہ رکھنے کا حکم بھی دیا تو لوگوں نے کہا یقیناً یہود ونصاریٰ اس دن کی تعظیم کرتے ہیں۔ (اس لیے روزہ رکھتے ہیں) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ))

"آئندہ سال ان شاءاللہ ہم نو محرم کا روزہ رکھیں گے"

لیکن آئندہ سال (اس دن) سے پہلے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا کو چھوڑ گئے۔

[صحیح مسلم، الصیام، باب ای یوم الصیام فی عاشوراء (۱۱۳٤) وابوداؤد (۲٤٤٥)]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ إِلٰى قَابِلٍ صُمْتُ التَّاسِعَ مَخَافَةَ أَنْ يَفُوتَنِي يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ)) طبراني في الكبير (۲۲٦۱٥، ۱۰٦٦٤)

"اگر میں آئندہ سال تک زندہ رہا تو ان شاءاللہ نو محرم کو روزہ رکھوں اس سے ڈرتے ہوئے کہ کہیں مجھ سے یوم عاشوراء کی (فضیلت) فوت نہ ہو جائے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَصِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ أَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِيْ قَبْلَهُ))

"اللہ تعالیٰ یوم عاشورا (دس محرم) کے روزے کے عوض گذشتہ سال کے گناہ معاف فرمادیں گے"

[صحیح مسلم، الصیام، باب استحباب صیام ثلثه . . . . (۱۱٦۲) وابو داؤد (۲۳۲٥)]

۱۰ آیتوں کی تلاوت کرنے والا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الغَافِلِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ القَانِتِينَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ المُقَنْطِرِينَ» .

''جس نے دس آیتوں کے ساتھ قیام کیا وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا اور جس نے سو آیات کے ساتھ قیام کیا وہ قنوت (عبادت گزاروں) میں لکھا جاتا ہے اور جس نے ہزار آیتیں پڑھیں وہ (نیکیوں کے) خزانے جمع کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے۔''

أبوداود، شهر رمضان، باب تحزيب القرآن: ١٣٩٨ ، ابن خزيمة: ١/ ١٢٥ ، والصحيحة: ٦٤٢

ایک حرف قرآن کا پڑھنے پر دس نیکیاں

حضرت فضالہ بن عبید اور تمیم داری رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے رات کو دس آیات پڑھیں اس کے لیے خزانہ لکھا جاتا ہے اور وہ خزانہ دنیا اور اس کی تمام چیزوں سے بہتر ہے۔''

جب روز قیامت ہوگا تو تمھارے رب عزوجل فرمائیں پڑھ اور ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ اوپر چڑھ جاؤ۔

یہاں کہ وہ اپنے پاس موجود آخری آیت پر پہنچے گا تو اللہ عزوجل اس بندے سے فرمائیں گے: لے لو

وہ بندہ اپنے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہے گا: اے رب! آپ زیادہ جانتے ہیں (میں کیا لوں تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس دائیں کے ساتھ دائمی جنت اور اس بائیں کے ساتھ اس کی نعمتیں لے لو۔

صحيح الترغيب والترهيب ، النوافل ، الترغيب فی قيام الليل : ١/ ٤٠٦ ، حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورہ کہف کی دس آیات حفظ کرنے والا

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنَ الدَّجَّالِ» .

''جس آدمی نے سورۃ الکہف کی ابتدائی دس آیات حفظ کیں وہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔''

صحيح مسلم، صلاة المسافرين وقصرها، باب فضل سورة الكهف وآية الكرسى: ٨٠٨/٢٥٧

دجال کا فتنہ بڑا ہی سخت فتنہ ہے جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز میں اور نماز کے بعد اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگا کرتے تھے اور دوسروں کو اس سے پناہ طلب کرنے کا کہا کرتے تھے۔

سیدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ مِنَ النُّورِ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ» .

''جس شخص نے یوم کے روز سورۃ الکہف کی تلاوت کی اس کے لیے دو جمعوں کے درمیان نور چمکتا رہتا ہے۔''

السنن الكبرى للبيهقى: ٥٩٩٦، صحيح الترغيب والترهيب: ١/ ٤٥٥ والحاكم: ١/ ٥٦٤

ایک دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْكَهْفِ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ أَضَاءَ لَهُ النُّورَ فِيمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْبَيْتِ الْعَتِيقِ» .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جس شخص نے یوم کے روز سورۃ الکھف کی تلاوت کی تو اس کے اور بیت اللہ کے درمیان نور روشن ہو جاتا ہے۔“

صحيح الجامع الصغير: ٦٣٣٧۔

سابقہ روایت میں ذکر ہے کہ سورۃ کہف کی دس آیات حفظ کرنے والے کو دجال کے فتنہ سے بچایا جائے گا۔ ابوداود شریف کی روایت میں پڑھنے والے کو بھی یہی جزا دی جائے گی کا ذکر ہے جبکہ وہ آخری دس آیات ہیں۔

سیدنا ابودرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ».

”جس آدمی نے سورۃ الکھف کی آخری دس آیات کی تلاوت کی وہ دجال سے بچا لیا جائے گا۔“

أبو داود، الملاحم، باب خروج الدجال: ٤٣٢٣، احمد: ٦/ ٣٩٦

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن دجال کا ذکر فرمایا تو اس ذکر میں ایک بات آپ نے یہ فرمائی:

«فَمَنْ أَدْرَكَهُ مِنْكُمْ، فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ»

”تم میں سے جو بھی اسے پالے تو وہ اس پر سورۃ الکھف کی ابتدائی (دس) آیات پڑھے۔“

صحيح مسلم، الفتن، باب ذكر الدجال: ٢٩٣٧۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں:

«كَانَ رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ».

”ایک شخص سورۃ کہف پڑھ رہا تھا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے پاس اس کا گھوڑا دو رسیوں سے بندھا ہوا تھا پس اس شخص کو ایک بادل نے ڈھانپ لیا وہ بادل اس کے قریب ہو رہا تھا اور اس کا گھوڑا بادل کو دیکھ کر بدکنے لگا۔ پس جب صبح ہوئی تو وہ نبی کریم ﷺ سے ذکر کرنے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«تِلْكَ السَّكِينَةُ تَنَزَّلَتْ لِلْقُرْآنِ» .

''یہ اطمینان وسکونت تھی جو قرآن پڑھنے کی وجہ سے نازل ہو رہی تھی۔''

صحیح البخاری، فضائل القرآن، باب فضل سورة الکهف: ٥٠١١ ومسلم: ٢٤٠

کلمہ توحید دس دفعہ پڑھنے کا انعام

سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے یہ دعا دس دفعہ پڑھی ((لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ)) گویا اس نے اولاد اسماعیل میں سے چار غلام آزاد کیے۔''

صحیح بخاری ، الدعوات باب فضل التهليل (٦٤٠٣، ٦٤٠٤)

دس مرتبہ درود پڑھنے کا اجر

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى عَلَيَّ حِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحِينَ يُمْسِي عَشْرًا أَدْرَكَتْهُ شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''جس شخص نے صبح وشام مجھ پر دس دس دفعہ درود پڑھا تو اس کو روز قیامت میری شفاعت حاصل ہوگی۔''

مجمع الزوائد ، الأذكار، باب ما يقول اذا آوى . . . . :(١٧٠٢٢) جيد

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلاةً وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرَ صَلَوَاتٍ، وَحُطَّتْ عَنْهُ عَشْرُ خَطِيئَاتٍ، وَرُفِعَتْ لَهُ عَشْرُ دَرَجَاتٍ))

''جو شخص مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے تو اس پر اللہ اس کے بدلے میں دس رحمتیں کرتا ہے، اسکی دس غلطیاں معاف کر دی جاتیں ہیں اور اس کے دس درجات بلند کر دیئے جاتے ہیں''

[سنن نسائی، السھو، باب الفضل فی الصلاۃ علی النبیe(۱۲۹۷)صحیح]

موسیٰ علیہ السلام نے دس سال بکریاں چرائیں

ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَلَمَّا وَرَدَ مَاءَ مَدْيَنَ وَجَدَ عَلَيْهِ أُمَّةً مِّنَ النَّاسِ يَسْقُونَ وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا قَالَتَا لَا نَسْقِي حَتَّى يُصْدِرَ الرِّعَاءُ وَأَبُونَا شَيْخٌ كَبِيرٌ، فَسَقَى لَهُمَا ثُمَّ تَوَلَّى إِلَى الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ إِنِّي لِمَا أَنزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيرٌ، فَجَاءَتْهُ إِحْدَاهُمَا تَمْشِي عَلَى اسْتِحْيَاءٍ قَالَتْ إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا فَلَمَّا جَاءَهُ وَقَصَّ عَلَيْهِ الْقَصَصَ قَالَ لَا تَخَفْ نَجَوْتَ مِنَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ، قَالَتْ إِحْدَاهُمَا يَا أَبَتِ اسْتَأْجِرْهُ إِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَأْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْأَمِينُ، قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ عَلَى أَن تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِندِكَ وَمَا أُرِيدُ أَنْ أَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ مِنَ الصَّالِحِينَ، قَالَ ذَلِكَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ أَيَّمَا الْأَجَلَيْنِ قَضَيْتُ فَلَا عُدْوَانَ عَلَيَّ وَاللَّهُ عَلَى مَا نَقُولُ وَكِيلٌ﴾ [القصص:۲۲-۲۸]

''اور جب مدین کے پانی (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہو رہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اور اپنے چوپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور ان کے ایک طرف دو عورتیں (اپنی بکریوں کو) روکے کھڑی ہیں موسیٰ نے (ان سے) کہا تمہارا کیا کام ہے؟ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے (اپنے چوپایوں کو) لے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتے اور ہمارے والد بڑی عمر کے بوڑھے ہیں ۔تو موسیٰ نے ان کیلئے (بکریوں کو) پانی پلا دیا پھر سائے کی طرف چلے گئے اور کہنے لگے کہ الٰہی! میں اس کا محتاج ہوں کہ تو مجھ پر اپنی نعمت نازل فرمائے (تھوڑی دیر کے بعد)ان میں سے ایک عورت جو شرماتی اور لجاتی چلی آتی تھی موسیٰ کے پاس آئی (اور) کہنے لگی کہ تم کو میرے والد بلاتے ہیں کہ تم نے جو ہمارے لئے پانی پلایا تھا اُس کی تمہیں اُجرت دیں۔ جب وہ اُن کے پاس گئے اور اُن سے (اپنا)ماجرا بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ کچھ خوف نہ کرو تم ظالم لوگوں سے بچ آئے ہو۔ایک لڑکی بولی کہ ابا ان کو نوکر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر نوکر جو آپ رکھیں وہ ہے (جو) توانا اور امانتدار (ہو) انہوں نے (موسیٰ سے) کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی ان دو بیٹیوں میں سے ایک کو تم سے بیاہ دوں اس (عہد) پر کہ تم آٹھ برس میری خدمت کرو اور اگر دس سال پورے کر دو تو وہ تمہاری طرف سے (احسان) ہے۔اور میں تم پر تکلیف ڈالنی نہیں چاہتا تم مجھے ان شاء اللہ نیک لوگوں میں پاؤ گے،موسیٰ نے کہا کہ مجھ میں اور آپ میں یہ (عہد پختہ ہوا) میں جونسی مدت (چاہوں)پوری کر دوں پھر مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہو اور ہم جو معاہدہ کرتے ہیں اللہ اس پر گواہ ہے۔"

جو دس لوگوں پر امیر بن گیا وہ......!

سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مِنْ رَجُلٍ يَلِي أَمْرَ عَشَرَةٍ فَمَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَّا أَتَى اللهَ مَغْلُولًا ، يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَدُهُ إِلَى عُنُقِهِ فَكَّهُ بِرُّهُ أَوْ أَوْبَقَهُ إِثْمُهُ» .

"جو شخص دس یا دس سے زائد افراد کے معاملات کا ذمہ دار بنایا گیا قیامت کے روز وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے حضور اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ طوق کی مانند بندھے ہوں گے یا تو اس کا نیک طرز عمل سا اسے چھڑا لے گا یا اس کے گناہ اسے ہلاک کر ڈالیں گے۔“

مسند احمد: ۲۲۳۰۰۔

دس دن کے گناہ معاف

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ؟ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ، فَصَلَّى مَا قُدِّرَ لَهُ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَعَهُ، غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى، وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ))

”جو جمعہ کے دن غسل کرے پھر جمعہ کے لیے آئے اور جتنی اس کے مقدر میں ہو نماز پڑھے پھر خاموشی سے اس وقت تک بیٹھا رہے جب تک امام خطبے سے فارغ نہ ہو، پھر امام کے ساتھ فرض نماز ادا کرے تو اس کے دونوں جمعوں کے درمیانی گناہ معاف کر دیئے جائیں گے بلکہ مزید تین دن کے اور بھی۔“

مسلم، الجمعة، باب فضل من السمع والفت فى الخطبة (۸۵۷)

دوسری روایت کے الفاظ اس طرح ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَيَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ، وَيَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ، أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ، ثُمَّ يَخْرُجُ فَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ، ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ، ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى))

”جو شخص جمعہ کو نہائے اور جس قدر پاکی حاصل ہو سکے کرے پھر تیل یا اپنے گھر سے خوشبو لگائے اور مسجد کو جائے دو آدمیوں کے درمیان راستہ نہ بنائے پھر جو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے مقدر میں نماز ہے پڑھے، پھر دوران خطبہ خاموش رہے تو اس کے گزشتہ جمعہ سے لے کر اس جمعہ تک کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں۔''

بخاري، الجمعة، باب الدهن للجمعة (٨٨٣)

دس مرتبہ شہادت کی تمنا شہید کرے گا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ، إِلَّا الشَّهِيدُ، يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ، لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ))

بخاري، الجهاد، باب تمني المجاهد أن يرجع إلى الدنيا، مسلم: ١٨٧٧

''جنت میں پہنچ جانے والا کوئی ایک شخص بھی ایسا نہ ہوگا جو دنیا میں واپس آنا اور دنیا کی کسی چیز کو حاصل کرنا پسند کرے گا۔ سوائے شہید کے وہ تمنا کرے گا کہ دنیا میں لوٹ جائے اور دس بار (یعنی دسیوں بار) اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے کیونکہ وہ شہادت کی قدر و قیمت اور اس کی خوبیاں دیکھ چکا ہوگا۔''

عشرہ مبشرہ

دس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنہیں عشرہ مبشرہ کہا جاتا ہے یعنی وہ دس صحابہ رضی اللہ عنہم جنہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں جنت کی بشارت سنائی تھی جیسا کہ حدیث میں ہے جناب عبدالرحمٰن بن الاخنس سے روایت ہے کہ وہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، جب ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ذکر کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ فرماتے تھے:

((عَشْرَةٌ فِي الْجَنَّةِ النَّبِيُّ فِي الْجَنَّةِ، وَأَبُو بَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ، وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ، وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ، وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ، وَطَلْحَةُ فِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الْـجَـنَّةِ ، وَالـزُّبَيْـرُ بْـنُ الْـعَـوَّامِ فِي الْجَنَّةِ ، وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ فِي الْجَنَّةِ ، وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ))

''دس اشخاص جنتی ہیں، نبی ﷺ جنت میں ہیں' بوبکر جنت میں ہیں' عمر جنت میں ہیں ' عثمان جنت میں ہیں' علی جنت میں ہیں' طلحہ جنت میں ہیں' زبیر بن عوام جنت میں ہیں' سعد بن مالک جنت میں ہیں رضی اللہ عنہم۔''

اگر میں چاہوں تو دسویں کا نام بھی لے سکتا ہوں لوگوں نے پوچھا وہ کون ہیں؟ تو انہوں نے کہا وہ سعید بن زید رضی اللہ عنہ ہیں۔

سنن ابوداود ، السنة ، باب في الخلفاء (٤٦٤٩) وسنن ترمذي (٣٧٥٧) حسن

دس لاکھ نیکیوں والا عمل

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
جو شخص بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے

((لَا إِلَـهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُـمِيـتُ وَهُـوَ حَـيٌّ لَا يَـمُوتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ))

''اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہی بھی اسی کی ہے اور تمام تعریفیں بھی اسی ہی کے لائق ہیں وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہے گا اسے موت نہیں آئے گی، اسی کے ہاتھ میں بھلائی ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔''

تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے دس لاکھ نیکیاں لکھ دیتا ہے اور دس لاکھ برائیاں مٹا دیتا ہے اور اس کے دس لاکھ درجات بلند کر دیتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، الدعوات، باب ما یقول اذا دخل السوق (٣٤٢٨) صحیح

آخری جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی

سب سے آخر میں جنت میں داخل ہونے والے جنتی کو اس دنیا سے دس گنا وسیع مملکت عطا کی جائے گی۔ ذرا اندازہ کریں کہ یہ دنیا فانی کس قدر وسیع معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے دس گنا سب سے آخری جنتی کو ملے گی۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنِّي لَأَعْرِفُ آخِرَ أَهْلِ النَّارِ خُرُوجًا مِنَ النَّارِ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنْهَا زَحْفًا ، فَيُقَالُ لَهُ: انْطَلِقْ، فَادْخُلِ الْجَنَّةَ . قَالَ: فَيَذْهَبُ، فَيَدْخُلُ الْجَنَّةَ، فَيَجِدُ النَّاسَ قَدْ أَخَذُوا الْمَنَازِلَ . فَيُقَالُ لَهُ: أَتَذْكُرُ الزَّمَانَ الَّذِي كُنْتَ فِيهِ ، فَيَقُولُ: نَعَمْ ، فَيُقَالُ لَهُ: تَمَنَّ، فَيَتَمَنَّى . فَيُقَالُ لَهُ: لَكَ الَّذِي تَمَنَّيْتَ وَعَشَرَةَ أَضْعَافِ الدُّنْيَا . قَالَ: فَيَقُولُ: أَتَسْخَرُ بِي وَأَنْتَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: فَلَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ضَحِكَ حَتَّى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ »

”جہنم سے سب سے آخر میں نکلنے والے آدمی کو میں پہچانتا ہوں وہ شخص کولہوں کے بل گھسٹتا ہوا جائے گا تو دیکھے گا کہ سب لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر قبضہ جما رکھا ہے شاید میرے لیے کوئی جگہ باقی نہیں رہی تو اس سے پوچھا جائے گا۔ تمھیں وہ وقت یاد ہے جب تم جہنم میں تھے؟ عرض کرے گا: ہاں یاد ہے۔ چنانچہ اسے کہا جائے گا۔ ”خواہش کرو تمھیں جنت میں کتنی جگہ چاہیے؟ چنانچہ وہ خواہش کرے گا پھر اسے کہا جائے گا تیرے لیے تیری خواہش کے مطابق جنت میں جگہ ہے اور دس دنیاؤں کے برابر مزید بھی تمھارے لیے جگہ ہے۔ وہ شخص

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عرض کرے گا: اے اللہ! تو بادشاہ ہو کر میرے ساتھ مذاق کرتا ہے۔ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ ارشاد فرمانے کے بعد رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کی داڑھیں نظر آنے لگیں۔"

صحیح مسلم، الایمان، باب آخر أهل النار خروجا، رقم الحديث (١٨٦، ١٨٧)

ایک دوسری روایت میں ہے:

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے رب العالمین سے دریافت کیا "جنت میں سب سے کم مرتبے والے کو کیا ملے گا؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: " جب جنت کے سب حقدار جنت میں داخل کر دیے جائیں گے تو جو آدمی سب سے آخر میں آئے گا اس سے کہا جائے گا: جنت میں داخل ہو جاؤ۔" وہ عرض کرے گا: اے پروردگار میں کہاں جاؤں سارے لوگوں نے اپنی اپنی جگہ پر ڈیرہ جما لیا ہے اور اپنا اپنا حق وصول کر چکے ہیں۔ اس سے پوچھا جائے گا۔

«أَتَرْضَى أَنْ يَكُونَ لَكَ مِثْلُ مُلْكِ مَلِكٍ مِنْ مُلُوكِ الدُّنْيَا؟ فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ. فَيَقُولُ: لَكَ ذَلِكَ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ وَمِثْلُهُ، فَقَالَ فِي الْخَامِسَةِ: رَضِيتُ رَبِّ، فَيَقُولُ: هَذَا لَكَ وَعَشَرَةُ أَمْثَالِهِ وَلَكَ مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ، فَيَقُولُ: رَضِيتُ رَبِّ»

"جس قدر دنیا کے بادشاہ کے پاس علاقہ ہو اگر اس قدر تجھے جنت میں جگہ مل جائے کیا تم اس پر راضی ہو۔ وہ کہے گا: پروردگار! میں راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس بادشاہ کی حکومت جتنا تیرا جنت میں حصہ ہے اور سن! اتنا ہی اور بھی ...... اتنا ہی پھر اور ...... اس کے بعد پھر اتنا ...... اور مزید اتنا ہی، پانچویں مرتبہ وہ جنتی کہے گا: اے پروردگار میں ہر طرح سے راضی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رحمت جوش مارے گی تو رب العالمین فرمائیں گے: یہ سب تیرا اور اس کے علاوہ مزید دس گنا تیرے لیے......اور ہر وہ چیز تجھے ملے گی جو تیرا دل چاہے اور تیری آنکھ کو پسند آجائے وہ ادنی جنتی عرض کرے گا: اے پروردگار! میں راضی ہی راضی ہوں۔"

صحیح مسلم، الایمان، باب ادنی اهل الجنة منزلة فيها (١٨٩)

دس اچھی خصلتوں والا عمل

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بلاشبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب سے فرمایا:

((يَـا عَبَّـاسُ يَا عَمَّاهُ أَلاَ أُعْطِيكَ أَلاَ أَمْنَحُكَ أَلاَ أَحْبُوكَ أَلاَ أَفْعَلُ بِكَ عَشْـرَ خِـصَـالٍ إِذَا أَنْتَ فَعَلْتَ ذٰلِكَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ ذَنْبَكَ أَوَّلَهُ وَآخِـرَهُ قَـدِيـمَـهُ وَحَـدِيثَـهُ خَـطَـأَهُ وَعَمْدَهُ صَغِيرَهُ وَكَبِيرَهُ سِرَّهُ وَعَلاَنِيَتَهُ))

"اے عباس اے چچا جی، کیا میں آپ کو کچھ عطا نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کچھ عنایت نہ کروں؟ کیا میں آپ کو کوئی تحفہ نہ دوں؟ کیا میں آپ کو دس اچھی خصلتوں والا نہ بنا دوں؟ جب آپ یہ عمل کریں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے، پچھلے، پرانے، نئے، غیر دانستہ اور دانستہ، چھوٹے بڑے، پوشیدہ اور اعلانیہ سارے گناہ معاف کر دے۔"

(وہ عمل یہ ہے کہ) جب آپ چار رکعات نفل ادا کریں گے کہ ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھیں اور جب آپ قرأت سے فارغ ہو جائیں تو قیام ہی کی حالت میں یہ کلمات پندرہ (١٥) بار پڑھیں ((سُبْـحَـانَ اللّٰهِ وَالْـحَـمْـدُ لِلّٰهِ وَلاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَـرُ)) پھر آپ رکوع میں جائیں (اور رکوع کی تسبیحات سے فارغ ہو کر) رکوع ہی میں ان کلمات کو دس بار پڑھیں پھر آپ رکوع سے اٹھ کر (سمع اللہ لمن حمدہ وغیرہ سے فارغ ہو کر) ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمات کو دس بار دہرائیں، پھر سجدہ میں جائیں (اور تسبیحات سے فارغ ہو کر) ان کلمات کو دس بار پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (اور جلسہ کی دعا پڑھ کر) دس بار انہی کلمات کو پڑھیں اور پھر دوسرے سجدہ میں چلے جائیں پھر دس بار یہ تسبیح پڑھیں۔ پھر سجدہ سے سر اٹھائیں (اور جلسہ استراحت میں) دس بار یہ تسبیح دہرائیں، یہ ایک رکعت میں کل پچھتر (۷۵) تسبیحات ہوئیں اسی طرح ان چاروں رکعات میں یہ دہرائیں، اگر آپ طاقت رکھتے ہوں تو یہ نماز تسبیح روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اگر آپ ایسا نہ کر سکیں تو ہر جمعہ میں (یعنی ہر ہفتہ میں ایک بار ادا کر لیں، یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک بار پڑھیں یہ بھی نہ ہو سکے تو سال میں ایک بار اگر سال میں بھی ایک بار ادا نہ کر سکتے ہوں تو زندگی میں ایک بار ضرور پڑھیں۔

ابوداؤد، التطوع، باب صلاة التسبیح (۱۲۹۷) والترمذی (۴۸۳) صحیح

یہ نماز تسبیح ہے جسے پڑھنے سے اللہ تمام گناہ معاف فرما دیتے ہیں اسے انفرادی طور پر پڑھنے کا حکم ہے اور ایسا ہی کرنا افضل ہے باجماعت اسے پڑھنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

دس ملعون:

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَعَنَ اللَّهُ الْخَمْرَ وَلَعَنَ شَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَبَائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا.

"اللہ تعالیٰ نے شراب پر، اس کے پینے والے اور پلانے والے پر، نچوڑنے والے اور تیار کروانے والے پر، اس کے خریدنے والے پر، اس کے اٹھانے والے اور جس کی طرف اٹھا کرے جائی جائے اور اس کی قیمت کھانے والے پر لعنت کی ہے۔"

مسند احمد: ۵۶۱۶، صحیح

سیدنا آدم علیہ السلام اور سیدنا نوح علیہ السلام کے درمیان فاصلہ دس صدیوں کا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس دنیا کے پہلے انسان سیدنا آدم علیہ السلام سے اس دنیا کا آغاز ہوا، سیدنا آدم علیہ السلام کے دنیا سے چلے جانے کے دس قرن (صدیاں) بعد سیدنا نوح علیہ السلام اس دھرتی پر تشریف لائے جیسا کہ سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا آدم علیہ السلام نبی تھے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' آپ سے کلام کیا گیا؟ اس نے کہا۔ آپ اور نوح کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دس قرن (یعنی دس صدیاں)

صحیح ابن حبان (الاحسان)(٢٤/٨)(٦١٥٧)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ آدم اور نوح علیہما السلام کے درمیان دس قرن تھے اور وہ سب اسلام پر تھے۔ (البداية و النهاية (٩٤/١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بارہ سے بارہ تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ عِدَّةَ الشُّهُوْرِ عِنْدَ اللّٰهِ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِیْ كِتٰبِ اللّٰهِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْهَآ اَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُوْا فِيْهِنَّ اَنْفُسَكُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِكِيْنَ كَآفَّةً كَمَا يُقَاتِلُوْنَكُمْ كَآفَّةً وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ مَعَ الْمُتَّقِيْنَ﴾ . (التوبة:٣٦)

”اللہ کے نزدیک مہینے گنتی میں (بارہ ہیں یعنی) اس روز (سے) کہ اس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا کتابِ الٰہی میں (برس کے) بارہ مہینے (لکھے ہوئے) ہیں ان میں سے چار مہینے ادب کے ہیں یہی دین کا سیدھا رستہ ہے تو ان مہینوں میں (قتالِ ناحق سے) اپنے آپ پر ظلم نہ کرنا اور تم سب کے سب مشرکوں سے لڑو جیسے وہ سب کے سب تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ پرہیزگاروں کے ساتھ ہے۔“

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۱۲ کے عدد پر بات ہوگی دعا ہے اللہ پاک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

اللہ کے ہاں مہینوں کی تعداد بارہ ہے

بارہ مہینوں سے مراد اسلامی بارہ مہینے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں اصل نظام اوقات قمری نظام ہے نہ کہ انگریزی، اسلامی بارہ مہینے درج ذیل ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱۔محرم ۲۔صفر ۳۔ربیع الاول ٤۔ربیع الثانی

۵۔جمادی الاولیٰ ٦۔جمادی الثانی ۷۔ رجب

۸۔ شعبان ۹۔ رمضان ۱۰۔شوال ۱۱۔ذی القعدہ

۱۲۔ذی الحجہ

اسی اسلامی تقویم کو دیکھ کر شمسی تقویم کی تعین کرنے والوں نے انگریزی مہینے کی تعداد بھی بارہ رکھی ہے۔

۱۔جنوری ۲۔فروری ۳۔مارچ ٤۔اپریل

۵۔مئی ٦۔جون ۷۔جولائی ۸۔اگست ۹۔ستمبر ۱۰۔اکتوبر

۱۱۔نومبر ۱۲۔دسمبر

اور ہندی یا بکرمی تقویم میں بھی مہینے بارہ ہیں۔

۱۔چیت ۲۔بیساکھ ۳۔جیٹھ ٤۔ھاڑ ۵۔ساون

٦۔بھادوں ۷۔اسوج ۸۔کاتک ۹۔مگھر

۱۰۔پوہ ۱۱۔ماگھ ۱۲۔پھاگن

ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((الزَّمَانُ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَةِ يَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ثَلاثَةٌ مُتَوَالِيَاتٌ ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الحِجَّةِ، وَالْمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ، الَّذِي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ، أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا))

”زمانہ اپنی اصل حالت پر گھوم کر آ گیا ہے۔اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔دیکھو! سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔چار ان میں سے حرمت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

والے مہینے ہیں۔ تین لگا تار ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الاولیٰ اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے۔''

(پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا) یہ کون سا مہینہ ہے؟ ہم نے کہا کہ اللہ اور ان کے رسول ﷺ کو بہتر علم ہے۔ اس پر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید آپ مشہور نام کے سوا اس کا کوئی اور نام رکھیں گے۔ لیکن آپ نے فرمایا، کیا یہ ذی الحجہ نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ پھر دریافت فرمایا اور یہ شہر کون سا ہے؟ ہم بولے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ بہتر علم ہے، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ ہم نے سمجھا شاید اس کا کوئی اور نام آپ ﷺ رکھیں گے، جو مشہور نام کے علاوہ ہوگا۔ لیکن آپ ﷺ نے فرمایا، کیا یہ مکہ نہیں ہے؟ ہم بولے کیوں نہیں (یہ مکہ ہی ہے) پھر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا اور یہ دن کون سا ہے؟ ہم بولے کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو زیادہ بہتر علم ہے، پھر آپ ﷺ خاموش ہو گئے اور ہم نے سمجھا شاید اس کا آپ ﷺ اس کے مشہور نام کے سوا کوئی اور نام رکھیں گے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا یہ یوم النحر (قربانی کا دن) نہیں ہے؟ ہم بولے کہ کیوں نہیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا:

((فَإِنَّ دِمَاءَ كُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ، قَالَ مُحَمَّدٌ وَأَحْسِبُهُ قَالَ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هَذَا ، وَسَتَلْقَوْنَ رَبَّكُمْ ، فَسَيَسْأَلُكُمْ عَنْ أَعْمَالِكُمْ ، أَلَا فَلَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا ، يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ))

''پس تمہارا خون اور تمہارا مال۔ محمد نے بیان کیا کہ میرا خیال ہے کہ ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے یہ بھی کہا، اور تمہاری عزت تم پر اسی طرح حرام ہے جس طرح یہ دن کا تمہارے اس شہر اور تمہارے اس مہینے میں اور تم بہت جلد اپنے رب سے ملو گے اور وہ تم سے تمہارے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعمال کے بارے میں سوال کرے گا۔ ہاں، پس میرے بعد تم گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو۔''

ہاں اور جو یہاں موجود ہیں وہ ان لوگوں کو پہنچا دیں جو موجود نہیں ہیں، ہوسکتا ہے کہ جسے وہ پہنچائیں ان میں سے کوئی ایسا بھی ہو جو یہاں بعض سننے والوں سے زیادہ اس (حدیث) کو یاد رکھ سکتا ہو۔ محمد بن سیرین رحمہ اللہ جب اس حدیث کا ذکر کرتے تو فرماتے کہ محمد ﷺ نے سچ فرمایا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تو کیا میں نے پہنچا دیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہ جملہ فرمایا۔

صحیح بخاری، المغازی، باب حجة الوداع(٤٤٠٦)

بارہ سنتیں اور جنت میں محل

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّي لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيضَةٍ إِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ».

''نہیں ہے کوئی مسلمان جو اللہ کے لیے نماز پڑھتا ہے ہر دن اور رات میں بارہ رکعات نفل فرض کے علاوہ مگر اللہ اس کے لیے جنت میں گھر بنا دیتے ہیں۔''

مسلم ، صلاة المسافرين، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض(٢/ ١٦١) رقم (١٧٢٩) ، سنن دارمی ، کتاب الصلاة، باب فی صلاة السنة (١/ ٣٩٧) رقم (١٤٣٨)]

سیدہ ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرما رہے تھے:

((مَنْ صَلَّى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ بُنِيَ لَهُ بِهِنَّ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ))

''جو ایک دن اور رات میں بارہ رکعتیں (چار رکعتیں ظہر سے پہلے اور دو ظہر کے بعد ،دو مغرب کے بعد اور دو عشاء کے بعد اور دو رکعتیں نماز فجر سے پہلے)ادا کرے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے جنت میں ایک محل بنا دیا جاتا ہے“

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

((فَمَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ))

”جب سے میں نے یہ حدیث رسول اللہ سے سنی تب سے اب تک میں نے یہ سنتیں نہیں چھوڑیں“

صحیح مسلم ، صلاۃ المسافرین ، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض وبعدهن وبیان عددهن(١٦٩٦)

بارہ سال اذان دینے پر اجر

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَى عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»

”جس شخص نے بارہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔“

«وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِيْنِهِ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سِتُّوْنَ حَسَنَةً»

”اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے بدلے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔“

«وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُوْنَ حَسَنَةً»

”اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔“

ابن ماجه ، الأذان والسنه فيها ، باب فضل الأذان وثواب المؤذنين (٧٧٨) صحيح

نیز حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

”مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دوسری اشیاء (حجر وشجر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور جمادات) اسے (یعنی اذان کو) سنتی ہیں۔ وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گے (کہ یہ بندہ مومن ہے)۔“

صحیح البخاری، الأذان، باب رفع الصوت بالنداء (٦٠٩)

موسیٰ رضی اللہ عنہ کی قوم کے لیے بارہ چشمے پھوٹ پڑے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقَطَّعْنٰهُمُ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ اَسْبَاطًا اُمَمًا وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اِذِ اسْتَسْقٰىهُ قَوْمُهٗٓ اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْۢبَجَسَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ وَظَلَّلْنَا عَلَيْهِمُ الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْهِمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ﴾ (الأعراف:٠٦)

”اور ہم نے انھیں بارہ قبیلوں میں تقسیم کر دیا، جو کئی گروہ تھے اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی، جب اس کی قوم نے اس سے پانی مانگا کہ اپنی لاٹھی اس پتھر پر مار تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے، بلاشبہ سب لوگوں نے اپنی پانی پینے کی جگہ معلوم کر لی اور ہم نے ان پر بادل کا سایہ کیا اور ان پر من اور سلویٰ اتارا، کھاؤ ان پاک چیزوں میں سے جو ہم نے تمھیں عطا کیں اور انھوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے آپ ہی پر ظلم کرتے تھے۔“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاِذِ اسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ فَانْفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْأَرْضِ مُفْسِدِيْنَ﴾

”اور جب موسیٰ نے اپنی قوم کے لئے (اللہ سے) پانی مانگا تو ہم نے کہا کہ اپنی لاٹھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پتھر پر مارو (انہوں نے لاٹھی ماری) تو اس میں سے بارہ چشمے پھوٹ نکلے اور تمام لوگوں نے اپنا اپنا گھاٹ معلوم کر (کے پانی پی) لیا (ہم نے حکم دیا کہ) اللہ کی (عطا فرمائی ہوئی) روزی کھاؤ اور پیو مگر زمین میں فساد نہ کرتے پھرنا۔''

[البقرة۔٦٠]

بنی اسرائیل کے بارہ نقیب

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَ لَقَدْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ وَ بَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا وَ قَالَ اللّٰهُ اِنِّيْ مَعَكُمْ لَئِنْ اَقَمْتُمُ الصَّلٰوةَ وَ اٰتَيْتُمُ الزَّكٰوةَ وَ اٰمَنْتُمْ بِرُسُلِيْ وَ عَزَّرْتُمُوْهُمْ وَ اَقْرَضْتُمُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّاُكَفِّرَنَّ عَنْكُمْ سَيِّاٰتِكُمْ وَ لَاُدْخِلَنَّكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ فَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَآءَ السَّبِيْلِ﴾. (المائدہ: ١٢)

''اور اللہ نے بنی اسرائیل سے اقرار لیا اور اُن میں ہم نے بارہ سردار مقرر کئے پھر اللہ نے فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں اگر تم نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہو گے اور میرے پیغمبروں پر ایمان لاؤ گے اور ان کی مدد کرو گے اور اللہ کو قرضِ حسنہ دو گے تو میں تم سے تمہارے گناہ دُور کر دوں گا اور تمہیں باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے سے نہریں بہہ رہی ہیں۔ پھر جس نے اس کے بعد تم میں سے کفر کیا وہ سیدھے رستے سے بھٹک گیا۔''

ایسا کلمہ کہ بارہ فرشتے لکھنے کو دوڑیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آیا اور نماز کی صفت میں مل گیا اور اس کا سانس پھولا ہوا تھا تو اس نے کہا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«اَلْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ» .

”تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں بہت زیادہ تعریفیں جو پاک ہے اور ان میں برکت کی گئی ہے۔“

پھر جب رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ چکے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

أَيُّكُمُ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ .

”تم میں سے کون تھا جس نے یہ کلمات کہے؟

ساری قوم خاموش ہوگئی تو آپ ﷺ نے دوبارہ یہی سوال کیا کہ یہ کلمات کس نے کہے ہیں اس نے کوئی بری بات نہیں کہی تو اس شخص نے عرض کیا کہ میں آیا اور میرا سانس پھولا ہوا تھا تو میں نے یہ کلمات کہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَقَدْ رَأَيْتُ اثْنَيْ عَشَرَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَرْفَعُهَا» .

”میں نے بارہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ایک دوسرے سے جلدی کر رہے تھے کہ ان میں سے کون ان کلمات کو اوپر (اللہ کے پاس) لے جائے۔“

صحيح مسلم، المساجد ومواضع الصلاة، باب ما يقال بين تكبيرة الإحرام والقراءة: ٦٠٠

ایک دوسری روایت میں کچھ اس طرح روایت ہے‘ سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو جب آپ ﷺ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا: ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ)) تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا: ((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ)) آپ ﷺ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: بولنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((رَأَيْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ)) ”میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اترتے دیکھا کہ ان میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے ہر ایک دوسرے سے پہل کر رہا تھا کہ ان مبارک کلمات کو دوسرے سے پہلے وہ لکھ لے۔“

صحیح بخاری، الاذان (۷۹۹)

فرشتوں کا ان کلمات کو لکھنے کی جلدی کی وجہ کہ یہ اللہ کی حمد کے کلمات ہیں اور اللہ تعالیٰ کو اپنی حمد سب سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«وَمَا مِنْ شَيْءٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ مِنَ الْحَمْدِ»

”حمد وثناء سے زیادہ کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔“

صحیح الترغیب والترهیب، الذکر والدعاء، باب الترغیب فی التسبیح والتکبیر والتهلیل (۱۵۷۲) حسن

نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَى عَبْدٍ نِعْمَةً فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ اِلَّا وَقَدْ اَدَّى شُكْرَهَا))

”اللہ تعالیٰ نے جب کسی بندے کو کوئی نعمت دی تو اس نے الحمد اللہ کہا تو اس نے اللہ کا شکریہ ادا کیا“

مستدرك حاكم (۱/ ۵۰۸) ومعجم طبرانی کبیر (۸/ ۱۹۳) (۷۷۹٤)

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے حضرت مطرف سے کہا کہ آج میں تجھے ایک حدیث سناؤں گا تا کہ اللہ تجھے فائدہ دے تو جان لے:

((اِنَّ خَيْرَ عِبَادِ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَلْحَمَّادُوْنَ))

”اللہ کی حمد بیان کرنے والے قیامت کے دن تمام بندوں سے بہتر ہوں گے“

مسند احمد (٤/ ٤٣٤) سنده صحیح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جمعہ کے بارہ گھنٹوں میں قبولیت کی اک گھڑی

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((يَوْمُ الْجُمُعَةِ اثْنَتَا عَشْرَةَ سَاعَةً ، لَا يُوجَدُ فِيهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللَّهَ شَيْئًا إِلَّا آتَاهُ إِيَّاهُ، فَالْتَمِسُوهَا آخِرَ سَاعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ))

”جمعہ کا دن بارہ گھنٹہ کا ہے جو بندہ مومن اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے اللہ تعالیٰ اس کو عنایت فرمائے گا تم لوگ اس کو عصر کے بعد آخری وقت میں تلاش کرو۔“

سنن النسائی ، الجمعة ، باب وقت الجمعة(١٣٨٩)صحيح

سیدنا اوس بن اوس الثقفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا:

((مَنْ غَسَّلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْتَسَلَ ثُمَّ بَكَّرَ وَابْتَكَرَ وَمَشَى وَلَمْ يَرْكَبْ وَدَنَا مِنَ الْإِمَامِ فَاسْتَمَعَ وَلَمْ يَلْغُ كَانَ لَهُ بِكُلِّ خُطْوَةٍ عَمَلُ سَنَةٍ، أَجْرُ صِيَامِهَا وَقِيَامِهَا))

”جو آدمی جمعہ کے روز نہایا اور غسل کروایا‘ اور بہت سویرے گھر سے نکلا‘ پیدل چل کر گیا اور سوار نہیں ہوا‘ امام کے قریب ہو کر بیٹھا‘ توجہ سے خطبہ سنا اور کوئی فضول حرکت نہیں کی۔اس کے لیے ایک ایک قدم پر سال بھر کے روزے اور قیام کا ثواب ہے۔“

سنن أبی داود (٣٤٥)وسنن النسائی (٣٨٣) و مسند أحمد (١٥٥٧٤)

صحيح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الـرَّابِـعَةِ فَـكَـأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً ، وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَـأَنَّـمَـا قَـرَّبَ بَيْـضَةً ، فَـإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰـئِكَةُ يَسْتَمِعُوْنَ الذِّكْرَ))

''جو شخص جمعہ کے دن غسل جنابت کی طرح اہتمام سے غسل کرے' پھر نماز کے لیے جائے تو ایسا ہے جیسا کہ اونٹ صدقہ کیا' جو دوسری گھڑی میں جائے تو اس نے گویا گائے کی قربانی دی۔ جو تیسری گھڑی میں جائے تو گویا اس نے سینگ دار مینڈھا صدقہ کیا۔ جو چوتھی گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک مرغی صدقہ دی اور جو پانچویں گھڑی میں جائے تو اس نے گویا ایک انڈہ اللہ کی راہ میں صدقہ کیا۔ پھر جب امام خطبہ پڑھنے کے لیے آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے مسجد میں حاضر ہو جاتے ہیں''

صحیح البخاری(٨٨١) و صحیح مسلم (١٤١٦، ١٤١٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیس سے بیس تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ ، الْآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنْكُمْ وَعَلِمَ أَنَّ فِيكُمْ ضَعْفًا فَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ صَابِرَةٌ يَغْلِبُوا مِائَتَيْنِ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَلْفٌ يَغْلِبُوا أَلْفَيْنِ بِإِذْنِ اللَّهِ وَاللَّهُ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ [الأنفال:٦٥]

''اے نبی (ﷺ)! اللہ تمہیں اور مومنوں کو جو تمہارے پیروکار ہیں کافی ہے، اے نبی! مسلمانوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس آدمی ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو کافروں پر غالب رہیں گے اور اگر سو (ایسے) ہوں گے تو ہزار پر غالب رہیں گے اس لئے کہ کافر ایسے لوگ ہیں کہ کچھ بھی سمجھ نہیں رکھتے س، اب اللہ نے تم پر سے بوجھ ہلکا کر دیا اور معلوم کرلیا کہ (ابھی) تم میں کسی قدر کمزوری ہے پس اگر تم میں ایک سو ثابت قدم رہنے والے ہوں گے تو دوسو پر غالب رہیں گے اور اگر ایک ہزار ہوں گے تو اللہ کے حکم سے دو ہزار پر غالب رہیں گے اور اللہ ثابت قدم رہنے والوں کا مددگار ہے۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ہم بیس کے عدد کے متعلق قرآن وسنت کے بیان کردہ احکام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ومسائل اور واقعات وقصص کا تذکرہ کریں گے۔

پہلے آیت مذکورہ کے متعلق

آیت مبارکہ میں بیس مسلمانوں کو کفار کے دوسو آدمیوں پر غالب آنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ مگر یہ حکم خبر کی صورت میں ہے، کیونکہ یہ بات معروف ہے کہ حکم بہت تاکید کے ساتھ دینا ہو تو وہ خبر کے الفاظ میں دیا جاتا ہے، مثلاً یہ کہنا ہو سب لوگ نماز کے لیے مسجد میں جائیں تو کہا جاتا ہے سب لوگ مسجد میں جائیں گے۔ یہاں بیس مسلمانوں کو کفار کے دوسو آدمیوں پر غالب آنے کا حکم دیا جا رہا ہے مگر خبر کے الفاظ میں کہ اگر تم میں سے بیس صابر ہوں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے۔ مراد یہ ہے کہ غالب آئیں۔ اس کی دلیل اگلی آیت ہے کہ اب اللہ نے تم سے تخفیف کر دی ہے، سو اگر تم میں سے ایک سو صابر ہوں تو وہ دوسو پر غالب آئیں گے۔ مراد یہ ہے کہ دوسو پر غالب آئیں، ظاہر ہے کہ تخفیف امر (حکم) میں ہوتی ہے، خبر میں نہیں۔ ان آیات میں خوش خبری بھی ہے مگر ایمان اور صبر کی شرط کے ساتھ۔

چنانچہ اس آیت کے مطابق نبی ﷺ جنگ سے قبل صحابہ کو جنگ کی رغبت دیتے اور اس کی فضیلت بیان کرتے۔ ابوبکر بن ابوموسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا، وہ اس وقت دشمن کا مقابلہ کر رہے تھے، انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت تلواروں کے سایوں تلے ہے۔ یہ سن کر ایک پراگندہ حال شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا، اے ابوموسیٰ! کیا یہ بات تم نے رسول اللہ ﷺ سے خود سنی ہے؟ انھوں نے جواب دیا، ہاں! اس پر وہ اپنے ساتھیوں کی طرف پلٹا، اس نے انھیں الوداعی سلام کہا اور پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی، وہ ننگی تلوار لے کر دشمن کی طرف بڑھا اور لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔

مسلم، الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠٢)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے کی مثال اور اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ کون اللہ کے راستہ میں جہاد کرتا ہے، ایسی ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھنے والا اور ہمیشہ رات کو قیام کرنے والا آدمی اور اللہ نے اپنے راستہ میں جہاد کرنے والے کو اس بات کی ضمانت دی ہے کہ اگر اس نے اسے میدان جہاد میں وفات دے دی تو وہ اس کو جنت میں داخل کرے گا، یا اسے اجر یا غنیمت کے ساتھ صحیح سالم واپس لوٹائے گا۔بخاری، الجهاد، باب أفضل الناس مؤمن مجاهد بنفسه و ماله فی سبيل الله -- الخ (٢٧٨٧)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ (رض) میدان بدر کی طرف چلے، یہاں تک کہ مشرکین سے پہلے ہی وہاں پہنچ گئے، پھر بعدازاں مشرک بھی آ گئے۔ آپ نے فرمایا: جب تک میں آگے نہ بڑھوں تم میں سے کوئی شخص کسی چیز کی طرف پیش قدمی نہ کرے۔ جب مشرکین نزدیک آ گئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس جنت کی طرف لپکو جس کی پہنائیاں آسمانوں اور زمین کے برابر ہیں۔ اس پر عمیر بن حمام رضی اللہ عنہ نے کہا، بہت خوب ، بہت خوب! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے یہ کیوں کہا ہے کہ بہت خوب، بہت خوب؟ انھوں نے عرض کی، اس امید سے کہ اللہ مجھے بھی اہل جنت میں سے کر دے۔ آپ نے فرمایا : تم اہل جنت میں سے ہو۔ عمیر رضی اللہ عنہ اپنے توشہ دان سے کچھ کھجوریں نکال کر کھانے لگے، پھر کہنے لگے، اگر میں اتنی دیر تک زندہ رہا کہ اپنی کھجوریں کھا لوں تو یہ زندگی تو لمبی ہو جائے گی، چنانچہ ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انھوں نے وہ سب پھینک دیں اور پھر مشرکین سے لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔

(مسلم، الإمارة، باب ثبوت الجنة للشهيد(١٩٠١)

بیس نیکیاں اور بیس گناہ معاف

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے چار کلمات کو چنا ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ .

((فَمَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ عِشْرِينَ حَسَنَةً أَوْ حَطَّ عَنْهُ عِشْرِينَ سَيِّئَةً))

پس جس شخص نے: سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا تو اللہ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور بیس اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔“

اور پھر جو اللہ اکبر کہتا ہے اسے بھی بیس نیکیاں اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اسے بھی بیس نیکیاں مل جاتی ہیں۔“

(مسند أحمد ١٣ / ٤٥٧: ٨٠٩٣) صحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«لَأَنْ أَقُولَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ» .

”میں یہ کلمات کہوں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ تو یہ میرے نزدیک ان سب اشیاء سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع ہوتا ہے (مراد ہے ساری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں)۔“

مسلم ، الذكر والدعاء ، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء (٢٦٩٥) والترمذى (٣٥٩٧)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

«جَاءَ رَجُلٌ بَدَوِيٌّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي خَيْرًا ، قَالَ: قُلْ : سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ » .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”ایک دیہاتی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! مجھے خیر (کے کلمات) سکھایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہا کر۔“

صحيح الترغيب والترهيب، الذكر والدعاء، باب الترغيب فى التسبيح والتحميد (١٥٦٤)

جب رسول اللہ ﷺ دنیا سے گئے تو میں بیس سال کا تھا

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَنَّهُ كَانَ ابْنَ عَشْرِ سِنِينَ، مَقْدَمَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَكَانَ أُمَّهَاتِي يُوَاظِبْنَنِي عَلَى خِدْمَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَدَمْتُهُ عَشْرَ سِنِينَ، وَتُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا ابْنُ عِشْرِينَ سَنَةً، فَكُنْتُ أَعْلَمَ النَّاسِ بِشَأْنِ الْحِجَابِ حِينَ أُنْزِلَ، وَكَانَ أَوَّلَ مَا أُنْزِلَ فِي مُبْتَنَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِزَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ أَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا عَرُوسًا، فَدَعَا الْقَوْمَ فَأَصَابُوا مِنَ الطَّعَامِ، ثُمَّ خَرَجُوا وَبَقِيَ رَهْطٌ مِنْهُمْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَطَالُوا الْمُكْثَ، فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَرَجَ، وَخَرَجْتُ مَعَهُ لِكَيْ يَخْرُجُوا، فَمَشَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَشَيْتُ، حَتَّى جَاءَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ، ثُمَّ ظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا دَخَلَ عَلَى زَيْنَبَ فَإِذَا هُمْ جُلُوسٌ لَمْ يَقُومُوا، فَرَجَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَرَجَعْتُ مَعَهُ، حَتَّى إِذَا بَلَغَ عَتَبَةَ حُجْرَةِ عَائِشَةَ وَظَنَّ أَنَّهُمْ خَرَجُوا، فَرَجَعَ وَرَجَعْتُ مَعَهُ، فَإِذَا هُمْ قَدْ خَرَجُوا، فَضَرَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ بِالسِّتْرِ، وَأُنْزِلَ الْحِجَابُ))

"جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ ہجرت کر کے آئے تو ان کی عمر دس برس کی تھی۔ میری ماں اور بہنیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کے لئے مجھ کو تاکید کرتی رہتی تھیں۔ چنانچہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دس برس تک خدمت کی اور جب آپ کی وفات ہوئی تو میں بیس برس کا تھا۔ پردہ کے متعلق میں سب سے زیادہ جاننے والوں میں سے ہوں کہ کب نازل ہوا۔ سب سے پہلے یہ حکم اس وقت نازل ہوا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش رضی اللہ عنہما سے نکاح کے بعد انہیں اپنے گھر لائے تھے، آپ ان کے دولہا بنے تھے۔ پھر آپ نے لوگوں کو (دعوت ولیمہ پر) بلایا۔ لوگوں نے کھانا کھایا اور چلے گئے۔ لیکن کچھ لوگ ان میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں (کھانے کے بعد بھی) دیر تک وہیں بیٹھے (باتیں کرتے رہے) آخر آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور باہر تشریف لے گئے۔ میں بھی آپ ﷺ کے ساتھ باہر گیا تاکہ یہ لوگ بھی چلے جائیں۔ آپ ﷺ چلتے رہے اور میں بھی آپ کے ساتھ رہا۔ جب آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے پاس دروازے پر آئے تو آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ اس لئے آپ واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ آیا۔ جب آپ زینب رضی اللہ عنہا کے گھر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہ لوگ ابھی بیٹھے ہوئے ہیں اور ابھی تک نہیں گئے ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ وہاں سے پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گیا جب آپ عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ کے دروازے پر پہنچے اور آپ کو معلوم ہوا کہ وہ لوگ چلے گئے ہیں تو آپ پھر واپس تشریف لائے اور میں بھی آپ کے ساتھ واپس آیا۔ اب وہ لوگ واقعی جا چکے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد اپنے اور میرے بیچ میں پردہ ڈال دیا اور پردہ کی آیت نازل ہوئی۔‘‘

صحیح بخاری، النکاح، باب الولیمۃ حق (٥١٦٦)

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میری امی جان سیدہ ام سلیم (رضی اللہ عنہا) کے پاس تشریف لائے، اس نے آپ کی خدمت میں کھجور اور گھی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: کھجور اور گھی کو برتن میں رکھ دو، میرا روزہ ہے۔ پھر آپ گھر کے ایک کونے میں کھڑے ہوئے اور آپ نے ہمیں نفلی نماز پڑھائی۔ آپ نے سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا اور اس کے گھر والوں کیلئے دعا کی۔ سیدہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری ایک خاص چیز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: ’’وہ کیا ہے؟‘‘

اس نے کہا: آپ کا خادم میرا بیٹا انس (رضی اللہ عنہ)! تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا و آخرت کی ہر بھلائی میرے لیے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے مانگی، پھر آپ نے یہ دعا کی:

((اَللّٰھُمَّ ارْزُقْهُ مَالًا وَ وَلَدًا وَبَارِكْ لَهٗ فِيْهِ))

’’الٰہی! اسے مال اور اولاد عطا کر اور اس کیلئے مال و اولاد میں برکت دے۔‘‘

سیدنا انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سب انصار سے زیادہ میرے پاس مال تھا۔ میری بیٹی امینہ نے بتایا کہ حجاج کی آمد تک بصرہ میں میری نسل میں سے ایک سو انتیس افراد دفن کیے گئے۔

بخاری، الصوم، باب من زار قوما فلم یفطر عندھم (١٩٨٢) ومسلم (٢٤٨١، ١٤٣)

ایک بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس دن کا اعتکاف کیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عَشَرَةَ أَيَّامٍ ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِی قُبِضَ فِیهِ اعْتَكَفَ عِشْرِینَ یَوْمًا))

’’نبی کریم ﷺ ہر رمضان رمضان کے دس دن اعتکاف بیٹھا کرتے تھے بس وہ سال جس میں آپ ﷺ کی رحلت ہوئی تھی اس سال آپ ﷺ نے بیس دن کا اعتکاف کیا تھا‘‘

بخاری ،الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان(٢٠٤٤)

ایک دوسری روایت میں ہے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((كَانَ یَعْرِضُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ القُرْآنَ كُلَّ عَامٍ مَرَّةً ، فَعَرَضَ عَلَیْهِ مَرَّتَیْنِ فِی العَامِ الَّذِی قُبِضَ فِیهِ ، وَكَانَ یَعْتَكِفُ كُلَّ عَامٍ عَشْرًا ، فَاعْتَكَفَ عِشْرِینَ فِی العَامِ الَّذِی قُبِضَ فِیهِ))

’’جبریل u نبی کریم کے ساتھ ہر سال (رمضان میں) قرآن کا ایک بار دور کرتے تھے اور جس سال آپ نے یہ دنیا چھوڑا اس سال دو بار قرآن کا دور کیا اور اعتکاف بھی آپ دس دن کا کرتے تھے مگر جس سال آپ نے رحلت فرمائی تو اس سال آپ نے اعتکاف بھی بیس دنوں کا کیا‘‘

بخاری ، فضائل القرآن، باب کان جبریل یعرض القرآن علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم(٤٩٩٨)

اعتکاف اصل میں تنہائی کی عبادت کا نام ہے رسول اللہ ﷺ رمضان کے آخری عشرے میں مسجد میں بیٹھا کرتے تھے جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری دھاکہ شروع ہوجاتا تو رسول اللہ رضی اللہ عنہم اپنی کمر کس لیتے ،رات بھر جاگتے رہتے اور اپنی بیویوں کو بھی جگاتے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

البخاری، فضل لیلة القدر، باب العمل فی العشر الأواخر من رمضان (۲۰۲٤) ومسلم (۱۱۷٤)

نیز حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

"نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف کرتے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویاں اعتکاف کرتی تھیں"

[بخاری، اعتکاف(۲۰۲٦)ومسلم(۱۱۷۲)]

ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے

مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

((أَتَیتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ عَلَیهِ وَسَلَّمَ فِی نَفَرٍ مِنْ قَوْمِی ، فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِینَ لَیْلَةً ، وَكَانَ رَحِیمًا رَفِیقًا ، فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِینَا ، قَالَ :ارْجِعُوا فَكُونُوا فِیهِمْ ، وَعَلِّمُوهُمْ ، وَصَلُّوا ، فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْیُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ ، وَلْیَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ))

"میں اپنی قوم کے چند لوگوں کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، ہم آپ کے پاس بیس راتیں ٹھہرے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم بہت رحم کرنے والے، نرم دل تھے، جب آپ نے ہمارا اپنے گھر والوں کے متعلق شوق محسوس کیا تو فرمایا: جاؤ اپنے اہل وعیال مین چلے جاؤ اور انہیں دین، نماز سیکھاؤ، اور جب نماز کا وقت ہو جائے تو تم میں سے ایک اذان کہے اور جو عمر رسیدہ ہو وہ امامت کرائے"

صحیح بخاری، الاذان، باب من قال ......(٦٢٨)

مالک بن الحویرث اللیثی رضی اللہ عنہ کا شمار نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے۔ آپ کی کنیت ابوسلیمان ہے۔ آپ اپنی قوم کے دیگر افراد کے ساتھ نبی اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اسلام قبول کیا، پھر بیس دن تک مدینہ منورہ میں رہ کر اسلام کی تعلیمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو اپنے دامن میں سمیٹا، اور آپ ﷺ کی اجازت سے واپس اپنے علاقے میں تشریف لے گئے۔ آپ سے پندرہ احادیث مروی ہیں، جن میں سے دو متفق علیہ ہیں۔ آخر عمر میں آپ بصرہ منتقل ہو گئے تھے اور وہیں ۹۴ھ میں وفات پائی۔ آپ سے روایت کرنے والوں میں ابو قلابہ، ابو عطیہ اور آپ کے بیٹے عبداللہ بن مالک شامل ہیں۔

الاستیعاب (۳/ ۱۳۴۹) عمدۃ القاری (۲/ ۹۹)

السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کہنے سے بیس نیکیاں

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

((أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ ، قَالَ :قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عَشْرٌ ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :عِشْرُونَ .ثُمَّ جَاءَ آخَرُ فَقَالَ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : ثَلَاثُونَ))

"نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ السلام علیکم آپ نے اس کا جواب دیا پھر وہ بیٹھ گیا حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دس (نیکیاں مل گئیں) پھر دوسرا شخص آیا اس نے کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّه آپ نے اسے بھی جواب دیا تو وہ بیٹھ گیا آپ نے فرمایا کہ بیس (نیکیاں مل گئیں) پھر تیسرا شخص آیا اس نے کہا کہا السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُه آپ نے اس کو جواب دیا آپ نے فرمایا کہ تیس (نیکیاں مل گئیں)"

ابو داؤد ، الادب ، باب کیف السلام؟ (۵۱۶۵) والترمذی (۲۶۸۹) صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

سلام ہر مسلمان کو کہنا ضروری ہے چاہے وہ جانتا ہو یا ناواقف ہو۔آپ ﷺ نے فرمایا:

((تَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَّمْ تَعْرِفْ)) .

''ہر شخص کو سلام کہو چاہے تم اسے پہچانو یا نہ پہچانو''۔

بخاری ، الایمان (٦/ ١٢)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

((لَا تَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوا ، وَلَا تُؤْمِنُوا حَتّٰى تَحَابُّوا ، أَوَلَا أَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ إِذَا فَعَلْتُمُوهُ تَحَابَبْتُمْ؟ أَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ))

''تم اسوقت تک جنت میں داخل نہیں ہو سکتے جب تک ایمان دار نہ بن جاؤ اور اس وقت تک ایمان دار نہیں بن سکتے ۔ جب تک ایک دوسرے سے محبت نہ کرو۔''میں ایک ایسا کام نہ بتاؤں جس کے کرنے سے تم ایک دوسرے سے محبت کرو گے آپس میں بہت زیادہ سلام کیا کرو ''

صحیح مسلم ، الایمان ، باب بیان انه لایدخل الجنة ۔۔۔الخ (٥٤)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ ایک رات اللہ تبارک وتعالیٰ اُحسن صورت میں میرے پاس آئے' (راوی کا خیال ہے کہ یہ خواب تھا)اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! کیا تو جانتا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں ۔؟ میں نے کہا،نہیں،تو اللہ تعالیٰ نے اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی' پس مجھ پر ہر چیز واضح ہوگئی ، پھر اللہ تعالیٰ نے دریافت کیا': اے محمد ﷺ! کیا تو جانتا ہے کہ مقرب فرشتے کس چیز میں جھگڑا رہے ہیں ۔؟ میں نے کہا، ہاں، گناہوں کو مٹانے والے اعمال کے متعلق ،اور وہ یہ ہیں کہ ایک نماز کے بعد دوسری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز کے لیے مسجد میں ٹھہرنا، باجماعت نماز کے لیے چل کر مسجد جانا، اورنا خوشگوار موسم میں اچھا وضوء کرنا، اور جس نے ایسا کیا وہ زندہ بھی خیر پر رہے گا اور مرے گا بھی خیر پر، اور اس کی غلطیاں اس طرح معاف ہوں گی جیسے پہلے دن ماں نے اسے جنا تھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! جب تو نماز ادا کر لے تو یہ دعا پڑھا کر: اے اللہ! میں تجھ سے اچھے کاموں کے کرنے کا سوال کرتا ہوں اور برے کاموں سے بچنے کا سوال کرتا ہوں، اور مساکین کی محبت تجھ سے مانگتا ہوں، اور جب تو کسی کو فتنے میں مبتلا کرنے کا ارادہ رکھے تو مجھے بغیر فتنے میں مبتلا کے فوت کر لینا، اور فرمایا:

((وَالدَّرَجَاتُ إِفْشَاءُ السَّلَامِ ، وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَالصَّلَاةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ))

(یہ فرشتے) جنت میں درجات بلند کرنے والے اعمال کا ذکر کر رہے ہیں اور وہ یہ ہیں: سلام کو عام کرنا، لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو اس وقت نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوئے ہوں“

جامع الترمذی، التفسیر، باب سورة ص (۳۲۲۳) صحیح

انہوں نے ہمیں بیس سال زبانی احادیث لکھوائی

امام ابو حفص بن شاہین رحمہ اللہ نے فرمایا:

ابن ابی داؤد رحمہ اللہ نے ہمیں بیس سال کے قریب حدیثیں لکھائیں، میں نے آپ کے ہاتھ میں کتاب نہیں دیکھی، وہ تو صرف حافظے سے زبانی حدیثیں لکھاتے تھے۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر: ۲۹/ ۸۳، سندہ حسن)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تیس سے تیس تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلَاثِينَ لَيْلَةً وَأَتْمَمْنَاهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيقَاتُ رَبِّهِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً وَقَالَ مُوسَى لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ ، وَلَمَّا جَاءَ مُوسَى لِمِيقَاتِنَا وَكَلَّمَهُ رَبُّهُ قَالَ رَبِّ أَرِنِي أَنْظُرْ إِلَيْكَ قَالَ لَنْ تَرَانِي وَلَكِنِ انْظُرْ إِلَى الْجَبَلِ فَإِنِ اسْتَقَرَّ مَكَانَهُ فَسَوْفَ تَرَانِي فَلَمَّا تَجَلَّى رَبُّهُ لِلْجَبَلِ جَعَلَهُ دَكًّا وَخَرَّ مُوسَى صَعِقًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ إِلَيْكَ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُؤْمِنِينَ ﴾

”اور ہم نے موسیٰ سے تیس رات کی میعاد مقرر کی اور دس (راتیں) اور ملا کر اُسے پورا کر دیا تو اس کے رب کی چالیس رات کی میعاد پوری ہوگئی اور موسیٰ نے اپنے بھائی ہارون سے کہا کہ میرے (کوہِ طور پر جانے کے) بعد تم میری قوم میں میرے جانشین ہو (ان کی) اصلاح کرتے رہنا اور شریروں کے رستے پر نہ چلنا ، اور جب موسیٰ ہمارے مقرر کئے ہوئے وقت پر (کوہِ طور پر) پہنچے اور اُن کے رب نے ان سے کلام کیا تو کہنے لگے کہ اے اللہ! مجھے (جلوہ) دکھا کہ میں تیرا دیدار (بھی) کروں۔ اللہ نے فرمایا کہ تم مجھے ہرگز نہ دیکھ سکو گے، ہاں پہاڑ کی طرف دیکھتے رہو اگر یہ اپنی جگہ قائم رہا تو تم مجھے دیکھ سکو گے جب اُن کا رب پہاڑ پر نمودار ہوا تو (تجلی انوار ربانی نے) اُس کو ریزہ ریزہ کر دیا اور موسیٰ بیہوش ہو کر گر پڑے جب ہوش میں آئے تو کہنے لگے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کہ تیری ذات پاک ہے اور میں تیرے حضور میں توبہ کرتا ہوں اور جو ایمان لانے والے ہیں اُن میں سب سے اوّل ہوں۔''

[الاعراف:۱۴۲۔۱۴۳]

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں تیس کے عدد کو موضوع بحث بنائیں گے' دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

حمل اور دودھ پلانے کی مدت تیس مہینے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّى إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ . (الأحقاف: ١٥)

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی برس میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کیئے ہیں ان کا شکر گزار ہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔''

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مبارکہ سے معلوم ہوا کہ دو سال دودھ پلانے کی مدت ہے اور وضع حمل کم از کم چھ ماہ میں بھی ہوسکتا ہے یعنی چوبیس مہینے دودھ پلانے کی مدت اور باقی چھ مہینے وضع حمل کی مدت جیسا کہ قرآن مجید کے دوسرے مقام پر دودھ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو سال بتائی گئی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ أَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ أَرَادَ أَن يُتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُودٌ لَّهُ بِوَلَدِهِ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذَٰلِكَ فَإِنْ أَرَادَا فِصَالًا عَن تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا وَإِنْ أَرَدتُّمْ أَن تَسْتَرْضِعُوا أَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ إِذَا سَلَّمْتُم مَّا آتَيْتُم بِالْمَعْرُوفِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ﴾ (البقرۃ:۲۳۳)

"اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اُس شخص کیلئے ہے جو پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اُس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے۔ اور اسی طرح (نان نفقہ) بچے کے وارث کے ذمے ہے اور اگر دونوں (یعنی ماں باپ) آپس کی رضامندی اور صلاح سے بچے کا دودھ چھڑانا چاہیں تو اُن پر کچھ گناہ نہیں۔ اور اگر تم اپنی اولاد کو دودھ پلوانا چاہو تو تم پر کچھ گناہ نہیں بشرطیکہ تم دونوں پلانے والیوں کو دستور کے مطابق اُن کا حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جوتم نے دینا کیا تھا دیدو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس کو دیکھ رہا ہے“

قبروں سے اہل ایمان تیس سال کی عمر کے ساتھ اٹھیں گے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُبْعَثُ الْمُؤْمِنُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ بَنِي ثَلَاثِينَ سَنَةً» .

”قیامت کے دن مومن بے ریش، بے مونچھ اور سرمگیں آنکھوں کے ساتھ تیس سال کی عمر کے ساتھ اٹھائے جائیں گے۔“

مسند أحمد مجمع الزوائد :١٨٣٤٦ـ

حدیث مبارکہ میں قبر سے اٹھنے کا منظر بیان ہوا ہے مختصر اور وضاحت نہیں کی کہ لوگ قبروں سے اٹھ کر میدان محشر میں جائیں گے تو ایسا منظر ہوگا ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿يَوْمَ يَدْعُ الدَّاعِ إِلَىٰ شَيْءٍ نُّكُرٍ ۞ خُشَّعًا أَبْصَارُهُمْ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ كَأَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنتَشِرٌ﴾. (القمر:٦ـ٨)

”جس دن بلانے والا ان کو ایک ناخوش چیز کی طرف بلائے گا۔ تو آنکھیں نیچی کئے ہوئے قبروں سے نکل پڑیں گے گویا بکھری ہوئی ٹڈیاں ہیں۔“

﴿يَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ سِرَاعًا كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ ۞ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ذَٰلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ﴾.

”اس دن یہ قبر سے نکل کر (اس طرح) دوڑیں گے جیسے (شکاری) شکار کے جال کی طرف دوڑتے ہیں۔ ان کی آنکھیں جھک رہی ہوں گی اور ذلت ان پر چھا رہی ہو گی یہی وہ دن ہے جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کچھ لوگ تو قبروں سے اندھے اٹھیں گے:

﴿ وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى ‌۞ قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا ۞ قَالَ كَذٰلِكَ اَتَتْكَ اٰیٰتُنَا فَنَسِیْتَهَا وَ كَذٰلِكَ الْیَوْمَ تُنْسٰى ﴾.

”اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا کہ میرے پروردگا! تو نے مجھے اندھا کر کے کیوں اٹھایا؟ میں تو دیکھتا بھالتا تھا۔ اللہ فرمائے گا کہ ایسا ہی تیرے پاس ہماری آیتیں آئیں تو تو نے ان کو بھلا دیا اسی طرح آج ہم تجھے بھلا دیں گے۔“

کچھ لوگ اندھے، بہرے اور منہ کے بل چل کر میدان محشر جائیں گے۔

﴿وَ نَحْشُرُهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ عُمْیًا وَّ بُكْمًا وَّ صُمًّا مَاْوٰىهُمْ جَهَنَّمُ كُلَّمَا خَبَتْ زِدْنٰهُمْ سَعِیْرًا﴾. (الاسراء:۹۷)

”اور ہم ان کو قیامت کے دن اوندھے منہ اندھے گونگے اور بہرے (بنا کر) اٹھائیں گے اور ان کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔ جب (اس کی آگ) بجھنے کو ہوگی تو ہم اُن کو (عذاب دینے) کیلئے اور بھڑکا دیں گے۔“

یہ کافر ہوں گے جو قبروں سے اٹھائے جائیں گے اور منہ کے بل (سر کے بل) چل کر قبروں سے میدان محشر میں آئیں گے صحابہ رضی اللہ عنہم نے پوچھا یہ کیسے ہوگا تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«أَلَیْسَ الَّذِی أَمْشَاهُ عَلَى الرِّجْلَیْنِ فِی الدُّنْیَا قَادِرًا عَلَى أَنْ یُمْشِیَهُ عَلَى وَجْهِهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ».

”وہ ذات جو دو پاؤں پر چلا سکتی ہے کیا وہ اس بات پر قادر نہیں کہ قیامت کے روز اسے منہ کے بل چلا دے۔“

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث بیان کی اور فرمایا: ہمارے رب کی عزت کی قسم وہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ذات ضرور اس بات پر قادر ہے۔

صحیح البخاری ، الرقاق ، باب کیف الحشر

جنت میں داخلے کے وقت عمریں تیس سال

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِينَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِينَ أَوْ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ سَنَةً»

''''اہل جنت جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے جسم بالوں سے صاف ہوں گے، مسیں بھیگ رہی ہوں گی مگر داڑھی نہ نکلی ہوگی، گورے چٹے (خوبصورت ودلکش حسین شکلوں والے) ہوں گے، گھنے ہوئے جسموں والے، آنکھیں سرمگیں (اور نشیلی) ہوں گی سب کی عمریں ۳۰ یا ۳۳ سال ہوگی۔''

سنن الترمذی ، صفة الجنة ، باب ماجاء فی سن اهل الجنة (٢٥٤٥)

اس روایت میں جنتی لوگوں کی صفات کا ذکر کیا گیا ہے:

۱......داڑھی نہیں ہوگی

۲......گورے چٹے

۳......عمدہ جسم

۴......سرمگیں آنکھیں

۵......پاک صاف دل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنَزَعْنَا مَا فِي صُدُورِهِم مِّنْ غِلٍّ﴾.[الاعراف:٤٣]

''جنتیوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف جو کدورت (رہی) ہوگی اسے ہم نکال دیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیس نیکیاں اور تیس گناہ معاف

حضرت ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

"بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے چار کلمات کو چنا ہے: سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلاَ إِلٰـهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ . پس جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا تو اللہ اس کے لیے بیس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور بیس اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔" اور پھر جو اللہ اکبر کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے اور جو لا الہ الا اللہ کہتا ہے اس کا معاملہ بھی اسی طرح ہے۔

وَمَنْ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ مِنْ قِبَلِ نَفْسِهِكُتِبَتْ لَهُ ثَلاثُونَ حَسَنَةً أَوْ حُطَّ عَنْهُ ثَلاثُونَ سَيِّئَةً .

اور جو شخص اپنے دل کی طرف سے کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اس کے لیے تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے تیس گناہ معاف کر دیے جاتے ہیں۔

مسند أحمد ١٣/ ٤٥٧: ٨٠٩٣) صحيح

میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اترتے دیکھا

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا:

((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ))

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ایک شخص نے کہا:

((رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ))

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوئے تو فرمایا: بولنے والا کون تھا؟ اس شخص نے کہا میں تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا:

((رَأَیْتُ بِضْعَةً وَثَلَاثِینَ مَلَکًا یَبْتَدِرُونَهَا أَیُّهُمْ یَکْتُبُهَا أَوَّلُ))

''میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو اترتے دیکھا کہ ان میں سے ہر ایک دوسرے سے پہل کر رہا تھا کہ ان مبارک کلمات کو دوسرے پہلے وہ لکھ لے۔''

بخاری، الاذان، باب فضل اللهم ربنا لك الحمد كا ذيلی (۷۹۹)

میری امت میں تیس نبوت کا جھوٹا دعوی کریں گے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ، وَحَتَّى يَعْبُدُوا الْأَوْثَانَ، وَأَنَّه سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّه نَبِيٌّ وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَ بَعْدِي))

''قیامت سے پہلے میری امت کے کچھ لوگ مشرکوں سے مل جائیں گے حتی کہ وہ بتوں کی عبادت کرنے لگ جائیں گے اور یقیناً میری امت میں تیس اشخاص کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک کذاب کو گمان ہوگا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

ترمذی، الفتن، باب ماجاء لا تقوم الساعة حتی یخرج کذابون(۲۲۱۹) صحیح

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((إِنَّ اللّٰهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ أَوْ قَالَ إِنَّ رَبِّي زَوَى لِي الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ مُلْكَ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ، وَلَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سِوَى أَنْفُسِهِمْ ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ لِي يَا مُحَمَّدُ ، إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً ، فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ ، وَلَا أُهْلِكُهُمْ بِسَنَةٍ بِعَامَّةٍ ، وَلَا أُسَلِّطُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ ، فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا أَوْ قَالَ بِأَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا ، وَحَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يَسْبِي بَعْضًا ، وَإِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي الْأَئِمَّةَ الْمُضِلِّينَ ، وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ ، وَحَتَّى تَعْبُدَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الْأَوْثَانَ ، وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي ، وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ قَالَ ابْنُ عِيسَى ظَاهِرِينَ ثُمَّ اتَّفَقَا لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ ، حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللَّهِ))

''اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین کو اکٹھا کر دیا'' یا فرمایا ''میرے پروردگار نے میرے لیے زمین کو اکٹھا کر دیا (سمیٹ دیا، جمع کر دیا) پس مجھے اس زمین کے مشرق و مغرب دکھائے گئے اور بے شک میری امت کی سلطنت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک وہ زمین میرے لئے سمیٹی گئی اور مجھے سرخ و سفید (سونا و چاندی) دو خزانے دیے گئے اور میں نے اپنے رب تعالیٰ سے اپنی امت کے لیے دعا کی کہ وہ اسے عام قحط سالی سے ہلاک نہ کرے اور ان پر اپنوں کے سوا کسی دشمن کو مسلط نہ کرے جو ان کا نام و نشان مٹا دے'' اور میرے رب نے مجھے فرمایا: ''اے محمد! جب میں کوئی فیصلہ کر لیتا ہوں تو پھر وہ لوٹایا نہیں جاتا (بلکہ نافذ العمل ہو جاتا ہے) میں انہیں عام قحط سالی سے ہلاک نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کروں گا اور ان پر ان کے اپنوں کے سوا کوئی دشمن مسلط نہیں کروں گا جو ان کا نام و نشان مٹا دے اگرچہ وہ (دشمن) زمین کے اکناف و اطراف سے جمع ہو جائیں حتی کہ وہ ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور ایک دوسرے کو قیدی بنائیں گے اور مجھے اپنی امت میں سے صرف گمراہ اماموں کا اندیشہ ہے اور جب میری امت میں (ایک بار) تلوار چلے گی تو پھر وہ قیامت تک اس (امت) سے نہیں رکے گی اور قیامت قائم نہیں ہوگی حتی کہ میری امت کے بعض قبائل مشرکین سے الحاق کر لیں گے اور حتی کہ میری امت کے بعض قبائل بتوں کی پوجا کریں گے اور میری امت میں تیس کذاب ہوں گے اور سب کا دعوی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔ اور سن لو میں محمد ﷺ خاتم النبین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ حق پر رہے گا'' ابن عیسی نے ''ظاہرین'' (وہ غالب رہیں گے) کا لفظ استعمال کیا، پھر دونوں (سلیمان بن حرب و محمد بن عیسی) نے ان الفاظ پر اتفاق کیا ''جو شخص ان کی مخالفت کرے وہ انہیں کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچا سکتا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا حکم آ جائے۔''

ابو داؤد، الفتن والملاحم(٤٢٥٢)

ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»

''جس شخص نے بارہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

«وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً»

''اور اس کے لیے اس کی ہر اذان کے بدلے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

«وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلَاثُونَ حَسَنَةً»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔“

ابن ماجه، الأذان والسنه فيها، باب فضل الأذان وثواب المؤذنين (٧٧٨) صحيح

حضرت عبداللہ بن عبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم بکریوں اور جنگل کو پسند کرتے ہو (یعنی جنگل میں بکریاں چرانے کو پسند کرتے ہو۔)

((فَإِذَا كُنْتَ فِي غَنَمِكَ ، أَوْ بَادِيَتِكَ ، فَأَذَّنْتَ بِالصَّلَاةِ فَارْفَعْ صَوْتَكَ بِالنِّدَاءِ ، فَإِنَّهُ: (لَا يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ ، جِنٌّ وَلَا إِنْسٌ وَلَا شَيْءٌ ، إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ)۔ قَالَ أَبُوسَعِيدٍ: سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ))

”سو جب اپنی بکریوں یا جنگل میں ہو اور نماز کے لیے اذان کہو تو بلند آواز سے اذان کہا کرو، کیوں کہ مؤذن کی آواز جہاں تک بھی کوئی جن، انسان یا کوئی بھی چیز سنے گی وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دے گی۔ (پھر) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ بات رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔“

بخاري (٥٨٤) (٣١٢٢، ٧١٠٩،)

نبی ﷺ کو تیس جوانوں کی طاقت

اللہ تعالیٰ نے آپ کو تیس آدمیوں کی طاقت جتنی طاقت عطا کر رکھی تھی اس کی دلیل حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات یا دن میں بیک وقت اپنی تمام ازواج کے قریب جاتے تھے وہ نو تھیں راوی حدیث قتادہ رضی اللہ عنہ نے انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا رسول اللہ ﷺ اتنی طاقت رکھتے تھے؟ تو انھوں نے بتایا کہ ہم باتیں کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ کو تیس مردوں کی قوت دی گئی ہے۔

[صحيح البخاري، الغسل (٣٦٨) ومسلم (٢٠٩)]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قرآن کا ایک لفظ اور تیس نیکیاں

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِنْ كِتَابِ اللَّهِ فَلَهُ بِهِ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا لَا أَقُولُ الم حَرْفٌ وَلَكِنْ أَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيمٌ حَرْفٌ))

"جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے گا تو اس کے لیے ہر حرف کے عوض ایک نیکی جو دس نیکیوں کے برابر ہے (یعنی قرآن کے ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ملتی ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے (یعنی الم کہنے میں تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں)۔"

ترمذی، ثواب القرآن، باب ماجاء فیمن قرأ حرفا من القرآن ماله من لأجر (۲۹۱۰) ودارمی (۳۳۰۸) و الصحیحة (٦٦٠)

سورت فاتحہ کا دم اور تیس بکریاں انعام

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ صحابہ کسی سفر میں گئے انہوں نے عرب کے کسی قبیلہ میں جا کر پڑاؤ کیا اور ان سے مہمان نوازی کرنے کو کہا لیکن انہوں نے ان کی مہمان نواز کرنے سے انکار کر دیا پھر اتفاق سے اس قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا تو لوگوں نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ پھر کسی نے کہا تم صحابہ کرام کے پاس جاؤ شاید ان میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہو۔ چنانچہ وہ لوگ ان کے پاس آئے اور کہا کہ اے لوگو! ہمارے سردار کو سانپ نے ڈس لیا ہے ہم نے ہر قسم کی تدبیر کی مگر کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ کیا تم میں سے کسی کے پاس کوئی علاج ہے؟ تو ابو سعید نے کہا: ہاں اللہ کی قسم! جھاڑ پھونک تو کرتا ہوں مگر اللہ کی قسم ہم نے تم سے مہمانی طلب کی لیکن تم نے ہماری مہمان نوازی نہ کی اس لیے میں دم نہیں کروں گا۔ ہاں اگر تم ہمارے لیے کچھ اجرت مقرر کرو (تو پھر دم کروں گا جب) ان لوگوں نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کچھ بکریوں پر صحابہ کو رضا مند کر لیا تو میں گیا اور سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو فوراً ہی وہ شخص تندرست ہو گیا۔ گویا اس کے بندھن کھول دیئے گئے ہیں اور وہ اٹھ کر چلنے لگا ایسا معلوم ہوا کہ اسے کوئی بیماری ہی نہ تھی۔ (حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں کہ ان لوگوں نے ان کی وہ اجرت جس پر ان کو راضی کیا تھا دے دی تو بعض لوگوں نے کہا (اس کو) تقسیم کر لو مگر جنہوں نے دم کیا تھا انہوں نے کہا ایسا نہ کرو۔ حتی کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر اس واقعہ کا ذکر کریں۔ پھر دیکھیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس واقعے کا ذکر کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور فرمایا تم کو کیسے معلوم ہوا کہ سورہ فاتحہ سے دم کیا جاتا ہے؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے اچھا کیا اور جو کچھ ملا ہے وہ تقسیم کر لو اور اپنے ساتھ میرا حصہ بھی نکالو۔

بخاری، الاجارة، باب ما یعطی فی الرقیة......(۲۲۷۶)

جامع ترمذی میں ہے کہ ان کی تعداد تیس تھی:

((فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً، فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ، الحَمْدُ لِلَّهِ سَبْعَ مَرَّاتٍ، فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الغَنَمَ))

"بس ہم تم کو تیس بکریاں دیں گے' صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے ہیں ہم نے اس کو قبول کر لیا' ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے سورت فاتحہ کا سات مرتبہ دم کیا تو اللہ نے اسے شفا دے دی اور ہم نے ان سے بکریاں وصول کر لیں"

جامع ترمذی، الطب، باب ماجاء فی أخذالأجر علی التعویذ(۲۰۶۳)

تیس گائیوں جتنا دودھ دینے والی گائے

علامہ دمیری نے اپنی مشہور کتاب حیاۃ الحیوان میں ظالم بادشاہ کی نحوست اور عادل بادشاہوں کی برکت کے سلسلے میں بہت سے دلچسپ واقعات لکھے ہیں جن میں یہ واقعہ عبرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ذیل میں لکھا جارہا ہے۔

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ واقعہ بیان کرتے ہیں: ایک بادشاہ پوشیدہ طور پر اپنے شہر سے دوسری جگہ گیا اور ایک آدمی کے ہاں ٹھہرا جس کی گائے اتنی پلی ہوئی تھی کہ ایک گائے سے تیس گائیوں کے دودھ کی مقدار سے زیادہ دودھ نکلتا تھا یہ دیکھ کر بادشاہ نے تعجب کیا اور اس نے اپنے دل میں اس گائے کو لے لینے کا خیال کیا۔ دوسرے روز وہ گائے چراگاہ میں چرنے کے لیے گئی اور شام کو گھر واپس آئی تو اس روز دودھ کم نکلا۔ بادشاہ نے پوچھا کہ کیا بات ہے آج اس کا دودھ کم کیوں نکلا۔ کیا اس چراگاہ میں چرنے نہیں گئی تھی جہاں پہلے جایا کرتی تھی گھر والوں نے کہا گائے وہی ہے اور وہ چراگاہ ہے جہاں روزانہ چرنے کے لیے جایا کرتی تھی۔

((وَلٰكِنْ أَرَى الْمَلِكَ أَضْمَرَ لِبَعْضِ رَعِيَّتِهِ سُوْءًا فَنَقَصَ لَبَنُهَا فَإِنَّ الْمَلِكَ إِذَا ظَلَمَ أَوْ هَمَّ بِظُلْمٍ ذَهَبَتِ الْبَرَكَةُ، قَالَ: فَعَاهَدَ الْمَلِكُ رَبَّهُ أَنْ لَّا يَأْخُذَهَا وَلَا يَظْلِمَ أَحَدًا. قَالَ: فَغَدَتْ فَرَعَتْ ثُمَّ رَاحَتْ فَحَلَبَتْ حِلَابَهَا فِي الْيَوْمِ الْأَوَّلِ فَاعْتَبَرَ الْمَلِكُ بِذٰلِكَ وَعَدَلَ، وَقَالَ: إِنَّ الْمَلِكَ إِذَا ظَلَمَ أَوْ هَمَّ بِظُلْمٍ ذَهَبَتِ الْبَرَكَةُ لَا جَرَمَ لَأَعْدِلَنَّ))

”لیکن بادشاہ کی نیت خراب ہوگئی ہے اور اس نے اپنی بعض رعایا پر ظلم کا ارادہ کیا ہے اور ہمارے یہاں کا دستور ہے کہ جب بادشاہ رعایا پر ظلم کرتا ہے تو برکت جاتی رہتی ہے اور پیداوار میں کمی ہو جاتی ہے۔ بادشاہ نے اپنے دل میں سوچا کہ آئندہ کسی پر ظلم نہیں کروں گا اور دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے اس کا معاہدہ کیا۔ بادشاہ وہیں ٹھہرا رہا کہ تیسرے روز گائے چر کر شام کو واپس آئی تو پہلے دن کی طرح زیادہ دودھ نکلا۔ اب بادشاہ کو یقین آ گیا کہ انصاف کی نیت میں برکت ہے۔ پھر اس دودھ میں اضافہ ہو گیا اور اس نے اس سے عبرت حاصل کی اور عدل و انصاف کا پختہ ارادہ کیا اور کہا کہ سچ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جب بادشاہ ظلم یا ظلم کا ارادہ کرتا ہے تو برکت جاتی رہتی ہے آئندہ میں انصاف ہی انصاف کرتا رہوں گا۔"

حیاۃ الحیوان ص ۱٤۹۔

انہوں نے اپنے حافظے سے تیس ہزار حدیثیں سنائیں

ثقہ محدث احمد ابراہیم بن شاذ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ابوبکر بن ابی داؤد ﷺ عمرو بن اللیث کے دور سجستان (اصبہان) گئے تو اصحاب الحدیث ان کے پاس اکھٹے ہو گئے اور کہا کہ ہمیں حدیثیں بیان کریں، ابن ابی داؤد نے انکار کر دیا اور کہا: میرے پاس کتاب نہیں ہے، ابن ابی داؤد ہوں اور کتاب؟

ابوبکر بن ابی داؤد ﷺ فرماتے ہیں کہ انہوں نے جوش دلا کر مجھے مجبور کر دیا تو میں نے اپنے حافظے سے انہیں تیس ہزار حدیثیں سنائیں، جب میں بغداد میں آیا تو بغدادیوں نے کہا: ابن ابی داؤد سجستان گئے اور لوگوں کے ساتھ تماشہ کر دیا (یعنی بے وقوف بنا دیا) پھر چھ دینار کے ذریعے سے انہوں نے سجستان کی طرف ایک تیز قافلہ روانہ کیا تاکہ (ابن ابی داؤد ﷺ کی لکھائی ہوئی حدیثوں کا) نسخہ لکھ لائیں، پس وہ لکھا گیا اور بغداد لایا گیا اور حفاظ حدیث کے سامنے پیش کیا گیا اور انہوں نے مجھ پر چھ روایات میں غلطی کا الزام لگایا، ان میں سے تین روایات اسی طرح تھیں جس طرح میں نے اپنے استادوں سے سنی تھیں اور تین روایات میں مجھے غلطی لگی تھی۔

(تاریخ بغداد :۹/ ٤٦٦، سندہ صحیح)

کھانا تیس ہزار کے لشکر کو کافی ہو گیا

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ غزوہ تبوک کے دن جب لوگوں کو بھوک نے پریشان کیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! جو تھوڑا بہت توشہ لوگوں کے پاس بچا ہوا ہے اس کو منگوا لیجیے اور پھر اس توشہ پر ان کے لیے اللہ سے برکت کی دعا فرمائیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا: ''بہت اچھا''۔ اور پھر آپ ﷺ نے چمڑے کا دسترخوان منگوا کر بچھوایا اور لوگوں سے ان کا بچا ہوا توشہ لانے کے لیے کہا گیا۔ چنانچہ لوگوں نے چیزیں لانی شروع کیں۔ کوئی مٹھی بھر چنے لایا، کوئی مٹھی بھر کھجور لے کر آیا، اور کوئی روٹی کا ٹکڑا لایا۔ اس طرح دسترخوان پر سب سے تھوڑی تھوڑی چیزیں جمع کی گئیں:

((فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْبَرْكَةِ)).

''پھر رسول اللہ ﷺ نے دعائے برکت فرمائی''۔

اور پھر سب لوگوں سے فرمایا:

''جس کا جتنا جی چاہے اس میں سے اپنا برتن بھر لے''۔

چنانچہ لوگوں نے اپنے اپنے برتن میں لینا شروع کیا۔ یہاں تک کہ لشکر میں کوئی ایسا برتن نہیں بچا جس کو بھر نہ لیا گیا ہو۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ پھر سارے لشکر نے خوب پیٹ بھر کر کھایا (اس کی تقریباً تعداد ابن سعد (۲/ ۱۲۵) نے تیس ہزار لکھی ہے)، اور پھر بھی بہت سارا کھانا بچ گیا۔ اس کے بعد رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ یقیناً میں اللہ کا رسول ہوں (لہٰذا یاد رکھو) ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا کہ کوئی شخص ان دو گواہوں کے ساتھ کہ جن میں اس کو کوئی شک وشبہ نہ ہو، اللہ تعالیٰ سے جا کر ملے اور پھر اس کو جنت میں جانے سے روکا جائے''

صحیح مسلم (٤٥ ــ ٢٧) و مسند احمد (٣/ ١١).

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چالیس سے چالیس تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَوَصَّيْنَا الْإِنسَانَ بِوَالِدَيْهِ إِحْسَانًا حَمَلَتْهُ أُمُّهُ كُرْهًا وَوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلَاثُونَ شَهْرًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِي أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِي أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلَىٰ وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ وَأَصْلِحْ لِي فِي ذُرِّيَّتِي إِنِّي تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّي مِنَ الْمُسْلِمِينَ﴾ . (الأحقاف: ١٥)

''اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی کرنے کا حکم دیا اس کی ماں نے اس کو تکلیف سے پیٹ میں رکھا اور تکلیف ہی سے جنا اور اس کا پیٹ میں رہنا اور دودھ چھڑانا ڈھائی برس میں ہوتا ہے یہاں تک کہ جب خوب جوان ہوتا ہے اور چالیس برس کو پہنچ جاتا ہے تو کہتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تو نے جو احسان مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کئے ہیں ان کا شکر گزار رہوں اور یہ کہ نیک عمل کروں جن کو تو پسند کرے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (وتقویٰ) دے میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم چالیس کے عدد کے متعلق قرآن وحدیث کے ملاحظات پر بات کریں گے اللہ ہمیں سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

میت کو غسل دینے والے کو چالیس مرتبہ معافی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا فَكَتَمَ عَلَيْهِ غُفِرَ لَهُ أَرْبَعِينَ مَرَّةً» .

”جس شخص نے کسی مسلمان میت کو غسل دیا اور اس کے عیبوں کو چھپایا اللہ تعالیٰ اسے چالیس مرتبہ معاف فرماتا ہے۔“

مستدرك حاكم ١/ ٣٥٤:(١٣٠٧)، صحيح

چالیس اچھی خصلتیں

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَرْبَعُونَ خَصْلَةً أَعْلَاهُنَّ مَنِيحَةُ الْعَنْزِ مَا مِنْ عَامِلٍ يَعْمَلُ بِخَصْلَةٍ مِنْهَا رَجَاءَ ثَوَابِهَا وَتَصْدِيقَ مَوْعُودِهَا، إِلَّا أَدْخَلَهُ اللَّهُ بِهَا الْجَنَّةَ» .

”چالیس خصلتیں جن میں سب سے اعلیٰ وارفع۔ دودھ دینے والی بکری کا ہدیہ کرنا ہے۔ایسی ہیں کہ جو شخص ان میں سے ایک خصلت پر بھی عامل ہوگا ثواب کی نیت سے اور اللہ کے وعدے کو سچا سمجھتے ہوئے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا۔“

صحيح البخارى، الهبة وفضلها والتحريض عليها: ٢٦٣١

بکری کے تحفہ کو آپ نے اس لیے عمدہ تحفہ قرار دیا کیونکہ بکری باعث برکت ہے سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا تھا:

«اتَّخِذِي غَنَمًا فَإِنَّ فِيهَا بَرَكَةً»

”بکریاں رکھو اس لیے کہ اس میں برکت ہوتی ہے۔“

سنن ابن ماجه: ٢٣٠٤

امام بخاری اپنی کتاب الادب المفرد میں بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت ابن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:

''مجھے کتوں اور بکریوں پر تعجب ہے کہ بکری کو سال میں کئی دفعہ ذبح کیا جاتا ہے اور ہدیہ دیا جاتا ہے جبکہ کتے کا معاملہ اس طرح نہیں ہے پھر بھی بکریوں کی تعداد کتوں سے کہیں زیادہ ہوتی ہے۔''

صحيح الأدب المفرد: ص ٤٤٧

امام قرطبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

بکریوں میں برکت کی وجوہات لباس، کھانا پینا اور کثرت سے بچے جننا ہے کیونکہ یہ سال میں تین دفعہ بے جنم دیتی ہیں پھر بڑے حوصلے برداشت اور صبر وتحمل سے ان کو پالا جاتا ہے۔''

تفسير القرطبي: ١٠/ ٨٠

حضرت عبدہ بن حزن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اونٹوں اور بکریوں والے لوگوں نے باہمی فخر کیا تو نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا اس حال میں کہ وہ بکریاں چراتے تھے۔ ابراہیم کو مبعوث کیا گیا اس حال میں کہ وہ بکریاں چراتے تھے۔ اور مجھے مبعوث کیا گیا اس حال میں کہ میں بھی اپنے گھر والوں کے لیے اجیاد نامی جگہ میں بکریاں چراتا تھا۔''

صحيح الأدب المفرد ص ٤٤٨

روز قیامت صور پھونکنے کا وقفہ چالیس سال

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَنُفِخَ فِى الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِى الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴾. (الزمر:٦٨)

''اور جب صور پھونکا جائے گا تو جو لوگ آسمان میں ہیں اور جو زمین میں ہیں سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بیہوش ہو کر گر پڑیں گے مگر جس کو اللہ چاہے پھر دوسری دفعہ صور پھونکا جائے گا تو فوراً سب کھڑے ہو کر دیکھنے لگیں گے۔''

صور دو بار پھونکا جائے گا پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد سب زندہ لوگ اور جاندار مر جائیں گے اور دوسرے صور کے بعد سب دوبارہ زندہ ہو کر قیامت کی ہولناکیاں دیکھنے لگیں گے۔

جیسا ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنسِلُونَ * قَالُوا يَا وَيْلَنَا مَن بَعَثَنَا مِن مَّرْقَدِنَا ۜ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمَٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُونَ * إِن كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا مُحْضَرُونَ﴾. (یس: ۵۱-۵۳)

''اور (جس وقت) صور پھونکا جائے گا یہ قبروں سے (نکل کر) اپنے پروردگار کی طرف دوڑ پڑیں گے۔ کہیں گے کہ اے ہے ہمیں ہماری خوابگاہوں سے کس نے (جگا) اٹھایا؟ یہ وہی تو ہے جس کا اللہ نے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا۔ صرف ایک زور کی آواز کا ہونا ہوگا کہ سب کے سب ہمارے روبرو آ حاضر ہوں گے۔''

﴿يَوْمَ يُنفَخُ فِي الصُّورِ فَتَأْتُونَ أَفْوَاجًا﴾. (النبأ: ۱۸)

''جس دن صور پھونکا جائے گا تو تم لوگ غٹ کے غٹ آ موجود ہو گے۔''

دونوں صور پھونکے جانے کے درمیان فاصلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:

«مَا بَيْنَ النَّفْخَتَيْنِ أَرْبَعُونَ» .

''دونفخوں کے درمیان چالیس کا فاصلہ ہوگا۔''

لوگوں نے عرض کیا: اے ابو ہریرہ! چالیس دن؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرمانے لگے میں انکار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں انھوں نے کہا کہ چالیس سال؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں انکار کرتا ہوں، انھوں نے کہا: چالیس مہینے؟ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ میں انکار کرتا ہوں (نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اور ریڑھ کی ہڈی (دمچی) کے سوا انسان کی ہر چیز بوسیدہ ہو جاتی ہے اور اسی سے اسے دوبارہ پیدا کیا جائے گا۔

البخاری، التفسیر: ٤٨١٤

مذکورہ حدیث میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کسی چیز کی تعین نہیں فرمائی تو پھر انھوں نے اپنا موقف بھی ظاہر کر دیا کہ مجھے جس کا علم نہیں میں اس کے متعلق کچھ نہیں کہتا۔

دجال دنیا میں چالیس دن ٹھہرے گا

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا: اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا، ہم نے عرض کیا: دجال کتنی مدت تک زمین میں رہے گا؟ آپ نے فرمایا:

«أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ».

”چالیس دن جن میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا اور دوسرا دن ایک مہینے کے برابر ہوگا اور تیسرا دین ایک ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن تمام تمھارے دنوں کی طرح ہوں گے۔“

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! پہلا دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں ہی کافی ہوں گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں اپنے شب وروز کا اندازہ کر کے (سال بھر) کی نمازیں پڑھنا۔

صحیح مسلم، الفتن، باب ذکر الدجال

ایک شخص حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ جو مجھے پہنچی ہے کہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ فرماتے ہیں قیامت یہاں یہاں تک آ جائے گی۔ آپ نے سبحان اللہ یا لا الہ الا اللہ کہہ کر فرمایا میرا تو اب جی چاہتا ہے کہ تمہیں اب کوئی حدیث ہی نہ سناؤں۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ کچھ زمانے کے بعد تم بڑے بڑے امر دیکھو گے بیت اللہ جلا دیا جائے گا' اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا وغیرہ۔ پھر فرمایا رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ "دجال نکلے گا اور میری امت میں چالیس تک ٹھہرے گا مجھے معلوم نہیں کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال پھر اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا آپ کی صورت مثل حضرت عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے ہے آپ دجال کو تلاش کر کے قتل کریں گے' پھر سات سال لوگ اس طرح رہیں گے کہ دو میں کچھ عداوت نہ ہوگی پھر ایک ٹھنڈی ہوا شام کی طرف سے چلے گی اور سب ایمان والوں کو فوت کر دے گی' جس کے دل میں ایک ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا اگرچہ وہ کسی پہاڑ کے غار میں ہو' وہ بھی فوت ہو جائے گا پھر بدترین لوگ باقی رہ جائیں گے جو پرندوں جیسے ہلکے اور درندوں جیسے دماغوں والے ہوں گے اچھائی برائی کی کوئی تمیز ان میں نہ ہوگی' شیطان ان کے پاس انسانی صورت میں آ کر انہیں بت پرستی کی طرف مائل کر دے گا لیکن ان کی اس حالت میں بھی ان کی روزیوں کے دروازے ان پر کھلے ہوئے ہوں گے اور زندگی با آرام گزر رہی ہوگی' پھر صور پھونکا جائے گا جس سے لوگ گرنے پڑنے لگیں گے' ایک شخص جو اپنے اونٹوں کو پانی پلانے کے لئے ان کا حوض ٹھیک کر رہا ہوگا سب سے پہلے صور کی آواز اس کے کان میں پڑے گی جس سے یہ اور تمام لوگ بیہوش ہو جائیں گے غرض کہ سب کے فنا ہو چکنے کے بعد اللہ تعالیٰ مینہ برسائے گا جو مثل شبنم کے یا مثل سایے کے ہوگا۔ اس سے دوبارہ جسم پیدا ہوں گے پھر دوسرا صور پھونکا جائے گا' سب کے سب جی اٹھیں گے۔ پھر کہا جائے گا: لوگو! اپنے رب کی طرف چلو' فرشتوں سے کہا جائے گا انہیں ٹھہراؤ' ان سے سوال کیا جائے گا پھر فرمایا جائے گا جہنم کا حصہ نکالو۔ پوچھا جائے گا کتنوں سے کتنے؟ جواب ملے گا ہر ہزار میں سے نو سو ننانوے' یہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا بنا دے گا اور یہی دن ہے جس میں پنڈلی کھولی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جائے گی۔"

صحیح مسلم، الفتن، باب خروج الدجال ومکثه فی الارض ......الخ، ٢٩٤٠۔

عیسیٰ علیہ السلام چالیس سال زندہ رہیں گے

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ نَبِيٌّ يَعْنِي عِيسَى وَإِنَّهُ نَازِلٌ، فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَاعْرِفُوهُ، رَجُلٌ مَرْبُوعٌ إِلَى الْحُمْرَةِ وَالْبَيَاضِ، بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ، كَأَنَّ رَأْسَهُ يَقْطُرُ، وَإِنْ لَمْ يُصِبْهُ بَلَلٌ، فَيُقَاتِلُ النَّاسَ عَلَى الْإِسْلَامِ، فَيَدُقُّ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيُهْلِكُ اللَّهُ فِي زَمَانِهِ الْمِلَلَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِسْلَامَ، وَيُهْلِكُ الْمَسِيحَ الدَّجَّالَ، فَيَمْكُثُ فِي الْأَرْضِ أَرْبَعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُتَوَفَّى فَيُصَلِّي عَلَيْهِ الْمُسْلِمُونَ».

میرے اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیانی عرصہ میں کوئی دوسرا نبی نہیں اور عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے لہٰذا جب انھیں دیکھو تو (چند علامتوں سے) انھیں پہچاننا، ان کا قد متوسط ہوگا، ان کا رنگ سرخی اور سفیدی کے درمیان ہوگا وہ زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے ان کے سر کے بال ایسے ہوں گے گویا ابھی ان سے پانی ٹپکنے والا ہے حالانکہ وہ تر نہ ہوں گے لوگوں سے جہاد کریں گے تاکہ لوگ اسلام قبول کرلیں۔ صلیب کو توڑ دیں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ موقوف کر دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کے عہد میں اسلام کے علاوہ باقی تمام مذاہب مٹا دیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کانے دجال کو بھی ہلاک کریں گے۔ آپ کی حکومت چالیس سال تک رہے گی پھر وہ فوت ہوں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے۔

ابوداود، الفتن وأشراط الساعة، باب خروج الدجال

جب عیسیٰ دوبارہ اس دنیا پر تشریف لائیں گے تو فرشتوں کی رفقت میں آسمان سے اتریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کس طرح ہوگا؟اسکی وضاحت درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے،حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

((اِذْبَعَثَ اللّٰہُ الْمَسِیحَ ابْنَ مَرْیَمَ علیہ السلام ، فَیَنْزِلُ عِنْدَالْمَنَارَةِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ بَیْنَ مَھْرُوذَتَیْنِ وَاضِعًا کَفَّیْهِ عَلٰی أَجْنِحَةِ مَلَکَیْنِ اِذَا طَأْطَأَ رَأْسَه قَطَرَ وَاِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْه جُمَانٌ کَاللُّؤْلُؤِ فَلَا یَحِلُّ لِکَافِرٍ یَجِدُ رِیحَ نَفْسِهٖ اِلَّامَاتَ وَنَفْسُه یَنْتَهِی حِیْنَ یَنْتَهِی طَرْفُهٗ فَیَطْلُبُه حَتّٰی یُدْرِکَهٗ بِبَابِ لُدٍّ فَیَقْتُلَهٗ))

”پھراللہ تعالیٰ حضرت(عیسیٰ علیہ السلام) مسیح ابن مریم کو بھیج دیں گے اوروہ دمشق(شام)کے مشرقی حصے میں،سفید مینار کے پاس،زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ملبوس،دو فرشتوں کے بازوؤں(پروں)پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے۔جب وہ سر جھکائیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ قطرے ٹپک رہے ہیں اور جب سر اٹھائیں گے تو موتی کیطرح قطرے ڈھلکتے نظر آئیں گے۔انکے سانس کی ہوا جس کافر تک پہنچے گی وہ زندہ نہ بچے گا جب کہ ان کی سانس حدنگاہ تک پہنچے گی۔پھر ابن مریم دجال کا پیچھا کریں گے اور”لدّ“(ایک مقام ہے فلسطین میں)کے دروازے پر اسے جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔“

صحیح مسلم، الفتن، باب ذکر الدجال(۲۹۳۷)احمد(۴/ ۲۴۸)ابوداؤد(۴۳۲۱)

مہاجر مدینہ عام لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«أَتَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِی؟ قَالَ: اَللّٰہُ وَرَسُولُهٗ أَعْلَمُ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ: الْمُهَاجِرُونَ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَيَسْتَفْتِحُونَ، فَيَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ، أَوَ قَدْ حُوسِبْتُمْ، فَيَقُولُونَ بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسَبُ، وَإِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ، حَتَّى مِتْنَا عَلَى ذَلِكَ، قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ، فَيَقِيلُونَ فِيهِ أَرْبَعِينَ عَامًا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَهَا النَّاسُ».

''کیا تم جانتے ہو میری امت میں سے کون سا گروہ سب سے پہلے جنت میں داخل ہوگا؟ میں نے کہا: اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مہاجر لوگ (مکہ سے مدینہ ہجرت کرنے والے) قیامت کے روز جنت کے دروازے پر آئیں گے تو دروازہ کھولا جائے گا جنت کا خازن ان سے پوچھے گا کیا تمھارا حساب ہو گیا ہے؟ وہ جواب دیں گے حساب کس چیز کا ہماری تلواریں اللہ کی راہ میں ہمارے کندھوں پر تھیں، اور اسی حالت میں ہمیں موت آگئی چنانچہ جنت کا دروازہ ان کے لیے کھول دیا جائے گا۔ اور وہ دوسرے لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے جنت میں جا کر مزے کریں گے۔''

مستدرك حاكم:۲۳۸۹، الصحيحة: ۸۵۳

نماز کے آگے سے گزرنے کی بجائے چالیس سال کھڑا رہنا بہتر ہے

حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ».

''اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لے کہ اس پر کس قدر گناہ ہے تو آگے سے گزرنے کی بجائے وہاں چالیس تک کھڑا رہنے کو پسند کرے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راوی حدیث کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے چالیس دن یا چالیس سال یا چالیس مہینے کہے۔

البخاری، الصلاة، باب إثم المار بین یدی المصلی: ٥١٠

مسجد حرام کے چالیس سال بعد مسجد اقصی بنی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوَّلُ مَسْجِدٍ وُضِعَ فِی الْأَرْضِ الْمَسْجِدُ الْحَرَامُ ثُمَّ الْمَسْجِدُ الْأَقْصَی وَبَیْنَهُمَا أَرْبَعُونَ سَنَةً» .

”زمین میں پہلی تعمیر کی جانے والی مسجد مسجد حرام ہے اس کے بعد مسجد اقصی تعمیر کی گئی اور ان دونوں کے درمیان چالیس سال کا وقفہ ہے۔“

صحیح الجامع الصغیر : ٢٥٧٩

مسجد حرام میں ایک لاکھ نماز کا ثواب ملتا ہے۔

مسجد نبوی میں ایک ہزار نماز کا ثواب ملتا ہے۔

مسجد اقصی میں اڑھائی سو نماز کا ثواب ملتا ہے۔

چالیس دن سے پہلے جسمانی صفائی کا حکم

بعض لوگ خصوصا خواتین بڑے بڑے ناخن رکھنا خوبصورتی اور فیشن سمجھتی ہیں جبکہ یہ گناہ ہے اور اسلام نے اس کے لیے زیادہ سے زیادہ دیر کرنے کی تعیین بھی فرمائی ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ:

((وَقَّتَ لَنَا فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ اُتقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَّا نَتْرُكِ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً))

”ہمیں مونچھوں کے تراشنے ناخنوں کے کاٹنے، بغلوں کے بال اکھیڑنے اور زیر ناف بالوں کے مونڈنے کے لیے مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

راتوں سے زیادہ نہ گزرنے پائیں‘‘

صحیح مسلم، الطھارۃ، باب خصال الفطرۃ

(۲۵۸)وابوداود(٤٢٠٠)وترمذی(۲۷۵۸)

اسلام نے طہارت کے لیے زیرناف بال صاف کرنے اور ناخن کاٹنے اور زیر بغل بال صاف کرنے کا حکم دیا ہے۔ اور یہ حکم مرد وزن کے لیے برابر ہے، پیارے پیغمبر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

الْفِطْرَةُ خَمْسٌ الْخِتَانُ، وَالاِسْتِحْدَادُ، وَقَصُّ الشَّارِبِ، وَتَقْلِيمُ الأَظْفَارِ، وَنَتْفُ الآبَاطِ.

’’پانچ چیزیں فطرت کا حصہ ہیں: ختنہ کرنا، زیرناف بال صاف کرنا، مونچھیں کاٹنا اور بغلوں کے بال اکھیڑنا۔‘‘

[صحیح البخاری، اللباس، باب تقلیم الاظفار(٥٨٩١)]

تکبیر اولیٰ کے ساتھ مسلسل چالیس دن نماز

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ صَلَّى لِلّٰهِ أَرْبَعِينَ يَوْمًا فِي جَمَاعَةٍ يُدْرِكُ التَّكْبِيرَةَ الْأُولَى كُتِبَتْ لَهُ بَرَاءَتَانِ بَرَاءَةٌ مِنَ النَّارِ وَبَرَاءَةٌ مِنَ النِّفَاقِ»

’’جس نے ۴۰ دن تک تکبیر اولیٰ کے ساتھ باجماعت نماز ادا کی اس کے لیے دو چیزوں سے آزادی لکھی جاتی ہے آگ سے اور نفاق سے۔‘‘

[الترمذی، أبواب الصلاۃ، باب فی فضل التکبیر الاولی ١٠/ ٢٠٠]

جادوگروں کے پاس جانے والے کی چالیس دن کی نماز رد

مصائب وآلام میں شعبدہ بازوں کا شکار ہو کر اپنا ایمان برباد کرو۔ رسول اللہ ﷺ کے فرامین ملاحظہ فرمائیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَتَى عَرَّافًا فَسَأَلَهُ عَنْ شَيْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً .

''جو خبریں بتانے والے (کاہن، نجومی، جادوگر) کے پاس آیا اور اس سے کچھ پوچھا تو اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔''

(صحیح مسلم، السلام، باب تحریم الکهانة إتیان لکهان :۱۲۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ أَتَى عَرَّافًا أَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ فِيمَا يَقُولُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم .

''جو شخص چوری کا پتہ بتانے والے یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی باتوں کی تصدیق کرے تو اس نے دین کا انکار جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا تھا۔''

(مستدرك للحاكم، الايمان (۱۵)

چالیس جنازہ میں موحد شریک ہوں تو بخشش

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا ایک فرزند فوت ہوگیا تو انہوں نے کریب سے کہا کہ دیکھو کتنے لوگ (نماز جنازہ کے لیئے) جمع ہوئے ہیں، کریب دیکھ کر بتایا کہ لوگ جمع ہیں تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کیا

تیرے اندازے کے مطابق وہ چالیس ہیں؟ تو کریب نے ہاں۔ تو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا جنازہ نکالو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہوئے سنا ہے

((مَا مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوتُ ، فَيَقُومُ عَلَى جَنَازَتِهِ أَرْبَعُونَ رَجُلًا ، لَا يُشْرِكُونَ بِاللهِ شَيْئًا ، إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللهُ فِيهِ))

جس مسلمان کے جنازہ میں چالیس آدمی ایسے ہوں جنھوں نے اللہ کسی چیز شریک نہ کیا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اللہ تعالیٰ اس کے حق میں انکی شفاعت قبول کرتا (یعنی اس میت کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں)

صحیح مسلم ، الْكُسُوفِ بَابُ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ أَرْبَعُونَ شُفِّعُوا فِيهِ(٩٤٨)

مجاہد چالیس سال پہلے جنت میں داخل

سیدعبداللہ بن عمروw بیان کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ w نے فرمایا:

((أَ تَعْلَمُ أَوَّلَ زُمْرَةٍ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي؟ قَالَ: اَللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ فَقَالَ: الْمُهَاجِرُونَ يَأْتُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ وَ يَسْتَفْتِحُونَ فَيَقُولُ لَهُمُ الْخَزَنَةُ أَوَ قَدْ حُوسِبْتُمْ فَيَقُولُونَ بِأَيِّ شَيْءٍ نُحَاسَبُ وَ إِنَّمَا كَانَتْ أَسْيَافُنَا عَلَى عَوَاتِقِنَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَتَّى مُتْنَا عَلَى ذَلِكَ قَالَ: فَيُفْتَحُ لَهُمْ فَيَقِيلُونَ فِيهِ أَرْبَعِينَ عَامًا قَبْلَ أَن يَّدْخُلَهَا النَّاسُ))

حاکم، الجہاد، ۲/ ۷۰۔

’’کیا تو جانتا ہے کہ سب سے پہلا گروہ میری امت کا کونسا جنت میں داخل ہوگا؟ میں نے عرض کیا اللہ کے رسول بہتر جانتے ہیں فرمایا اللہ کے راستے میں ہجرت کرنے والے قیامت کے دن جنت کے دروازے پر آئیں گے اور اس کو کھٹکھٹائیں گے تو جنت کا دربان ان سے پوچھے گا کیا تمھارا حساب و کتاب ہو چکا ہے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہمارا حساب کا ہے کا؟ ہمارا حال تو یہ تھا کہ تلواریں مسلسل ہمارے شانوں پر رہیں حتی کہ موت آ گئی۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ان کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور وہ لوگوں کے جنت میں داخل ہونے سے چالیس سال پہلے داخل ہوکر اس میں آرام کریں گے۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهَدًا لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا))

”جس شخص نے کسی معاہدے والے کو قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو سے محروم ہو جائے گا جبکہ جنت کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے“

صحیح بخاری ، الدیات ، باب اثم من قتل ذمیاً بغیر جرم(٦٩١٤)

فقراء چالیس سال پہلے جنت میں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِنَّ فُقَرَاءَ الْمُهَاجِرِيْنَ يَسْبِقُوْنَ الْأَغْنِيَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَى الْجَنَّةِ بِأَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا))

”بے شک روزِ قیامت فقیر، مہاجر لوگ، مالدار لوگوں سے چالیس سال پہلے جنت میں جائیں گے۔“

مسلم، الزھدوالرقاق، باب(٢٩٧٩)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِطَّلَعْتُ فِى الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ))

”میں نے جنت کا مشاہدہ کیا تو میں نے دیکھا کہ اس میں اکثریت فقراء کی ہے۔“

بخاری، الرقاق، باب صفة الجنة والنار(٦٥٤٦)مسلم، الرقاق، باب أكثر أهل الجنة الفقراء وأكثر أهل النار النساء(٢٧٣٧)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((بَدَأَ الْإِسْلَامُ غَرِيبًا ، وَسَيَعُودُ كَمَا بَدَأَ غَرِيبًا ، فَطُوبَى

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لِلْغُرَبَاءِ))

''اسلام غربت میں شروع ہوا اور عنقریب اپنی پہلی غربت والی حالت میں چلا جائے گا پس غرباء کے لیے خوشخبری ہے''

مسلم، الایمان، باب بیان ان الإسلام بدا غریبا وسیعود غریبا، وانه یأرز بین المسجدین (١٤٥)

شرابی کی چالیس دن نماز قبول نہیں ہوتی

ایک سلیم الفطرت اور صاحب عقل وشعور کے لیے ایک بہت بڑی وعید ہے کہ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی ہے۔

((مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صباحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صباحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا فَإِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَإِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلاةً أَرْبَعِينَ صَبَاحًا))

''جو شخص شراب پیتا ہے اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی اگر وہ توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کر لیتا ہے، اگر دوبارہ پی لے پھر اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی پھر اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے پھر اگر پی لے تو پھر اس کی چالیس دن نماز قبول نہیں اگر توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما لیتا ہے، اگر چوتھی بار بھی پی لے تو اللہ تعالیٰ اس کی چالیس دن تک نماز قبول نہیں کرتا ہے:

فَإِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ.

''اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں کرتا اور اس کو نہر خبال (جہنمیوں کی پیپ اور کچ لہو جس میں بہتا ہے) سے پلائے گا۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الترمذی، الأشربة، باب ما جاء فی شارب الخمر: ۱۸٦۲، صحیح، النسائی: ٥٦٧٠، مسند أحمد: ٦٦٤٤

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے، انہوں نے سب سے بڑے گناہ کے بارہ میں بات چیت شروع کی، انہیں اس بارہ میں زیادہ علم نہ تھا، انہوں نے مجھے سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کے پاس بھیجا کہ میں ان سے اس بارہ میں پوچھ کے آؤں، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا کہ سب سے بڑا گناہ شراب پینا ہے، میں نے آکر صحابہ کو یہ بات بتائی تو انہوں نے اس کا انکار کیا اور سب کے سب جلدی سے سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کے طرف چلے گئے، چنانچہ سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ بنی اسرائیل کے ایک بادشاہ نے ایک آدمی کو پکڑا اور اسے اختیار دیا کہ کوئی ایک کام کر لے، یا شراب پی لے یا بچے کو قتل کرے یا زنا کرے یا خنزیر کا گوشت کھائے ورنہ انکار کرنے پر وہ اسے قتل کر دیں گے، اس نے شراب پینے کی حامی بھر لی، جب اس نے شراب پی لی تو اس نے وہ سارے کام بلا جھجک کر ڈالے جو وہ اس سے کروانا چاہتے تھے، اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں فرمایا:

جو بھی شخص شراب پی لے گا، اللہ تعالیٰ چالیس دن اس کی نماز قبول نہیں کرے گا اور جو بھی اس حالت میں مرے گا کہ شراب اس کے مثانے میں ہوگی تو اس پر جنت حرام ہو جائے گی، اگر کوئی شراب پینے کے بعد چالیس دنوں کے اندر مر جائے گا تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔

(المستدرك علی الصحیحین للحاکم واللفظ له: ٤/ ١٣٧، الآحاد والمثانی لابن أبی عاصم: ۸۱۰، المعجم الأوسط للطبرانی: ٣٦٣، سنده حسن) امام حاکم نے اس حدیث کو امام مسلم کی شرط پر "صحیح" کہا ہے اور حافظ منذری نے اس کی سند کو "صحیح" قرار دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(الترغیب والترھیب :۳/ ۱۷۹۔ب ،۱)

اسی طرح رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((اِجْتَنِبُوْ الْخمرَ فَاِنَّهُ مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ))

''شراب سے بچو، کیونکہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔''

(المستدرك على الصحيحين للحاكم :٤/ ١٦٢ ، شعب للبيهقى :٥/ ١٠ ، سنده حسن)

نبی ﷺ پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ:

أُنْـزِلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ أَرْبَعِينَ ، فَـمَـكَـثَ بِـمَكَّةَ ثَلاثَ عَشْرَةَ سَنَةً ، ثُمَّ أُمِرَ بِالْهِجْرَةِ فَهَاجَرَ إِلَى الْـمَـدِيـنَةِ ، فَـمَـكَـثَ بِهَا عَشْرَ سِنِينَ ، ثُمَّ تُوُفِّيَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس سال کی عمر میں وحی نازل ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں (بعد نبوت) تیرہ سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کا حکم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کی طرف ہجرت کی اور وہاں دس سال رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئ صلی اللہ علیہ وسلم۔''

بخاری ، المناقب ، باب مبعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم (٣٨٥١)

ہزار مغل مسلمان ہوگئے

جمال الدین ابراہیم بن محمد الطیبی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ مغل امیروں میں سے ایک امیر نصرانی ہوگیا تو اس کے پاس نصاریٰ کے بڑوں میں سے ایک جماعت آئی وہاں بہت سے مغل بھی موجود تھے، پھر ایک نصرانی نے رسول اکرم ﷺ کی تنقیص (توہین) شروع کی ، وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شکاری کتا بندھا ہوا تھا، جب اس عیسائی نے بہت زیادہ توہین کی تو کتے نے)رسی تڑوا کر اس پر چھلانگ لگائی اور کاٹ کاٹ کر زخمی کر دیا، حاضرین میں سے کسی نے کہا: کتے نے اس لیے حملہ کیا ہے کہ تو نے محمد ﷺ پر کلام کیا ہے، وہ بولا: ہرگز نہیں بلکہ یہ کتا اپنے آپ میں بڑا ابنتا ہے، اس نے مجھے جب ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے دیکھا تو یہ سمجھا کہ میں اسے مارنا چاہتا ہوں پھر اس نصرانی نے دوبارہ لمبی بکواس شروع کر دی تو اس کتے نے دوبارہ اس پر حملہ کر دیا اور اس کے حلق کو دبوچ کھایا حتی کہ وہ شخص مر گیا، اس وجہ سے تقریبًا چالیس ہزار مغل مسلمان ہو گئے۔

معجم الشيوخ للذهبي :٢/ ٥٥ ، الدرر الكامنة لابن حجر :٣/ ١٢٨ ، ١٢٩ سنده صحيح)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچاس سے پچاس تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿تَعۡرُجُ الۡمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوۡحُ اِلَيۡهِ فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗ خَمۡسِيۡنَ اَلۡفَ سَنَةٍ﴾

''جس کی طرف فرشتے اور روح چڑھتے ہیں، ایک دن میں جس کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہے'' [المعارج:۴]

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۵۰ کے عدد پر بات ہوگی دعا ہے اللہ پاک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

آسمانوں پر چڑھنے کی مقدار پچاس ہزار سال

لفظ یوم کی مختلف مدتیں:۔ یوم یعنی دن۔ یعنی غروب آفتاب سے لے کر اگلے دن کے غروب آفتاب تک کا وقت۔ لیل اور نہار کے وقت کا مجموعہ یا ۲۴ گھنٹے کی مدت۔ اور یوم کی یہ مدت ہم اہل زمین کے لئے ہے۔ چاند پر یہ یوم ہمارے حساب سے تقریباً ایک ماہ کا ہے۔ عطارد پر یہ دن ہمارے ۸۸ دنوں کے برابر ہے۔ قطب شمالی اور جنوبی پر تقریباً ایک سال کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو چھ دنوں میں پیدا کیا تو یہاں دن سے مراد مدت کا ایک طویل دور ہے جو ہمارے حساب سے لاکھوں سال کا بھی ہوسکتا ہے۔ قرآن میں ایک مقام پر یوم کی مقدار ایک ہزار سال بتائی گئی ہے۔ (۲۲:۴۷) اس مقام پر مجرم قوموں پر دنیا میں عذاب آنے کا ذکر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اوراس مقام پر یوم کی مقدار پچاس ہزار سال بتائی گئی ہے۔رہی یہ بات کہ جبریل امین یا دوسرے فرشتے یا نیک لوگوں کی ارواح اس بلندیوں کے مالک تک پچاس ہزار سال میں چڑھتے ہیں۔تو یہ بات ہماری سمجھ سے باہر ہے کیونکہ یہ بات خالصتاً صفات الٰہی سے تعلق رکھتی ہے۔اللہ تعالیٰ کی کون سی اسکیم یا منصوبہ کی تکمیل کے بعد فرشتے اور جبریل امین اس کی طرف اتنی مدت میں چڑھتے ہیں؟ اس کی جو بھی صورت پیش کریں گے وہ ناقص ہی ہوگی۔اس کا ٹھیک مطلب اللہ ہی جانتا ہے۔البتہ احادیث سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ قیامت کے دن کی مدت پچاس ہزار سال ہوگی۔یہی وہ دن ہوگا جس میں کافروں کو یقیناً عذاب دیا جائے گا۔ یہ عذاب بلندیوں کے مالک کی طرف سے ہوگا اور کوئی طاقت کافروں کو اس عذاب سے بچا نہ سکے گی۔

[تیسر القرآن از عبدالرحمٰن کیلانی a تحت الآیۃ]

آیت مبارکہ کی دوسری تفسیر

آیت کا ایک مفہوم یہ ہوا کہ فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ عزوجل کی جانب اوپر کو جاتے ہیں، بایں طور کہ ایک دن میں ساتویں زمین کی آخری تہ سے ساتویں آسمان کے اوپر تک ان کے چڑھنے کی رفتار اور دوسری مخلوقات کے پچاس ہزار سال کی رفتار کے برابر ہوتی ہے۔

دوسری تفسیر یہ ہے کہ فرشتے اور جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی جانب اس دن چڑھیں گے جس دن اللہ تعالیٰ اپنی مخلوقات کے درمیان فیصلہ کرے گا اور وہ دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا، جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ (رض) بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا:

اگر کوئی سونے اور چاندی کا مالک اس میں سے اس کا حق (زکوۃ) ادا نہیں کرے گا، تو قیامت کے دن اس کے لیے آگ کے تختے بنائے جائیں گے، پھر دوزخ کی آگ سے انھیں خوب گرم کر کے اس کے پہلو، پیشانی اور پیٹھ پر داغ لگائے جائیں گے۔جب وہ ٹھنڈے ہو جائیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے تو دوبارہ گرم کر لیے جائیں گے (اور پھر داغ دیا جائے گا) اس روز جس کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی، مسلسل یہ کام ہوتا رہے گا، بالآخر جب بندوں کا فیصلہ ہو جائے گا تو اسے یا تو جنت کا راستہ بتا دیا جائے گا یا دوزخ کا۔

(مسلم، الزکوۃ، باب إثم مانع الزکوۃ (۹۸۷)

قرب قیامت صابر کو پچاس آدمیوں کے برابر اجر

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«إِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ أَيَّامَ الصَّبْرِ، الصَّبْرُ فِيهِنَّ كَقَبْضٍ عَلَى الْجَمْرِ، لِلْعَامِلِ فِيهَا أَجْرُ خَمْسِينَ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَجْرُ خَمْسِينَ مِنْهُمْ أَوْ خَمْسِينَ مِنَّا؟ قَالَ: خَمْسِينَ مِنْكُمْ»

”تمھارے بعد صبر کرنے کے دن آئیں گے ان میں صبر کرنا ایسے ہی مشکل ہوگا جیسا کہ آگ کا انگارہ مٹھی میں لینا۔ اس وقت صبر کرنے والے کے لیے پچاس آدمیوں کے برابر اجر ہوگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا پچاس آدمی ان میں سے یا ہم میں سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے پچاس آدمی۔“

مجمع الزوائد: ۱۲۲۱۶۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

((سَتَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ مَعَاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ (متفق علیه) وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ تَكُونُ فِتْنَةٌ النَّائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْيَقْظَانِ وَالْيَقْظَانُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِيْ فَمَنْ وَجَدَ مَلْجَأً اَوْ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

مَعَاذًا فَلْيَسْتَعِذْ بِهِ))

[بخاری(٣٦٠١)ومسلم(٧٢٤٧)]

''عنقریب فتنے رونما ہوں گے۔ان میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا اس میں ملوث ہونے والے سے۔جو بھی ان کی طرف متوجہ ہوگا فتنے اسے کھینچ لیں گے۔تو جو پناہ کی جگہ پائے یا اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ اس میں پناہ لے۔مسلم کی روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا:''ان میں سونے والا بیدار سے اور بیدار کھڑا ہونے والے سے اور کھڑا ہونے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔تو جو شخص پناہ کی جگہ پائے یا اسے بچاؤ کا مقام مل جائے تو اسے چاہیے وہ پناہ کی جگہ پناہ طلب کرے۔''

یہ دنیا انسان کے لئے امتحان کی ایک جگہ ہے، یہاں ہر شخص کو آزمایا جا رہا ہے۔حیاتِ انسانی کے سفر میں کچھ امتحان تو معمولی ہوتے ہیں اور انسان بخیر و عافیت ان سے گزر جاتے ہیں۔لیکن کچھ آزمائشیں بہت شدید ہوتی ہیں، جو انسانوں کو انفرادی اور اقوام کو اجتماعی طور پر ہلا کر رکھ دیتی ہیں۔خصوصاً اس دور میں جب کہ ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں۔انفرادی واجتماعی فتنے، مال واولاد کے فتنے، سیاسی ولسانی فتنے، اندرونی و بیرونی فتنے، ملکی وبین الاقوامی فتنے، مذہبی وفرقہ وارانہ فتنے، دھریت والحاد کے فتنے۔چونکہ اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اور یہ انسانی زندگی کے ہر پہلو میں بہترین رہنمائی کرتا ہے۔جہاں ہمیں پر امن حالات میں زندگی گزارنے کے آداب وطریقے سکھائے گئے وہاں فتنہ فساد کے زمانے میں بحیثیت فرد اور قوم ہمارا کیا طرزِ عمل ہونا چاہیئے، اس بارے میں بھی بہترین رہنمائی کی گئی ہے۔

لہذا ہمیں کتاب وسنت کی روشنی میں اپنی زندگی گزارنی چاہئے اور فتنوں سے بچاؤ کے لیے احادیث میں وارد دعائیں پڑھنی چاہئے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہر قسم کی آزمائش اور فتنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے محفوظ رکھے۔

قرب قیامت ایک مرد کے پاس پچاس عورتیں:

علامات قیامت میں سے ہے کہ عورتوں کی کثرت ہو جائے گی کہ اس وقت زیادہ عورتیں ہوں گے کہ ایک ایک گھر میں ایک مرد کے زیر کفالت پچاس پچاس عورتیں ہوں گے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا آپ فرما رہے تھے:

«إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ، وَيَكْثُرَ الجَهْلُ، وَيَكْثُرَ الزِّنَا، وَيَكْثُرَ شُرْبُ الخَمْرِ، وَيَقِلَّ الرِّجَالُ، وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً القَيِّمُ الوَاحِدُ».

قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہیں۔علم اٹھ جائے گا۔۲۔جہالت چھا جائے گی۔۳۔زنا عام ہو جائے گا۔۴شراب نوشی عام ہوگی۔۵۔مردوں کی کمی اور عورتوں کی کثرت ہوگی حتی کہ پچاس پچاس عورتوں کے لیے ایک مرد نگران ہوگا۔

البخاری، النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء:۵۲۳۱

صحیح مسلم کی ایک روایت میں چالیس کا بھی ذکر آتا ہے حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ، ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ، وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً، يَلُذْنَ بِهِ، مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ»

''لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں گی یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کا سبب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہوگا۔''

صحیح مسلم، الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ قل أن لا یوجد من یقبلھا(۱۰۱۲)

پچاس ہزار سال کا دن

قیامت کا دن یعنی میدان محشر کا دن پچاس ہزار سال کا دن ہوگا مومن کے لیے یہ دن ایک دن کے برابر ہوگا جبکہ کافر کے لیے یہ دن بہت لمبا ہوگا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید کی آیت ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ''جس روز رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔'' (المطففین:) کی تشریح میں فرمایا: نصف یوم کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہے اور یہ مدت مومن کے لیے بڑی معمولی ہوگی، سورج ڈھلنے سے لے کر غروب ہونے تک۔

الترغیب والترھیب :۵۲۵۸، حسن۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: ﴿يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ''جس روز رب العالمین کے حضور کھڑے ہوں گے۔'' (المطففین:) آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اس وقت تمھارا کیا حال ہوگا جب اللہ تعالیٰ تمھیں پچاس ہزار سال کے لیے اس طرح کھڑا کرے گا جس طرح تیر کو کمان میں (شکار کے وقت) ڈالا جاتا ہے اور تمھاری طرف (اتنا عرصہ) نظر بھی نہیں کرسکے گا۔

مستدرک حاکم ۵/ ۸۷۴۷۔

میدان محشر کا دن پچاس ہزار سال کا دن اس کی مختصر سی کیفیت ملاحظہ فرمائیں ہر انسان اپنے گناہوں کے اعتبار سے پسینہ میں ڈوبا ہوا ہوگا طبرانی میں روایت ہے کہ آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

«وَإِنَّهُمْ لَيَلْقَوْنَ مِنْ هَوْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ شِدَّةً حَتَّى يُلْجِمُهُمُ الْعَرَقُ، حَتَّى لَوْ أَنَّ السُّفُنَ أُجْرِيَتْ فِيهِ لَجَرَتْ».

''یقیناً لوگ حشر کے دن کی سختی سے دوچار ہونے والے ہیں جس سے پسینہ کی لگائی آئی ہوگی (پسینہ اس قدر بہہ رہا ہوگا کہ) اگر اس پسینہ میں کشتیاں چلائی جائیں تو وہ چلنے لگیں۔''

الترغیب والترھیب ٥٢٥٨، حسن

کافروں کے چہرے سیاہ اور گرد آلود ہوں گے:

﴿وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۞ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۞ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ﴾. (عبس: ٤٠-٤٢)

''اور کتنے منہ ہوں گے جن پر گرد پڑ رہی ہوگی۔ (اور) سیاہی چڑھ رہی ہوگی۔ یہ کفار بدکردار ہیں۔''

﴿وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ بَاسِرَةٌ ۞ تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ﴾.

''اور بہت سے منہ اس دن اداس ہوں گے۔ خیال کریں گے کہ ان پر مصیبت واقع ہونے کو ہے۔'' (القیامۃ: ۲۴-۲۵)

﴿وَالَّذِينَ كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ جَزَاءُ سَيِّئَةٍ بِمِثْلِهَا وَتَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ مَا لَهُمْ مِنَ اللَّهِ مِنْ عَاصِمٍ كَأَنَّمَا أُغْشِيَتْ وُجُوهُهُمْ قِطَعًا مِنَ اللَّيْلِ مُظْلِمًا أُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾. (یونس: ٢٧)

''اور جنہوں نے بُرے کام کیے تو بُرائی کا بدلہ ویسا ہی ہوگا اور اُن کے مونہوں پر ذلت چھا جائے گی اور کوئی اُن کو اللہ سے بچانے والا نہ ہوگا اُن کے مونہوں (کی سیاہی کا یہ عالم ہوگا کہ اُن) پر گویا اندھیری رات کے ٹکڑے اڑھا دیئے گئے ہیں، یہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اُس میں رہیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچاس نمازوں کا ثواب

سیدنا مالک بن صعصہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ واقعہ معراج بیان کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ:

((ثُمَّ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جِئْتُ مُوسَى، فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ فُرِضَتْ عَلَيَّ خَمْسُونَ صَلَاةً، قَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِالنَّاسِ مِنْكَ، عَالَجْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَشَدَّ الْمُعَالَجَةِ، وَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ، فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ، فَسَلْهُ، فَرَجَعْتُ، فَسَأَلْتُهُ، فَجَعَلَهَا أَرْبَعِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ، ثُمَّ ثَلَاثِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عِشْرِينَ، ثُمَّ مِثْلَهُ فَجَعَلَ عَشْرًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى، فَقَالَ مِثْلَهُ، فَجَعَلَهَا خَمْسًا، فَأَتَيْتُ مُوسَى فَقَالَ مَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ جَعَلَهَا خَمْسًا، فَقَالَ مِثْلَهُ، قُلْتُ سَلَّمْتُ بِخَيْرٍ، فَنُودِيَ إِنِّي قَدْ أَمْضَيْتُ فَرِيضَتِي، وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي، وَأَجْزِي الْحَسَنَةَ عَشْرًا))

اس کے بعد مجھ پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔ میں جب واپس ہوا اور موسیٰ علیہ السلام سے ملا تو انہوں نے پوچھا کہ کیا کر کے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ پچاس نمازیں مجھ پر فرض کی گئی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ انسانوں کو میں تم سے زیادہ جانتا ہوں، بنی اسرائیل کا مجھے برا تجربہ ہو چکا ہے۔ تمہاری امت بھی اتنی نمازوں کی طاقت نہیں رکھتی، اس لیے اپنے رب کی بارگاہ میں دوبارہ حاضری دو، اور کچھ تخفیف کی درخواست کرو، میں واپس ہوا تو اللہ تعالیٰ نے نمازیں چالیس وقت کی کر دیں۔ پھر بھی موسیٰ علیہ السلام اپنی بات (یعنی تخفیف کرانے) پر مصر رہے۔ اس مرتبہ تیس وقت کی رہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئیں۔ پھر انہوں نے وہی فرمایا اور اس مرتبہ بارگاہ رب العزت میں میری درخواست کی پیشی پر اللہ تعالیٰ نے انہیں دس کر دیا۔ میں جب موسیٰ علیہ السلام کے پاس آیا تو اب بھی انہوں نے کم کرانے کے لیے اپنا اصرار جاری رکھا۔ اور اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے پانچ وقت کی کر دیں۔ اب موسیٰ علیہ السلام سے ملا، تو انہوں نے پھر دریافت فرمایا کہ کیا ہوا؟ میں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے پانچ کر دی ہیں۔ اس مرتبہ بھی انہوں نے کم کرانے کا اصرار کیا۔ میں نے کہا کہ اب تو میں اللہ کے سپرد کر چکا۔ پھر آواز آئی۔ میں نے اپنا فریضہ (پانچ نمازوں کا) جاری کر دیا۔ اپنے بندوں پر تخفیف کر چکا اور میں ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہوں۔''

البخاری، بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ (۳۲۰۷)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ''شب معراج نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پچاس نمازیں فرض کی گئیں پھر پانچ نمازوں تک کمی کر دی گئی اس کے بعد اعلان کر دیا گیا کہ

((يَا مُحَمَّدُ إِنَّهُ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ وَإِنَّ لَكَ بِهَذِهِ الْخَمْسِ خَمْسِينَ))

''اے محمد! بلاشبہ میرے نزدیک قول کو تبدیل نہیں کیا جاتا اور تمہارے لیے ان پانچ نمازوں کے بدلے پچاس نمازوں کا ثواب ہوگا۔''

ترمذی، الصلاۃ، باب کم فرض اللہ علی عبادہ من الصلوات (۲۱۳) صحیح

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اسْتَقِيمُوا تُفْلِحُوا وَخَيْرُ أَعْمَالِكُمُ الصَّلَاةُ))

''ثابت رہو تم فلاح پاجاؤ گے اور تمہارے بہترین اعمال میں سے نماز ہے''

مسند احمد (۵/ ۲۲۴۷۶)

پچاس ہزار سال قبل تمام مخلوقات کی تقدیر لکھی گئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

كَتَبَ اللَّهُ مَقَادِيرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ أَنْ يَخْلُقَ السَّمٰوَاتِ وَالأَرْضَ بِخَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ، قَالَ: وَعَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ

”اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کی تخلیق سے پچاس ہزار سال قبل تمام مخلوقات کی تقدیر لکھ دی تھی۔“

[مسلم، القدر، باب حجاج آدم وموسى (٢٦٥٣)]

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا پھر اس سے تمام مخلوقات کی تقدیر کو لکھوایا۔[سنن ابی داؤد(٤٧٠٠)]

تقدیر کیا ہے؟ تقدیر اللہ تعالیٰ کے علم کا نام ہے یعنی ہر ہونے والی چیز جس کا علم اللہ تعالیٰ کو پہلے سے تھا اس نے اسے قلم بند کروا دیا ہے اسے تقدیر کہتے ہیں جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَخَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهُ تَقْدِيرًا﴾. [الفرقان: ٢]

”اور جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا ایک اندازہ ٹھہرایا۔“

تقدیر پر ایمان لانا تکمیل ایمان کے لیے ضروری ہے سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ حَتَّى يَعْلَمَ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهُ وَأَنَّ مَا أَخْطَأَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَهُ.

”کوئی بھی آدمی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک وہ اچھی اور بری تقدیر کے اللہ کی طرف سے ہونے پر ایمان نہ لے آئے اور جب تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ جو کچھ اسے پہنچنے والا ہے وہ اس سے خطا نہیں ہوسکتا اور جو کچھ اس سے خطا ہونے والا ہے وہ اسے پہنچ نہیں سکتا۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

[صحیح الجامع الصغیر (٧٥٨٥) الترمذی (٢١٤٤)]

بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ اگر سب کو پہلے سے لکھا ہوا ہے اور ہم نے وہ ضرور ہی کرنا ہے تو ہمارا کیا کردار، اگر ہم سے گناہ ہوتا ہے تو وہ ہماری تقدیر ہی پہلے سے ہے ہم اس کے قصووار نہیں، لیکن یہ بات درست نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے تقدیر کو سمجھا ہی نہیں تقدیر یہ نہیں کہ اللہ نے پہلے لکھا ہے اور پھر ہمیں چھوڑ دیا اور ہم اسی کے مطابق چل رہے ہیں اصل میں تقدیر یہ ہے کہ جو ہم کر رہے ہیں وہ اپنی مرضی سے کر رہے ہیں پس اللہ تعالیٰ کا علم اس قدر وسیع تھا کہ جو ہم نے اپنی مرضی سے کرنا تھا اللہ تعالیٰ نے اسے پہلے سے لکھ دیا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿إِنَّا هَدَيْنَـٰهُ السَّبِيلَ إِمَّا شَاكِرًا وَإِمَّا كَفُورًا﴾ . [الدهر: ٣]

”(اور) اسے رستہ بھی دکھا دیا (اب) خواہ شکر گزار ہو خواہ ناشکرا۔“

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”تم میں سے ہر شخص کا ٹھکانہ دوزخ یا جنت میں لکھا جا چکا ہے صحابہ کرام نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! کیا ہم اپنی تقدیر پر بھروسہ کرتے ہوئے عمل کرنا چھوڑ دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عمل کرتے رہو ہر شخص اللہ کے علم میں، سعادت مندوں سے ہے اس کو سعادت کے عمل کی توفیق حاصل ہوگی اور جو شخص اللہ کے علم میں بد بخت لوگوں سے ہے اس کو بد بخت بننے کی توفیق ملے گی۔ اس کے بعد آپ نے قرآن مجید کی یہ آیت تلاوت فرمائی: جس شخص نے عطیہ دیا اور تقوی اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی۔“

[البخاری، الجنائز، باب موعظة المحدث (١٣٦٢)]

جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ لَمْ يَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ))

"جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو باپ بنایا (جو اسکا باپ نہیں) تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا جبکہ جنت کی خوشبو پچاس سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے"

ابن ماجه، الحدود، باب من ادعى الى غير ابيه (٢٦١١)

اور سعد بن وقاص رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ غَيْرُ أَبِيهِ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ))

"جو شخص جانتے بوجھتے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کو اپنا باپ بنائے اس پر جنت حرام ہے"

صحيح بخارى ، الفرائض ، باب من ادعى الى غير ابيه(٦٧٦٦)وابن ماجه(٢٦١٠)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَرْغَبُوا عَنْ آبَائِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ أَبِيهِ فَهُوَ كُفْرٌ))

"کوئی اپنے باپ کا انکار نہ کرے کیونکہ جو اپنے سے منہ موڑتا ہے تو یہ کفر ہے"

صحيح بخارى، الفرائض، باب من ادعى الى غير ابيه(٦٧٦٨)

حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں کے قدموں تلے جنت کا تذکرہ کیا تو ساتھ یہ بتایا کہ اللہ نے باپ کو جنت کا دروازہ بنایا ہے جب تک باپ کی خدمت، اطاعت، تابعداری نہیں کرو گے جنت میں داخلہ کیسے لے سکو گے۔

ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انکے پاس ایک آدمی آیا اوران سے عرض کیا کہ میری بیوی ہے میری ماں اسے طلاق دینے کا حکم دیتی ہے (میں کیا کروں؟) آپ نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ:

((اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ ، فَأَضِعْ ذَلِكَ الْبَابَ اَوِ احْفَظْهُ))

"والد جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ ہے پس تو اگر چاہے تو اس دروازے کو ضائع کردے یا اس کی حفاظت کر۔"

سنن ترمذی : ۱۹۰۰ ، سنن ابن ماجه : ۲۰۸۹ ، حسن

ایک مرتبہ رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی ایک دیوار کے سائے میں اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھا گپیں ہانک رہا تھا۔ اللہ کے رسول ﷺ اپنے ایک صحابی کے ہمراہ سواری پر گزرے۔عبداللہ بن ابی نے دیکھا تو حسد کے مارے رہ نہ سکا۔پکار کر کہنے لگا:

قَدْ غَبَّرَ عَلَيْنَا ابْنُ أَبِي كَبْشَةَ .

یعنی اللہ کے رسول ﷺ کے اجداد میں سے ایک کا نام لے کر کہنے لگا کہ ابن ابی کبشہ ہمیں غبار آلود کردیا۔دراصل غبار اڑانے والی کوئی بات نہ تھی مگر یہ اس کا تکبر تھا۔اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ حسد تھا۔اللہ کے رسول ﷺ کو اس کے ان الفاظ پر غصہ آیا۔

ادھر عبداللہ بن ابی کے سچے مسلمان بیٹے عبداللہ کو اس واقعہ کا علم ہوا کہ میرا باپ آپ ﷺ کے ساتھ گستاخی کا مرتکب ہوا ہے۔ وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایمان اس کو کہتے ہیں کہ ادھر باپ ہے اور ادھر کائنات کے امام ہیں مگر یہ امام کائنات ﷺ کے آگے اپنے منافق باپ کو ہیچ اور نا قابل توجہ سمجھتے ہیں۔انھوں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے باپ نے آپ کی شان میں ہرزہ سرائی کی ہے۔

وَالَّذِي أَكْرَمَكَ وَأَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ لَئِنْ شِئْتَ لَآتِيَنَّكَ بِرَأْسِهِ .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت وتوقیر سے نوازا اور آپ پر اپنی کتاب نازل فرمائی۔ اگر آپ چاہیں تو میں اپنے باپ کا سر کاٹ کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں۔''

ارشاد ہوا:

لَا ، وَلٰكِنْ بِرَّ أَبَاكَ وَأَحْسِنْ صُحْبَتَهُ .

''نہیں اپنے باپ کی عزت کرو اور اس کے ساتھ حسن معاشرت سے پیش آؤ۔''

صحیح ابن حبان ۲/ ۱۷۰ (٤٢٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ساٹھ سے ساٹھ تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ، فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾ . (المجادلة:٣، ٤)

”اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (ان کو ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضرور) ہے (مومنو!) اس (حکم) سے تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبردار ہے۔ جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے جس کو اسکا بھی مقدور نہ ہو (اسے) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (چاہئے) یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔“

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ساٹھ کے عدد کو موضوع بحث بنائیں گے' دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں سننے سنانے اور سمجھ کر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ظہار کا کفارہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا

شرعی اصطلاح میں بیوی کو یہ کہنا کہ تو مجھ پر میری ماں کی پشت کی مانند ہے یعنی بیوی کو ماں کہہ لینا ظہار ہے۔

جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

﴿الَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنكُم مِّنْ نِّسَائِهِمْ مَا هُنَّ أُمَّهَاتِهِمْ إِنْ أُمَّهَاتُهُمْ إِلَّا اللَّائِي وَلَدْنَهُمْ وَإِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَّإِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ﴾. (المجادلة: ۲)

”جو لوگ تم میں سے اپنی عورتوں کو ماں کہہ دیتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں (ہو جاتیں) ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے بیشک وہ نامعقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں اور اللہ بڑا معاف کرنے والا (اور) بخشنے والا ہے۔“

حضرت خولہ بنت مالک بن ثعلبہ رضی اللہ عنہا کے شوہر حضرت اوس بن صامت رضی اللہ عنہ نے ان سے ظہار کر لیا تھا۔ دور جاہلیت میں ظہار کر طلاق ہی تصور کیا جاتا تھا۔ اس لیے حضرت خولہ رضی اللہ عنہا سخت پریشان ہوئیں اس وقت یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی اور ساتھ ہی اس کا کفارہ بھی نازل ہوا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ يُظَاهِرُوْنَ مِنْ نِّسَآءِ هِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَاسَّا ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۞ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَّتَمَاسَّا فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَإِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾. (المجادلة: ۳، ٤)

”اور جو لوگ اپنی بیویوں کو ماں کہہ بیٹھیں پھر اپنے قول سے رجوع کر لیں تو (ان کو) ہمبستر ہونے سے پہلے ایک غلام آزاد کرنا (ضرور) ہے (مومنو!) اس (حکم) سے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تمہیں نصیحت کی جاتی ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اس سے خبر دار ہے جس کو غلام نہ ملے وہ مجامعت سے پہلے متواتر دو مہینے کے روزے رکھے جس کو اسکا بھی مقدور نہ ہو (اسے) ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا (چاہیئے) یہ (حکم) اس لئے (ہے) کہ تم اللہ اور اس کے رسول کے فرمانبردار ہو جاؤ اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور نہ ماننے والوں کے لئے درد دینے والا عذاب ہے۔''

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سلمان بن صخر رضی اللہ عنہ (جسے سلمان صخر بیاضی بھی کہا جاتا ہے) نے بیوی کو خود پر حرام قرار دیتے ہوئے یعنی اس سے ظہار کرتے ہوئے اس کی پیٹھ کر رمضان المبارک کے ختم ہونے تک اپنی والدہ کی مانند قرار دیا۔ جب نصف رمضان گزر گیا تو رات کے وقت بیوی سے ہم بستری کر لی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس کا ذکر کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وہ ایک غلام آزاد کرے اس نے کہا مجھ میں غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا: مسلسل دو ماہ کے روزے رکھ لو۔ اس نے کہا مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے پھر آپ نے فرمایا: ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا دے۔ اس نے عرض کیا: مجھ میں اس کی بھی طاقت نہیں ہے۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مروہ بن عمرو سے کہا: اسے وہ ٹوکرا دے دو جس میں پندرہ یا سولہ صاع کھجور ہوتی ہے تا کہ وہ ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے۔

الترمذی، الطلاق، باب ما جاء فی کفارة الظهار: ۱۲۰۰، حسن

امت محمدیہ کی عمریں ساٹھ سے ستر سال

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَعْمَارُ أُمَّتِي مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى السَّبْعِينَ وَأَقَلُّهُمْ مَنْ يَجُوزُ ذَلِكَ» .

''میری امت کی عمر ساٹھ سے ستر سال تک ہیں اور ان میں بہت کم ایسے ہوں گے جو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس حد سے تجاوز کریں گے۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۷۵۷، حسن صحيح

جسے ساٹھ سال عمر ملی گی اس کے لے کوئی عذر باقی نہیں رہے گا یعنی وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس وقت نہیں تھا یا کوئی اور بہانہ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ عَمَّرَهُ اللّٰهُ سِتِّينَ سَنَةً فَقَدْ أَعْذَرَ إِلَيهِ فِي الْعُمُرِ» .

''جسے اللہ تعالیٰ نے ساٹھ سال عمر دی اس کی طرف عمر میں عذر نہیں چھوڑا۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة: ۱۰۸۹، حسن صحيح

روز قیامت لوگ خواہش کریں گے کہ ہمیں اور عمر ملے تا کہ ہم نیکیاں کر کے رب کو راضی کر لیں مگر جس نے نیکی نہیں کرنی اسے ہزار سال کی عمر بھی مل جائے تو وہ نہیں کرے گا ساٹھ سال کیا کم ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَ هُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيهَا رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ اَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ مَّا يَتَذَكَّرُ فِيْهِ مَنْ تَذَكَّرَ وَ جَآءَكُمُ النَّذِيْرُ فَذُوْقُوْا فَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ نَّصِيْرٍ﴾ . (فاطر:۳۷)

''وہ اس میں چلائیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم کو نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ وہ جو (پہلے) کرتے تھے کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس ڈرانے والا بھی آیا تو اب مزے چکھو ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔''

﴿وَ لَتَجِدَنَّهُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰى حَيٰوةٍ وَ مِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا يَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ يُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ وَ مَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ يُّعَمَّرَ وَ اللّٰهُ بَصِيْرٌ بِمَا يَعْمَلُوْنَ﴾ . (البقرة: ۹۶)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

''بلکہ اُن کو تم اور لوگوں سے کہیں زیادہ زندگی کے حریص دیکھو گے یہاں تک کہ مشرکوں سے بھی۔ان میں سے ہر ایک یہی خواہش کرتا ہے کہ کاش وہ ہزار برس جیتا رہے مگر اتنی لمبی عمر اُس کو مل بھی جائے تو اُسے عذاب سے تو نہیں چھڑا سکتی اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دیکھ رہا ہے۔''

محمد بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اگر کوئی شخص پیدا ہونے سے لے کر بوڑھا ہو کر مرنے تک اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں سر بسجود رہے تو وہ بھی اس (قیامت کے) دن اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا اور خواہش کرے گا کہ اسے دنیا میں ایک بار پھر لوٹا دیا جائے تا کہ وہ اور زیادہ اجر وثواب حاصل کر سکے۔

مسند أحمد: ٤/ ١٨٥ ، الترغیب :٣٥٩٧، صحیح

مولانا محمد اقبال کیلانی نے اپنی کتاب جنت کا بیان کے مقدمہ میں ایک عمدہ بات لکھی ہے جو قارئین کی نظر کرتے ہیں موصوف لکھتے ہیں:

''ارشاد نبوی کے مطابق امت محمدیہ کی اوسط عمر ساٹھ اور ستر سال کے درمیان ہو گی ان ارشاد کے مطابق دنیا میں انسان کی زیادہ سے زیادہ زندگی ستر سال تصور کر لیجیے اور دنیا کے اعداد و شمار میں سب سے آخری مرد ''دہ سنکھ'' کو آخرت کی طویل زندگی تصور کر لیجیے دونوں کا تقابل کیا جائے تو دنیا میں ستر سال زندگی بسر کرنے والا شخص دنیا کے ہر سیکنڈ کے بدلے آخرت میں ایک کروڑ ۱۳ لاکھ ۳۴ ہزار ۹ سو سال زندگی بسر کرے گا خواہ جنت کی نعمتوں میں خواہ جہنم کی آگ میں (یاد رہے دنیا اور آخرت کی زندگی کا یہ تناسب بھی محض فرضی ہے حقیقی نہیں) غور فرمایئے کہ ہمیں اپنی صلاحیت اپنا سرمایہ اور اپنا وقت ایک سیکنڈ کی زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہیے یا ایک کروڑ ۱۳ لاکھ،۳۴ ہزار ۹ سو سال کی طویل زندگی کو بہتر بنانے اور سنوارنے میں صرف کرنا چاہیے لیکن ابلیس نے صرف ایک سیکنڈ کی زندگی کو ہمارے لیے اس قدر دلفریب اور

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

خوشنما بنا دیا ہے کہ ہم کروڑ سالہ طویل زندگی کی ابدی نعمتوں سے غافل اور سیکنڈ کی مختصر زندگی کی عارضی رنگینیوں میں بری طرح منہمک اور جذب ہیں اور یون شیطان کے دھوکے اور فریب میں آ کر جنت سے محرومی کا سامان پیدا کر رہے ہیں۔"

سیدنا آدم علیہ السلام کا قد ساٹھ ہاتھ تھا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے سیدنا آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ تھا۔ پھر فرمایا: جا کر ان فرشتوں کی جماعت کو سلام کہیے اور سنیے کہ وہ کیا جواب دیتے ہیں۔ تیرا اور تیری اولاد کا یہی سلام (کا طریقہ) ہوگا۔ سیدنا آدم علیہ السلام نے کہا: [اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ] ......فرشتوں نے کہا: [اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللهِ] یعنی جواب میں [رَحْمَةُ اللهِ] کا اضافہ ہوگیا۔ جنت میں جو بھی داخل ہوگا' وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر (ساٹھ ہاتھ قد کا) ہوگا اس کے بعد اب تک مخلوق (کے قد کاٹھ) میں کمی ہوتی آئی ہے۔"

صحيح بخاری، أحاديث الأنبياء، باب خلق آدم وذريته (٣٣٢٦)

جنت میں قد ساٹھ ہاتھ ہوگا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلَى صُورَةِ آدَمَ وَطُولُهُ سِتُّونَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهُ حَتَّى الْآنَ» .

"جو شخص بھی جنت میں جائے گا وہ سیدنا آدم f کی صورت پر ہوگا اور اس کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا۔ (شروع میں لوگوں کے قد ساٹھ ہاتھ تھے) جو بعد میں گھٹتے گئے حتی کہ موجودہ قد پر آ گئے۔"

صحيح مسلم، الجنة وصفة نعيمها (٢٨٤١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہراذان پر ساٹھ نیکیاں

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ أَذَّنَ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ»

''جس شخص نے بارہ سال (مسجد میں) اذان دی اس کے لیے جنت واجب ہوگئی۔''

«وَكُتِبَ لَهُ بِتَأْذِينِهِ فِي كُلِّ يَوْمٍ سِتُّونَ حَسَنَةً»

''اوراس کے لیے اس کی ہراذان کے بدلے ہر روز ساٹھ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔''

«وَلِكُلِّ إِقَامَةٍ ثَلاثُونَ حَسَنَةً»

''اور ہر اقامت کے بدلے تیس نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں۔''

ابن ماجه، الأذان والسنه فيها، باب فضل الأذان وثواب المؤذنين (٧٧٨)

صحيح

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'لاَ يَسْمَعُ مَدَى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَلاَ إِنْسٌ وَلاَ شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ'

''مؤذن کی آواز پہنچنے کی حد تک جو بھی جن، انسان اور دوسری اشیاء (حجر و شجر اور جمادات) اسے (یعنی اذان کو) سنتی ہیں۔ وہ قیامت کے دن اس کے حق میں گواہی دیں گے (کہ یہ بندہ مومن ہے)۔''

صحيح البخاری، الأذان، باب رفع الصوت بالنداء (٦٠٩)

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اذان دی جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ خاموش ہوئے تو آپ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ مِثْلَ هَذَا يَقِينًا دَخَلَ الْجَنَّةَ»

''جس نے مؤذن جیسے کلمات یقین کے ساتھ دہرائے وہ جنت میں داخل ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔''

[النسائی، الاذان، باب ثواب ذلك (١/ ٦٥٠)]

جنت میں مومن کے خیمہ کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی

اہل جنت کے لیے محلات کے علاوہ خیمے بھی ہوں گے جن میں اہل جنت کی حوریں قیام پذیر ہوں گی اور ان خیموں کے مختلف زاویوں میں اہل جنت کی بیویاں اور حوریں ہوں گی وہ خیمہ اتنا وسیع وعریض ہوگا کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں پائیں گے۔

﴿حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾ .

[الرحمن:٧٢-٧٣]

''جنتیوں کے لیے خیموں میں حوریں ٹھہرائی گئی ہوں گی۔پس اے جن وانس تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کا انکار کروگے۔''

سیدنا ابوموسی عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلْمُؤْمِنِ فِي الْجَنَّةِ لَخَيْمَةً مِنْ لُؤْلُؤَةٍ وَاحِدَةٍ مُجَوَّفَةٍ طُولُهَا سِتُّونَ مِيلًا لِلْمُؤْمِنِ فِيهَا أَهْلُونَ يَطُوفُ عَلَيْهِمِ الْمُؤْمِنُ فَلَا يَرَى بَعْضُهُمْ بَعْضًا» .

''بے شک مومن کے لیے جنت میں موتی کا ایک خولدار خیمہ ہوگا اس کی لمبائی ساٹھ میل ہوگی،اس خیمہ کے ہر کونے میں مومن کی بیویاں ہوں گی،مومن ان بیویوں کے پاس چکر لگاتا رہے گا، لیکن محل کی وسعت اور لمبائی کی وجہ سے وہ آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکیں گے۔''

صحیح مسلم، الجنة وصفة نعيمها، باب فی صفة خيام الجنة (٢٨٣٨)

روزہ توڑنے کا کفارہ ساٹھ مساکین کو کھانا

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((أَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي فِي رَمَضَانَ قَالَ هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُعْتِقَ رَقَبَةً قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُطْعِمَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ اجْلِسْ فَجَلَسَ فَأُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَقٍ فِيهِ تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ الضَّخْمُ قَالَ تَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا أَحَدٌ أَفْقَرَ مِنَّا قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ قَالَ فَخُذْهُ فَأَطْعِمْهُ أَهْلَكَ))

''ایک شخص نبی (ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں ہلاک ہو گیا آپ ﷺ نے فرمایا تمہیں کس چیز نے ہلاک کیا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے رمضان کے روزے کے دوران اپنی بیوی سے صحبت کر لی آپ ﷺ نے فرمایا تم ایک غلام آزاد کر سکتے ہو اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم دو مہینے متواتر روزے رکھ سکتے ہو اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا کیا تم ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو اس نے عرض کیا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا پھر آپ ﷺ کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا آپ ﷺ نے فرمایا اسے صدقہ کر دو اس شخص نے کہا مدینہ کے لوگوں میں مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں ہوگا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ کے انیاب (سامنے کے دانتوں کے ساتھ دائیں بائیں دو دانت) نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا جاؤ اسے اپنے گھر والوں کو کھلا دو''

سنن الترمذی، الصوم، باب ما جاء فی کفارۃ الفطر فی رمضان (٧٢٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال دیدیئے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَـمَّا خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ وَنَفَخَ فِيهِ الرُّوحَ عَطَسَ فَقَالَ :الحَمْدُ لِلّٰهِ، فَـحَمِدَ اللّٰهَ بِإِذْنِهِ، فَقَالَ لَهُ رَبُّهُ :رَحِمَكَ اللّٰهُ يَا آدَمُ، اذْهَبْ إِلَى أُولَئِكَ الْمَلَائِكَةِ، إِلَى مَلَإٍ مِنْهُمْ جُلُوسٍ، فَقُلْ :السَّلَامُ عَلَيْكُمْ، قَالُوا :وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ، ثُمَّ رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ، فَقَالَ: إِنَّ هَذِهِ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيكَ، بَيْنَهُمْ، فَقَالَ اللّٰهُ لَهُ وَيَدَاهُ مَقْبُوضَتَانِ :اخْتَرْ أَيَّهُمَا شِئْتَ، قَالَ :اخْتَرْتُ يَمِينَ رَبِّي وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّي يَمِينٌ مُبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَإِذَا فِيهَا آدَمُ وَذُرِّيَّتُهُ، فَقَالَ: أَيْ رَبِّ، مَا هَؤُلَاءِ؟ فَقَالَ :هَؤُلَاءِ ذُرِّيَّتُكَ، فَإِذَا كُلُّ إِنْسَانٍ مَكْتُوبٌ عُمْرُهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ، فَإِذَا فِيهِمْ رَجُلٌ أَضْوَؤُهُمْ -أَوْ مِنْ أَضْوَئِهِمْ -قَالَ :يَا رَبِّ مَنْ هَذَا؟ قَالَ :هَذَا ابْنُكَ دَاوُدُ قَدْ كَتَبْتُ لَهُ عُمْرَ أَرْبَعِينَ سَنَةً .قَالَ :يَا رَبِّ زِدْهُ فِي عُمْرِهِ .قَالَ :ذَاكَ الَّذِي كُتِبَ لَهُ .قَالَ :أَيْ رَبِّ، فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُ لَهُ مِنْ عُمْرِي سِتِّينَ سَنَةً .قَالَ :أَنْتَ وَذَاكَ .قَالَ :ثُمَّ أُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَاءَ اللّٰهُ، ثُمَّ أُهْبِطَ مِنْهَا، فَكَانَ آدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهِ، قَالَ :فَأَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ، فَقَالَ لَهُ آدَمُ :قَدْ عَجَّلْتَ، قَدْ كُتِبَ لِي أَلْفُ سَنَةٍ .قَالَ :بَلَى وَلَكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّينَ سَنَةً، فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهُ، وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهُ .قَالَ :فَمِنْ يَوْمِئِذٍ أُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُودِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’جب اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور ان میں روح پھونکی تو انہیں چھینک آئی۔ انہوں نے کہا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ چنانچہ انہوں نے اللہ کے حکم سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہا۔ جس کے جواب میں ان کے رب نے فرمایا یَرْحَمُكَ اللّٰهُ (اللہ تم پر رحم کرے) اے آدم ان فرشتوں کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور انہیں سلام کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ۔ وہ پھر اپنے رب کی طرف لوٹے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہاری اور تمہاری اولاد کی آپس میں دعا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی دونوں مٹھیاں بند کر کے فرمایا ان میں سے جسے چاہو اختیار کر لو۔ انہوں نے عرض کیا میں نے اپنے رب کا دایاں ہاتھ اختیار کیا اور میرے رب کے دونوں ہاتھ ہی داہنے اور برکت والے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہاتھ کھولا تو اس میں آدم اور ان کی ذریت (اولاد) تھی۔ پوچھنے لگے کہ یا رب یہ کون ہیں؟ فرمایا یہ تمہاری اولاد ہے اور ان سب کی پیشانیوں پر ان کی عمریں لکھی ہوئی تھیں۔ ان میں ایک شخص سب سے زیادہ روشن چہرے والا تھا۔ پوچھا یہ کون ہے؟ فرمایا یہ آپ کے بیٹے داؤد ہیں۔ میں نے ان کی عمر چالیس سال لکھی ہے۔ عرض کیا اے رب ان کی عمر زیادہ کر دیجئے۔ فرمایا اتنی ہی ہے جتنی لکھی جا چکی ہے۔ عرض کیا اللہ میں نے اپنی عمر سے اسے ساٹھ سال دیدیئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تم اور ایسی سخاوت۔ پھر وہ اللہ کی مشیت کے مطابق جنت میں رہے۔ پھر وہاں سے اتارے گئے اور پھر اپنی عمر گننے لگے۔ نبی اکرم e فرماتے ہیں پھر ان کے (آدم u کے) پاس موت کا فرشتہ آیا۔ تو آدم علیہ السلام ان سے کہنے لگے کہ تم جلدی آ گئے میری عمر ہزار سال ہے۔ فرشتے نے عرض کیا کیوں نہیں۔ لیکن آپ نے اس میں سے ساٹھ سال اپنے بیٹے داؤد u کو دے دیئے تھے۔ اس پر آدم u نے انکار کر دیا۔ چنانچہ ان کی اولاد بھی منکر ہوگئی اور آدم سے بھول ہوئی چنانچہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان کی اولاد بھی بھولنے لگی۔ نبی اکرم نے فرمایا کہ اس دن سے لکھنے اور گواہ مقرر کرنے کا حکم ہوا۔“

سنن الترمذی، تفسیر القرآن ، باب(۳۳٦۸)حسن صحیح

اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((أَنَّ نَبِـیَّ الـلَّهِ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ لَهُ سِتُّونَ امْرَأَةً، فَقَالَ: لَأَطُـوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى نِسَائِي فَلْتَحْمِلْنَ كُلُّ امْرَأَةٍ، وَلْتَلِدْنَ فَارِسًا يُـقَـاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، فَطَافَ عَلَى نِسَائِهِ، فَمَا وَلَدَتْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَلَدَتْ شِقَّ غُلَامٍ "، قَـالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ كَانَ سُلَيْمَانُ اسْتَثْنَى لَحَمَلَتْ كُلُّ امْرَأَةٍ مِنْهُنَّ، فَوَلَدَتْ فَارِسًا يُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ))

”اللہ کے نبی سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں تو انہوں نے کہا کہ آج رات میں تمام بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر بیوی حاملہ ہوگی اور پھر ایسا بچہ جنے گی جو شہسوار ہوگا اور اللہ کے راستے میں لڑے گا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے۔ لیکن صرف ایک بیوی کے یہاں بچہ پیدا ہوا اور وہ بھی ادھورا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر سلیمان علیہ السلام نے انشاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو پھر ہر بیوی حاملہ ہوتی اور شہسوار جنتی جو اللہ کے راستے میں جہاد کرتا۔“

صحیح بخاری، التوحید، باب فی المشیئة والإرادة :(وما تشاء ون إلا أن یشاء الله)(۷٤٦۹)

ساٹھ سال کی عبادت سے افضل عمل

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((مَـقَـامُ الـرَّجُلِ فِیْ الصَّفِّ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ أَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ الرَّجُلِ سِتِّیْنَ سَنَةً))

''آدمی کا اللہ کے راستے میں، صف کھڑا ہو جانا ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔''

سنن دارمی (۲٦۰۱) ومستدرك الحاكم (۲/ ٦۸) و صححه الحاكم علی شرط البخاری و وافقه الذهبی ، حسن

جناب محمد ﷺ نے تین سو ساٹھ بت توڑ دیئے

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کے اردگرد تین سو ساٹھ بتوں کو پاش پاش کر دیا۔ آپ ﷺ اپنی لاٹھی کے ساتھ بتوں کو گراتے جاتے اور ساتھ کہتے جاتے تھے۔

﴿جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ﴾

''حق آ گیا باطل مٹ گیا اور باطل ہے ہی مٹنے والا ہے''

(صحیح بخاری ، المظالم والغضب (۲٤۷۸)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ستر سے ستر تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۞ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۞ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ﴾. (الحاقة: ۳۰-۳۲)

''(حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھونک۔ پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو۔''

تمہیدی کلمات

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جہاں پر اللہ تعالیٰ نے ستر کے عدد کے ساتھ احکام ومسائل، قصص وعبرت کے مناظر اور کہیں پر آئندہ رو پذیر ہونے والے واقعات کی طرف نشاندہی کی ہے، آج ہم اپنے خطبہ میں ستر کے عدد کا ذکر کریں گے۔

نافرمانوں کو جہنم میں ستر گز زنجیروں میں جکڑا جائے گا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿خُذُوهُ فَغُلُّوهُ ۞ ثُمَّ الْجَحِيمَ صَلُّوهُ ۞ ثُمَّ فِي سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُونَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوهُ﴾. (الحاقة: ۳۰-۳۲)

''(حکم ہوگا کہ) اسے پکڑ لو اور طوق پہنا دو۔ پھر دوزخ کی آگ میں جھونک۔ پھر زنجیر سے جس کی ناپ ستر گز ہے جکڑ دو۔''

﴿وَجَعَلْنَا الْأَغْلَالَ فِي أَعْنَاقِ الَّذِينَ كَفَرُوا هَلْ يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا كَانُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَعْمَلُوْنَ﴾. (سبا:۳۳)

"اور ہم کافروں کی گردنوں میں طوق ڈال دیں گے بس جو عمل وہ کرتے تھے ان ہی کا ان کو بدلہ ملے گا۔"

﴿اِنَّا اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۠ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا﴾. (الدھر:٤)

"ہم نے کافروں کے لئے زنجیریں اور طوق اور دہکتی آگ تیار کر رکھی ہے۔"

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (اپنے سر کی کھوپڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) فرمایا:

«لَوْ أَنَّ رَصَاصَةً مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ إِلَى مِثْلِ جُمْجُمَةٍ أُرْسِلَتْ مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ، وَهِيَ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ، لَبَلَغَتِ الْأَرْضَ قَبْلَ اللَّيْلِ، وَلَوْ أَنَّهَا أُرْسِلَتْ مِنْ رَأْسِ السِّلْسِلَةِ، لَسَارَتْ أَرْبَعِينَ خَرِيفًا، اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، قَبْلَ أَنْ تَبْلُغَ أَصْلَهَا، أَوْ قَعْرَهَا»

"اگر اس طرح کا ایک پتھر آسمان سے زمین پر پھینکا جائے اور یہ پانچ سو سال کی مسافت ہے تو وہ پتھر رات سے پہلے پہلے زمین پر پہنچ جائے گا لیکن اسی پتھر کو اگر اس زنجیر (جس کے ساتھ جہنمی کو جکڑا جائے گا) کے ایک سرے سے پھینکا جائے تو اسے دوسرے سرے تک پہنچنے میں چالیس سال لگ جائیں گے۔"

مسند أحمد: ٢/ ١٩٧، حسن

ستر ہزار فرشتوں کا طواف

عین بیت اللہ کے اوپر بیت معمور ہے جہاں فرشتے طواف کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے معراج کے موقع پر اس کی کیفیت بیان فرمائی کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَرُفِعَ لِي الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ، فَسَأَلْتُ جِبْرِيلَ، فَقَالَ هٰذَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلِّي فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ، إِذَا خَرَجُوا لَمْ يَعُودُوا إِلَيْهِ آخِرَ مَا عَلَيْهِمْ))

میرے سامنے بیت معمور لایا گیا تو میں نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ تو انھوں نے بتایا یہ بیت معمور ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جب وہ اس سے نکل جاتے ہیں تو پھر دوبارہ اس میں کبھی نہیں لوٹتے۔

البخاري، بدء الخلق، باب ذكر الملائكة: ٣٢٠٧، ومسلم: ١٦٤۔

موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ستر لوگ کوہ طور پر

حضرت موسیٰ علیہ السلام تورات لینے کے لیے کوہ طور پر گئے تو اپنے ساتھ قوم کے ستر افراد بھی لے گئے۔ جب موسیٰ علیہ السلام واپس آنے لگے تو انھوں نے کہا کہ ہم تجھ پر اس وقت تک ایمان نہیں لائیں گے جب تک اللہ تعالیٰ کو خود نہ دیکھ لیں اس گستاخی کے باعث اللہ کی طرف سے ان پر ایک بجلی گری اور وہ سب ہلاک ہو گئے پھر موسیٰ علیہ السلام نے ان کے لیے دعا فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے انھیں معاف کر دیا اور دوبارہ زندہ کر دیا۔

جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ قُلْتُمْ يٰمُوسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ﴾. (البقرة: ٥٥-٥٦)

"اور جب تم نے (موسیٰ سے) کہا کہ اے موسیٰ! جب تک ہم اللہ تعالیٰ کو سامنے نہ دیکھ لیں گے تم پر ایمان نہ لائیں گے تو تم کو بجلی نے آ گھیرا اور تم دیکھ رہے تھے۔ پھر موت آ جانے کے بعد ہم نے تمھیں از سر نو زندہ کر دیا تاکہ احسان مانو۔"

جہنم کی ستر ہزار لگامیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((يُؤْتَى بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُونَ أَلْفَ زِمَامٍ ، مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّونَهَا))

''روز قیامت جہنم لائی جائے گی تو اس کی ستر ہزار باگیں ہوں گے اور ہر باگ کو ستر ہزار فرشتے کھینچ رہے ہوں گے۔''

صحيح مسلم ، الجنة وصفة نعيمها ، باب جهنم أعاذنا الله منها: ٢٨٤٢۔

یعنی جہنم کو کھینچنے والے فرشتوں کی تعداد چار ارب نوے کروڑ ہوگی۔

جہنم کی گہرائی ستر سال کی مسافت سے زیادہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے کہ اچانک دھماکے کی آواز آئی رسول اللہ ﷺ نے دریافت کیا کہ کیا تمھیں معلوم ہے یہ کیسی آواز ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اللہ اور اس کے رسول ہی بہتر جانتے ہیں تب آپ ﷺ نے فرمایا:

((هَذَا حَجَرٌ رُمِيَ بِهِ فِي النَّارِ مُنْذُ سَبْعِينَ خَرِيفًا ، فَهُوَ يَهْوِي فِي النَّارِ الْآنَ ، حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَعْرِهَا))

''یہ ایک پتھر تھا جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور آگ میں گرتا چلا جا رہا تھا اور اب وہ جہنم کی تہہ تک پہنچا ہے۔''

صحيح مسلم ، صفة المنافقين ، باب جهنم أعاذنا الله منها:٢٧٤٤۔

ایک دوسری روایت میں ہے:

''اگر کوئی کنکر جہنم کے کنارے سے پھینکا جائے تو اس میں ستر سال تک گرتا چلے جائے گا تب بھی اس کی گہرائی تک نہ پہنچے۔''

صحيح الجامع الصغير:٥٢٤٨ ، مسند أبي يعلى: ٤١٠٣۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہنم کی آگ ستر گنا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نَارُكُمْ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ» .

''تمھاری آگ جہنم کی آگ کے ستر اجزاء میں سے ایک جزء ہے۔''

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ! دنیا کی آگ جلانے کے لیے کافی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک اس آگ کو دنیا کی آگ سے انہتر گنا زیادہ فضیلت دی گئی ہے۔

صحيح البخاری، بدء الخلق، باب صفة النار وأنها مخلوقة :٣٢٦٥۔

جہنم کی تپش کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ موسم گرما کی گرمی جہنم کا محض ایک سانس ہے۔

البخاری، بدء الخلق، باب صفة النار وأنها مخلوقة:٣٢٦٠۔

میدان محشر میں گناہگاروں کا پسینہ ستر باع ہوگا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ الْعَرَقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيَذْهَبُ فِي الْأَرْضِ سَبْعِينَ بَاعًا، وَإِنَّهُ لَيَبْلُغُ إِلَى أَفْوَاهِ النَّاسِ، أَوْ إِلَى آذَانِهِمْ» .

''قیامت کے روز لوگوں کا پسینہ زمین میں ستر باع (تقریبا ۱۴۰ میٹر) تک جائے گا بعض لوگوں کے منہ اور بعض لوگوں کے کانوں تک پسینہ ہوگا۔''

صحيح مسلم، الجنة وصفتها، باب صفة يوم القيامة(٢٨٦٣)

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((تُدْنَى الشَّمْسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنَ الْخَلْقِ، حَتَّى تَكُونَ مِنْهُمْ كَمِقْدَارِ مِيلٍ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”قیامت کے روز سورج مخلوق سے ایک میل کے فاصلے پر آ جائے گا“

اور لوگ اپنے اپنے اعمال کے مطابق پسینہ میں ڈوبے ہوئے ہوں گے کوئی ٹخنوں تک ڈوبا ہوگا کوئی گھٹنوں تک ڈوبا ہوگا کسی کو پسینہ کی لگائی آئی ہوگی یہ فرماتے آپ رضی اللہ عنہم نے ہاتھ سے اپنے منہ کی طرف اشارہ فرمایا۔

صحیح مسلم، الجنة وصفتها، باب صفة يوم القيامة (٢٨٦٤)

ستر ہزار بغیر حساب کے جنت میں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم سے یہ فرماتے ہوئے سنا:

«وَعَدَنِي رَبِّي أَنْ يُدْخِلَ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعِينَ أَلْفًا لاَ حِسَابَ عَلَيْهِمْ وَلاَ عَذَابَ مَعَ كُلِّ أَلْفٍ سَبْعُونَ أَلْفًا وَثَلاَثُ حَثَيَاتٍ مِنْ حَثَيَاتِهِ» .

”میرے رب نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ میری امت سے ستر ہزار افراد کو بلا حساب اور عذاب جنت میں داخل فرمائے گا اور ہر ہزار کے ساتھ مزید ستر ہزار آدمی جنت میں داخل فرمائے گا۔اور تین لپ بھرے ہوئے رب کے اور بھی جنت میں داخل ہوں گے۔“

الترمذی، صفة القيامة، باب ما جاء فی الشفاعة (١٠٤)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، رسول اللہ نے فرمایا:

«لَيَدْخُلَنَّ الجَنَّةَ مِنْ أُمَّتِي سَبْعُونَ أَلْفًا ، أَوْ سَبْعُ مِائَةِ أَلْفٍ شَكَّ فِي أَحَدِهِمَا مُتَمَاسِكِينَ ، آخِذٌ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ ، حَتَّى يَدْخُلَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمُ الجَنَّةَ ، وَوُجُوهُهُمْ عَلَى ضَوْءِ القَمَرِ لَيْلَةَ البَدْرِ» .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”جنت میں میری امت کے ستر ہزار یا سات لاکھ (راوی کو ان میں سے کسی ایک تعداد میں شک تھا) آدمی اس طرح داخل ہوں گے کہ بعض بعض کو پکڑے ہوئے ہوں گے اور اس طرح ان میں کے اگلے پچھلے سب جنت میں داخل ہو جائیں گے اور ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح روشن ہوں گے۔“

صحیح البخاری، بدء الخلق، باب ماجاء فی صفة الجنة وانها مخلوقة(۳۲۴۷)

مومن کی قبر ستر ہاتھ فراخ ہو جاتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ الْمُؤْمِنَ فِي قَبْرِهِ لَفِي رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فَيُرَحَّبُ لَهُ قَبْرُهُ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيُنَوَّرُ لَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ» .

بلاشبہ مومن اپنے قبر میں سرسبز باغ میں ہوتا ہے جو اس کے لیے ستر ہاتھ فراخ کر دیا جاتا ہے اور اس میں چودھویں رات کے چاند جیسی روشنی کر دی جاتی ہے۔“

مسند أبی یعلی ۱۱/ ۵۲۲:۶۶۴۴، صحیح ابن حبان: ۳۱۲۲، صحیح

مسجد خیف میں ستر انبیاء نے نماز ادا کی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صَلَّى فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ سَبْعُونَ نَبِيًّا مِنْهُمْ مُوسٰى» .

”مسجد خیف میں ستر انبیاء نے نماز ادا کی ان میں موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔“

صحیح الترغیب والترهیب، الحج، باب الترغیب فی التواضع فی الحج: ۱۱۲۷، حسن لغیرہ

جمری صغری کے پاس یہ مسجد موجود ہے جس میں ۳۵ ہزار لوگوں کے لیے نماز پڑھنے کی جگہ موجود ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شہید ستر رشتہ داروں کو جنت میں لے کر جائے گا

حضرت مقدام بن معد یکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ہاں شہید کے چھ اعزاز ہیں (اور وہ یہ ہیں)

يُغفَرُ لَهٗ فِي أَوَّلِ دَفْعَةٍ وَيُرَى مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ

"پہلے ہی لمحہ اسکی مغفرت کردی جاتی ہے اور اس کو جنت میں اس کا ٹھکانہ دکھا دیا جاتا ہے۔"

وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے محفوظ کردیا جاتا ہے

وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ

قیامت کی بڑی مصیبت سے محفوظ رہتا ہے

وَيُوضَعُ عَلَى رَأسِهِ تَاجُ الْوَقَارِ اليَاقُوتَةُ مِنْهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا

"اس کے سر پر عزت اور وقار کا تاج رکھا جاتا ہے جس کا صرف ایک ہی یاقوت دنیا اور اس میں جو کچھ ہے سب سے قیمتی ہے۔"

وَيُزَوَّجُ اثْنَتَيْنِ وَسَبْعِينَ إِنْسَانًا زَوْجَةً مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ

"خوبصورت، بڑی بڑی آنکھوں والی بہتر ۷۲ حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے۔"

وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِيْنَ مِنْ أَقَارِبِهِ

"اس کے ستر ۷۰ رشتہ داروں کے بارے میں اس کی سفارش قبول کی جاتی ہے۔"

ابـن مـاجه، الجهاد، باب فضل الشهادة فى سبيل الله (۲۷۹۹) وصحيح الترغيب (۱۳۷۵) وترمذی (۱٦٦۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنتی حور ستر جوڑے پہنے گی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ زَوْجَتَانِ عَلَى كُلِّ زَوْجَةٍ سَبْعُونَ حُلَّةً))

"ہر آدمی کے لیے دو دو بیویاں ہوں گی ہر عورت ستر ستر جوڑے پہنے ہوگی جن میں سے اس کی پنڈلی کا گودا نظر آ رہا ہوگا۔"

سنن الترمذی، الجنة (۲۵۳۵)

اس روایت میں جنتی خواتین کی صفات بیان ہوئیں ہیں چند ایک مزید پڑھیں:

ا۔ جنتی خواتین حسن و جمال اور کردار میں بے مثال ہوں گی

﴿فِيهِنَّ خَيْرَاتٌ حِسَانٌ ، فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ﴾

[الرحمن: ۷۰-۷۱]

"جنت میں (اہل جنت کے لیے) خوب سیرت اور خوبصورت بیویاں ہوں گی پس اے جن وانس! تم اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« لَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى أَهْلِ الأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْهُ رِيحًا » .

"اگر جنت کی عورتوں میں سے ایک عورت دنیا میں (لمحہ بھر کے لیے) جھانک لے تو مشرق و مغرب کے درمیان ہر چیز کو روشن کر دے اور فضا کو خوشبو سے معطر کر دے۔"

صحیح البخاری، الجهاد، باب الحور العين ، (۲۷۹۶)]

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

« وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا » .

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”جنتی عورت کے سر کا دوپٹہ دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے اس سب سے بہتر ہے“

صحیح بخاری، الجهاد (٢٧٩٦)

جنتی خواتین تمام ظاہری آلائشوں مثلاً حیض، نفاس، استحاضہ ودیگر پیچیدہ امراض نسواں وغیرہ اور باطنی آلائشوں مثلاً غصہ، حسد، کینہ، سوکن پن، کذاب وافتراء، الزام تراشی، بہتان بازی وغیرہ سے پاک صاف ہوں گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَلَهُمْ فِيهَا أَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَّهُمْ فِيهَا خَالِدُونَ﴾.[البقرة:٢٥]

”اور ان کے لیے وہاں پاکیزہ بیویاں ہوں گی جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔“

غلام اور نوکروں کو معاف کرو اگرچہ ستر مرتبہ کرنا پڑے

انسان ہونے کے ناطے ملازم طبقہ سے غلطیاں ہو جاتی ہیں اس سے انسان کو آگ بگولہ نہیں ہو جانا چاہیے بلکہ اپنے اندر برداشت پیدا کرنی چاہیے اور صبر کا دامن تھامنا چاہیے جس قدر ممکن ہو ان سے درگزر ہی کی جائے یہی نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات ہیں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((كَمْ نَعْفُو عَنِ الْخَادِمِ؟ فَصَمَتَ، ثُمَّ أَعَادَ عَلَيْهِ الْكَلَامَ، فَصَمَتَ، فَلَمَّا كَانَ فِي الثَّالِثَةِ، قَالَ :اعْفُوا عَنْهُ فِي كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ مَرَّةً))

”ہم خادم کا کس حد تک جرم معاف کریں؟ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام خاموش رہے اس نے پھر وہی بات کہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پھر خاموش رہے جب تیسری مرتبہ اس نے یہ بات کہی تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ۔ ہر روز ستر مرتبہ اپنے غلام کو معاف کرو“

ابو داود، الأدب، باب فی حق المملوك (٥١٦٤) وترمذی (١٩٤٩)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں دن میں ستر سے زیادہ مرتبہ استغفار کرتا ہوں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاللّٰهِ اِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فِی الْيَوْمِ أَكْثَرَ مِنْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً))

''اللہ کی قسم! میں دن میں ستر (٧٠) سے زیادہ مرتبہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتا ہوں''

بخاری،الدعوات،باب استغفار النبی فی الیوم واللیلة(٦٣٠٧)ترمذی،تفسیر القرآن،باب ومن سورة محمد(٣٢٥٩)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَاِنِّی لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ مِائَةَ مَرَّةٍ))

''میں دن میں سو (١٠٠) مرتبہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کرتا ہوں''

مسلم ، الذکر والدعاء ، باب استحباب الاستغفار والاستکثار منه(٢٧٠٢)ابوداؤد(١٥١٥)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم!

((كَانَ لِی فِی لِسَانِی ذَرَبٌ عَلٰی اَهْلِی وَلَا يَعْدُوْهُمْ اِلٰی غَيْرِهِمْ فَذَكَرْتُ ذَالِكَ لِلنَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ اَيْنَ اَنْتَ مِنَ الْاِسْتِغْفَارِ؟ تَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْيَوْمِ سَبْعِيْنَ مَرَّةً))

'میں بڑی کوشش کرتا ہوں کہ گھر میں سخت رویہ اختیار نہ کروں مگر خود پر قابو نہیں رہتا پھر اللہ سے ڈر بھی آتا ہے کہ قیامت کے دن کہیں اللہ تعالیٰ یہ نہ پوچھ لیں کہ تو نے اسے میرے نام پر حاصل کیا تھا تو اسے میرے لیے معاف کیوں نہ کیا، اللہ کے نبی نہ چاہتے ہوئے بھی میری زبان پر سختی آجاتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حذیفہ بتلا استغفار کیوں نہیں کرتا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دن میں ستر مرتبہ استغفار کیا کر''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كتاب الادب، الاستغفار (٣٨١٧)

امت محمدیہ سترویں امت ہے

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ اور اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((نُكْمِلُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعِينَ أُمَّةً ، نَحْنُ آخِرُهَا وَخَيْرُهَا))

"تم روز قیامت سترویں امت ہوگے، ہم سب سے آخر میں آنے والے اور سب سے بہتر ہیں" ابن ماجه (٤٢٨٧) حسن

عیادت کرنے والے کے لیے ستر ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا:

((مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الْجَنَّةِ))

"جب کوئی مسلمان عیادت کی غرض سے اپنے مسلمان بھائی کے پاس بیٹھتا ہے اگر وہ صبح کو عیادت کرے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو عیادت کرے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لیے مغفرت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ لگ جاتا ہے۔"

ترمذی، الجنائز، باب ما جاء فی عیادة المریض (٩٦٩) وابوداؤد (٣٠٩٨) صحیح

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«عَائِدُ الْمَرِيضِ فِي مَخْرَفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ» .

"مریض کی عیادت کرنے والا جنت کے باغ میں ہوتا ہے یہاں تک کہ واپس پلٹ آئے۔"

مسلم، البر والصلة، باب فضل عيادة المريض (٨/ ١٢/ (٦٧١٦) مسند أحمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۲۲٤٦٠)]

شہید ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور رہے گا

سیدنا ابوسعید خدری t کہتے ہیں کہ رسول اللہ e نے فرمایا:

((مَنْ صَامَ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ بَعَّدَ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

بخاری، الجهاد، باب فضل الصوم فی سبیل الله

"جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ستر سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔"

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتوں کا نزول

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کو دفنانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے صحابہ کرام کیا تمہیں معلوم ہے؟)

((هَذَا الَّذِي تَحَرَّكَ لَهُ الْعَرْشُ))

"اس سعد کی محبت (کی محبت میں یا موت کے غم میں) عرش لرز اٹھا ہے۔"

((وَفُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ))

"اور اس سعد کیلئے آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔"

((وَشَهِدَهُ سَبْعُونَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ))

"اور سعد کے جنازے میں ستر (۷۰) ہزار فرشتوں نے شرکت کی ہے۔"

سنن نسائی، الجنائز، باب ضمة القبر وضغطته (۲۰۵۷) وصحیح سنن نسائی (۱۹٤۲)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جس دن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے وفات پائی اس دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کے ہاں گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی، اسے قبر میں رکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کر مٹی برابر کر دی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے دیر تک تسبیحات پڑھیں پھر اللہ اکبر کیا ہم نے آپ کے ساتھ مل کر اللہ اکبر کہا۔ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا۔ یا رسول اللہ ﷺ آپ نے پہلے تسبیحات پڑھیں اور پھر اللہ اکبر کہا۔ آپ نے ایسے کیوں کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”قبر قدرے تنگ ہونے لگی پھر اللہ تعالیٰ نے اسے کشادہ کر دیا۔“

مسند احمد(۳/ ۳۶۰، ۳۷۷)

جنت کی خوشبو ستر سال کی مسافت سے

سنن نسائی اور ابن ماجہ وغیرہ کی روایت میں ذمی کے لفظ ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا))

”جس نے کسی ذمی کو قتل کر دیا تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں پا سکے گا حالانکہ جنت کی خوشبو تو ستر سال کی مسافت سے پائی جاتی ہے“

سنن نسائی، القسامة، باب تعظيم قتل المعاهد(۴۷۵۳)(۴۷۵۲)والترمذی(۱۴۰۳)وقال حسن صحيح

ذمی اسے کہا جاتا ہے جو دار اسلام میں غیر مسلم کسی معاہدے کے ساتھ رہ رہا ہوں وہ مسلمانوں کو ٹیکس وغیرہ دیتا ہو اور اسکی جان و مال کا ذمہ مسلمانوں نے لے رکھا ہو۔

آپ ستر بار بھی منافق کا جنازہ پڑھیں رب معاف نہ کرے گا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی (منافق) جب مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا، اس نے کہا کہ آپ مجھے اپنا کرتا دیجیے (میں اس میں اسے کفن دوں گا) اور آپ ﷺ اس کا جنازہ بھی پڑھانا اور اس کے لیے استغفار بھی کرنا آپ ﷺ نے اپنا کرتا اس کو دے دیا اور فرمایا (جب جنازہ تیار ہو جائے) مجھے اطلاع دے دینا، میں اس کی نماز جنازہ پڑھا دوں گا۔“ اس نے آپ ﷺ کو اطلاع دی جب آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھانا

www.KitaboSunnat.com

چاہی تو سیدنا عمر نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کی کہ کیا منافقوں پر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو منع نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا'' مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِن تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَهُمْ ﴾

'' آپ ﷺ ان (منافقوں کے لیے) دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں (یہ ان کے حق میں برابر ہے) اگر آپ ان پر ستر (۷۰) مرتبہ بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کرے گا۔'' (التوبة ٨٤)

صحيح بخاري ، التفسير ، التوبة باب ﴿ولا تصل على احد...... (٤٦٧٢)

اس کی توبہ ستر کو کافی ہو جائے

حضرت ابونجید عمران بن حصین خزاعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جہینہ قبیلے کی ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور وہ ارتکاب زنا سے حاملہ تھی۔ اس نے آ کر کہا یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے حد والے گناہ کا ارتکاب ہو گیا ہے، آپ ﷺ مجھ پر حد قائم فرما دیجئے۔ نبی کریم ﷺ نے اس کے ولی (وارث، قریبی رشتے دار) کو بلایا اور فرمایا:

اس کو اچھے طریقے سے اپنے پاس رکھو اور جب یہ بچہ جن لے تو اس کے بعد اس کو لے آنا۔''

چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ اللہ کے پیغمبر نے اس کی بابت حکم دیا تو اس کے کپڑے اس پر مضبوطی سے باندھ دیئے گئے، پھر آپ ﷺ کے حکم پر اسے رجم کر دیا گیا، پھر آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا'' یا رسول اللہ ﷺ! اس بدکاری کرنے والی عورت پر آپ نماز جنازہ پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

'' (اے عمر تمہیں نہیں معلوم) اس عورت نے ایسی (خالص) توبہ کی ہے کہ اگر اسے

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

اہل مدینہ کے ستر آدمیوں پر تقسیم کر دیا جائے تو ان کو کافی ہو جائے۔ کیا اس سے بھی افضل کوئی بات ہے کہ اللہ عزوجل کی رضا کے لیے اس نے اپنی جان تک قربان کر دی ؟"

صحیح مسلم، الحدود، باب من اعتراف علی نفسه بالزنیٰ (١٦٩٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی سے اسی تک

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنثُورًا ۞ وَإِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ۞ عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ خُضْرٌ وَّإِسْتَبْرَقٌ وَحُلُّوا أَسَاوِرَ مِن فِضَّةٍ وَّسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُورًا﴾ . [الدھر:۱۹۔۲۱]

''اہل جنت کی خدمت کے لیے ایسے لڑکے دوڑے پھر رہے ہوں گے جو ہمیشہ لڑکے ہی رہیں گے تم انھیں دیکھو تو سمجھو کہ موتی ہیں جو بکھیر دیے گئے ہیں وہاں جدھر بھی تم نگاہ ڈالو گے ایک بڑی سلطنت کا سروسامان تمھیں نظر آئے گا ان کے اوپر باریک ریشم کے سبز لباس اور اطلس و دیبا کے کپڑے ہوں گے اور انھیں چاندی کے کنگن پہنائے جائیں گے اور ان کا رب انھیں نہایت پاکیزہ شراب پلائے گا۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ میں ۸۰ کے عدد پر بات ہوگی دعا ہے اللہ پاک حق سچ بیان کرنے کی توفیق نصیب فرمائے اور پھر اس پر عمل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

سب سے کم درجے والے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«أَدْنٰى أَهْلِ الْجَنَّةِ الَّذِي لَهُ ثَمَانُونَ أَلْفَ خَادِمٍ»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”سب سے کم درجے والے جنتی کے اسی ہزار خادم ہوں گے۔“

[سنن الترمذی ، صفة الجنة (٢٥٦٢) و مسند احمد (٣/ ٧٦)]

اہل جنت کے لیے جنت میں ایسے کم سن خدام وغلمان ہوں گے جو ہر وقت ان کی خدمت میں مصروف ومشغول ہوں گے، وہ انتہائی خوبصورت ہوں گے جیسے بکھرے ہوئے موتی ہوتے ہیں۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولاد کے بارے میں سوال کیا کہ ان کے تو کوئی گناہ نہیں ہوں گے جن کی انھیں سزا دی جائے تو کیا وہ جہنم میں داخل کیے جائیں گے نہ ہی ان کی نیکیاں ہوں گی کہ جن کے بدلہ میں وہ جنت کے بادشاہ بن جائیں (پھر وہ کہاں جائیں گے)تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((هُمْ خَدَمُ أَهْلِ الْجَنَّةِ))

”وہ اہل جنت کے خادم ہوں گے۔“

السلسلة الاحاديث الصحيحة (١٤٦٨)

اسی ممالک کے عیسائی مسلمانوں کے خلاف ہو جائیں گے

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ ، فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ ، فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةٍ ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا» .

”اہل روم اور تمھارے درمیان صلح ہوگی پھر اہل روم تمھارے ساتھ غداری کریں گے اور تمھارے مقابلے میں اسی (٨٠) جھنڈوں (یعنی ممالک) کے ساتھ فوج لے کر آئیں گے ہر جھنڈے کے نیچے بارہ ہزار فوج ہوگی“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ابن ماجه ، الفتن ، باب اشراط الساعة(٤٠٤٢)صحیح

حضرت ذی مخبر صحابی رسول رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے:

''تم اہل روم (کے عیسائیوں) سے صلح کرو گے اور دونوں مل کر ایک اور دشمن سے لڑو گے جو تمھارے پیچھے ہوگا تم لوگ فتح حاصل کرو گے غنیمت حاصل کرو گے اور سلامتی کے ساتھ واپس آؤ گے اور ایک ٹیلوں والے میدان میں پڑاؤ ڈالو گے وہاں ایک عیسائی صلیب بلند کر کے کہے گا کہ صلیب کو فتح ہوئی مسلمانوں میں سے ایک آدمی اس بات پر غضبناک ہو کر عیسائی کو مارے گا اور صلیب توڑ دے گا جس پر اہل روم عہد شکنی کریں گے اور دوسرے عیسائیوں کو جنگ کے لیے اکٹھا کریں گے (دوسری طرف مسلمان تنہا رہ جائیں گے اور شہید ہوں گے)۔

أبو داود، الملاحم، باب ما یذکر من ملاحم الروم(٤٢٩٢)صحیح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ ، فَإِذَا تَصَافُّوا ، قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا ، وَاللهِ لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا ، فَيُقَاتِلُونَهُمْ ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا ، وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ ، وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ ، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطَنْطِينِيَّةَ ، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ ، إِذْ صَاحَ فِيهِمِ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ ، فَيَخْرُجُونَ ، وَذَلِكَ بَاطِلٌ ، فَإِذَا جَاءُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الشَّأمَ خَرَجَ ، فَبَيْنَما هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ ، فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَأَمَّهُمْ ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ، ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ ، وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ))

''قیامت سے پہلے یہ ہوگا کہ رومی لشکر (شام کے شہر) اعماق یا مابق میں پڑاؤ کرے گا پھر مدینہ سے ایک لشکر (رومیوں یعنی عیسائیوں کے مقابلے کے لیے) نکلے گا وہ لشکر زمین والوں میں سے بہترین لشکر ہوگا جب دونوں لشکر (مسلمان اور عیسائی) صفیں باندھ لیں گے تو عیسائی (مدنی مسلمانوں سے) کہیں گے کہ تم (شامی) مسلمانوں سے الگ ہو جاؤ انھوں نے ہمارے مردوں، عورتوں کو غلام بنایا ہے ہم صرف انہی سے جنگ کریں گے (مدنی) مسلمان کہیں گے واللہ ہم اپنے بھائیوں کو تمھارے مقابلے کے لیے کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے پھر دونوں لشکروں کے درمیان لڑائی ہوگی مسلمانوں کا ایک تہائی لشکر بھاگ جائے گا، اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا۔ ایک تہائی لشکر مارا جائے گا یہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہترین شہداء کا درجہ پائیں گے۔ ایک تہائی فتح پائے گا یہ ایک تہائی مجاہد کبھی فتنہ میں نہیں پڑیں گے۔ اس فتح کے بعد مسلمانوں کا لشکر استنبول (قسطنطنیہ ترکی کا شہر) کو فتح کرے گا یہ لوگ (فتح کے بعد) اپنی تلواروں کو زیتون کے درختوں سے باندھ کر مال غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے کہ شیطان پکارے گا تمھارے پیچھے اہل وعیال میں دجال آ گیا ہے چنانچہ مسلمان (استنبول سے) نکل کر بھاگیں گے (راستے میں معلوم ہوگا) کہ یہ خبر تو جھوٹی ہے لیکن جب شام پہنچیں گے تو دجال ظاہر ہو جائے گا۔''

صحيح مسلم ، الفتن وأشراط الساعة (٢٨٩٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جنت میں اسی صفیں امت محمدیہ کی

جنت میں دو تہائی تعداد امت محمدیہ کی ہوگی باقی ایک تہائی تعداد تمام انبیاء کی امتوں کی ہوگی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُونَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُونَ مِنْهَا مِنْ هَذِهِ الأُمَّةِ وَأَرْبَعُونَ مِنْ سَائِرِ الأُمَمِ)).

''جنتیوں کی ایک سو بیس قطاریں ہوں گے جن میں سے اسی قطاریں اس امت محمدیہ کی ہوں گی اور چالیس قطاریں باقی امتوں کی ہوں گی۔''

[الترمذی، صفة الجنة ...... باب ما جاء فی کم صف أهل الجنة (٢٥٤٦) ابن ماجه (٤٢٨٩) حسن]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ الأُمَمُ، فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ الرُّهَيْطُ، وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ لَيْسَ مَعَهُ أَحَدٌ، إِذْ رُفِعَ لِي سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَظَنَنْتُ أَنَّهُمْ أُمَّتِي، فَقِيلَ لِي هَذَا مُوسَى صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَوْمُهُ، وَلَكِنْ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ، فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ الْآخَرِ، فَإِذَا سَوَادٌ عَظِيمٌ، فَقِيلَ لِي هَذِهِ أُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُونَ أَلْفًا يَدْخُلُونَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ))

''میرے سامنے مختلف امتوں کے لوگ لائے گئے بعض نبی ایسے تھے جن کے ساتھ دس افراد سے بھی کم لوگ تھے بعض نبیوں کے ساتھ ایک یا دو آدمی تھے اور کوئی نبی ایسا تھا جس کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا۔ اتنے میں میرے سامنے ایک بڑی امت آئی میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ سمجھا کہ یہ میری امت ہے مجھے بتایا گیا یہ موسیٰ علیہ السلام اوران کی امت ہے آپ آسمان کے کنارے کی طرف دیکھیں میں نے دیکھا تو وہاں بھی ایک بڑی جماعت تھی پھر مجھے کہا گیا اب آسمان کے دوسرے کنارے کی طرف دیکھیں۔ میں نے دیکھا تو ایک بہت بڑی جماعت پائی مجھے بتایا گیا یہ آپ کی امت ہے جس میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب اور عذاب کے جنت میں داخل ہوں گے۔"

صحیح مسلم ، الإیمان ، باب الدلیل علی دخول طائف من المسلمین(٢٢٠)

اور وہ حدیث جو سابقہ مضمون میں بیان ہو چکی ہے کہ امت محمدیہ کے ستر ہزار لوگ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے اور ہر ہزار کے ساتھ ستر ہزار ہوں گے۔

الترمذی ، صفة القیامة ، باب ما جاء فی الشفاعة(٢٤٣٧)

تھوڑے سے پانی سے اسی آدمیوں نے وضوء کرلیا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ: نماز کا وقت ہو چکا تھا، مسجد نبوی سے جن کے گھر قریب تھے انہوں نے تو وضو کرلیا لیکن بہت سے لوگ باقی رہ گئے۔ اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پتھر کی بنی ہوئی ایک لگن لائی گئی۔ اس میں پانی تھا۔

((فَوَضَعَ كَفَّهُ، فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ، فَضَمَّ أَصَابِعَهُ فَوَضَعَهَا فِي الْمِخْضَبِ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ جَمِيعًا قُلْتُ :كَمْ كَانُوا؟ قَالَ :ثَمَانُونَ رَجُلًا))

"آپ نے اپنا ہاتھ اس پر رکھا لیکن اس کا منہ اتنا تنگ تھا کہ آپ اس کے اندر اپنا ہاتھ پھیلا کر نہیں رکھ سکتے تھے، چنانچہ آپ نے انگلیاں ملالیں اور لگن کے اندر ہاتھ کو ڈال دیا پھر (اسی پانی سے) جتنے لوگ باقی رہ گئے تھے سب نے وضو کیا۔ میں نے پوچھا کہ آپ حضرات کی تعداد کیا تھی؟ انس رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ اسّی آدمی تھے۔"

صحیح بخاری ، المناقب ، باب علامات النبوۃ فی الاسلام(٣٥٧٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات میں سے کہ آپ ﷺ کی انگلیوں سے پانی جاری ہو گیا اس طرح کے کئی ایک واقعات رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں پیش آئے جیسا کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے ہم سے فرمایا:

''ان شاء اللہ کل تم لوگ تبوک کے چشمے پر پہنچ جاؤ گے۔ جب تک دِن نہ چڑھ جائے تم وہاں نہیں پہنچو گے۔ آگاہ رہو! جو شخص بھی اس چشمے پر پہنچے، جب تک میں نہ پہنچ جاؤں وہ چشمے کے پانی کو ہاتھ بھی نہ لگائے''۔

پھر جب اگلے روز (دِن چڑھے) ہم اس چشمے کے پاس پہنچے تو ہم سے پہلے دو آدمی اس چشمے کے پاس پہنچ چکے تھے، چشمے کے پانی کا حال یہ تھا کہ جوتے کے تسمے کی طرح پانی کی باریک دھار ٹپک رہی تھی۔ آپ ﷺ نے ان دو آدمیوں سے پوچھا:

''تم نے اس پانی کو ہاتھ تو نہیں لگایا؟''

انہوں نے کہا: ''جی ہاں! لگایا ہے''۔

اس پر آپ ﷺ نے جو اللہ کو منظور تھا ان دونوں کو برا بھلا کہا (انہوں نے حکم کی خلاف ورزی کی ہے)۔

اس کے بعد آپ ﷺ کے حکم پر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اپنے چلوؤں سے تھوڑا تھوڑا پانی ایک برتن میں جمع کیا۔ آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ اس پانی میں دھوئے۔ پھر وہی پانی اس چشمہ میں ڈال دیا۔ اب تو وہ چشمہ جوش مار کر بہنے لگا۔ پھر لوگوں نے پانی پینا اور پلانا شروع کر دیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس موقع پر آپ ﷺ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

((یَا مُعَاذُ! إِنْ طَالَتْ بِكَ حَیَاةٌ أَنْ تَرَىٰ مَا هٰهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانًا))

''اے معاذ رضی اللہ عنہ! اگر تیری زندگی رہی تو تو دیکھے گا کہ اس پانی کی وجہ سے یہاں باغات ہی باغات ہو جائیں گے''۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

صحيح مسلم، الفضائل، باب في معجزات النبي ﷺ . . . (٧٠٦ـــ ٢٢٨١).

(یہ چشمہ آج بھی موجود ہے۔ البتہ سعودی حکومت نے یہاں ٹیوب ویل لگا دیئے ہیں۔ اس پانی کا اس دِن سے سلسلہ جاری و ساری ہے جس کی بدولت تبوک میں ہر جانب باغات ہی باغات ہیں۔

تبوک مدینہ منورہ سے ۷۷۸ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور اس غزوہ میں مسلمانوں کی تعداد تقریباً تیس ہزار کے قریب تھی۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس میں فتح نصیب فرمائی۔

طبقات ابن سعد (٢/ ١٢٥).

اسی لوگوں نے کھانا کھالیا

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے کہا کہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ نے (میری والدہ) ام سلیم رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سنی تو آپ کی آواز میں بہت ضعف معلوم ہوا۔ میرا خیال ہے کہ آپ بہت بھوکے ہیں کیا تمہارے پاس کچھ کھانا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں، چنانچہ انہوں نے جو کی چند روٹیاں نکالیں، پھر اپنی اوڑھنی نکالی اواس میں روٹیوں کو لپیٹ کر میرے ہاتھ میں چھپا دیا اور اس اوڑھنی کا دوسرا حصہ میرے بدن پر باندھ دیا۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مجھے بھیجا۔ میں جو گیا تو آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کے ساتھ بہت سے صحابہ بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کے پاس کھڑا ہو گیا تو آپ نے فرمایا کیا ابوطلحہ نے تمہیں بھیجا ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے دریافت فرمایا، کچھ کھانا دے کر؟ میں نے عرض کیا جی ہاں، جو صحابہ آپ کے ساتھ اس وقت موجود تھے، ان سب سے آپ نے فرمایا کہ چلو اٹھو، آنحضرت تشریف لانے لگے اور میں آپ کے آگے آگے لپک رہا تھا اور ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے گھر پہنچ کر میں نے انہیں خبر دی۔ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ بولے، ام سلیم r حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو بہت سے لوگوں کو ساتھ لائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ہمارے پاس اتنا کھانا کہاں ہے کہ سب کو کھلایا جا سکے؟ ام سلیم رضی اللہ عنہ نے کہا : اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں (ہم فکر کیوں کریں؟) خیر ابوطلحہ آگے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے۔ اب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وہ بھی چل رہے تھے۔ ام سلیم نے وہی روٹی لا کر آپ کے سامنے رکھ دی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے روٹیوں کا چورا کر دیا گیا، ام سلیم رضی اللہ عنہا نے کپی نچوڑ کر اس پر کچھ گھی ڈال دیا، اور اس طرح سالن ہو گیا، آپ نے اس کے بعد اس پر دعا کی جو کچھ بھی اللہ تعالیٰ نے چاہا۔ پھر فرمایا دس آدمیوں کو بلا لو، انہوں نے ایسا ہی کیا، ان سب نے روٹی پیٹ بھر کر کھائی اور جب یہ لوگ باہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو بلا لو۔ چنانچہ دس آدمیوں کو بلایا گیا، انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا، جب یہ لوگ باہر گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پھر دس ہی آدمیوں کو اندر بلا لو۔ انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہوں نے بھی پیٹ بھر کر کھایا۔ جب وہ باہر گئے تو آپ نے فرمایا کہ پھر دس آدمیوں کو دعوت دے دو۔

((فَأَكَلَ القَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا، وَالقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا))

اس طرح سب لوگوں نے پیٹ بھر کر کھانا کھایا۔ ان لوگوں کی تعداد ستر یا اسی تھی۔

صحیح بخاری، المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام (۳۵۷۸)

انس بن نضر رضی اللہ عنہ کے جسم پر میدان بدر میں اسی زخم لگے

حضرت انس (رض) نے کہا میرے اس چچا نے کہا جن کے نام پر میرا نام رکھا گیا اور وہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک نہ ہو سکے تھے جس کا انہیں بہت افسوس تھا کہ یہ وہ معرکہ تھا جس میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) تو شریک تھے لیکن میں غیر حاضر تھا ہاں اگر اللہ نے مجھے اس کے بعد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہمراہی میں کوئی معرکہ دکھایا تو اللہ دیکھ لے گا کہ میں کیا کرتا ہوں تو وہ اس کے علاوہ کوئی کلمات کہنے سے ڈرے پس وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ غزوہ احد میں شریک ہوئے تو حضرت انس (رض) نے حضرت سعد بن معاذ (رض) سے کہا اے ابو عمرو کہاں جا رہے ہو مجھے تو احد کی طرف سے جنت کی خوشبو آ رہی ہے پھر وہ کفار سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے:

((فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ))

''اور ان کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے اسی سے زیادہ زخم پائے گئے''

اور ان کی بہن میری پھوپھی ربیع بنت نضر نے کہا کہ میں اپنے بھائی کو صرف ان کے پوروں سے ہی پہچان سکی اس موقعہ پر یہ آیت نازل ہوئی مسلمانوں میں سے بعض وہ آدمی ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا ہوا وعدہ سچا کر دکھایا ان میں سے بعض وہ ہیں جنہوں نے اپنی نذر کو پورا کیا اور بعض وہ ہیں جو انتظار کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنے وعدہ میں کوئی ردو بدل نہ کیا صحابہ کرام گمان کرتے تھے کہ یہ آیت حضرت انس رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کے متعلق نازل ہوئی تھی۔

صحیح مسلم، الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد(١٩٠٣)

شراب پینے والے کی حد اسی کوڑے ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

((أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَدَ فِي الْخَمْرِ بِالْجَرِيدِ وَالنِّعَالِ ثُمَّ جَلَدَ أَبُو بَكْرٍ أَرْبَعِينَ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ وَدَنَا النَّاسُ مِنَ الرِّيفِ وَالْقُرَى قَالَ مَا تَرَوْنَ فِي جَلْدِ الْخَمْرِ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَوْفٍ أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا كَأَخَفِّ الْحُدُودِ قَالَ فَجَلَدَ عُمَرُ ثَمَانِينَ))

''اللہ کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب (کی حد) میں درخت کی ٹہنی اور جوتوں سے مارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے چالیس کوڑے لگائے۔ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ (خلیفہ) ہوئے اور لوگ سبزہ زاروں اور دیہاتوں کے قریب رہنے لگے تو آپ نے کہا تم شراب کی سزا میں کیا خیال کرتے ہو؟ عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ اس کی کم از کم حد مقرر فرما دیں۔ راوی کہتے ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسی ۸۰ کوڑے لگائے۔"

صحیح مسلم، الحدود، باب حد الخمر (١٧٠٦)

ابراہیم علیہ السلام نے اسی سال کی عمر میں ختنہ کیا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

((كَانَ أَوَّلُ مَنْ ضَيَّفَ الضَّيْفَ إِبْرَاهِيمُ وَهُوَ أَوَّلُ مَنْ اِخْتَنَ عَلٰى رَأْسِ ثَمَانِيْنَ سَنَةً))

"ابراہیم علیہ السلام سب سے پہلے مہمان نوازی کی ریت کو جاری کیا نیز ابراہیم علیہ السلام نے ہی سب سے پہلے اپنا ختنہ کیا جبکہ آپ کی عمر اس وقت تقریباً اسی سال تھی"۔

ابن عساکر فی تاریخہ ٢/ ١٦٧)، بخاری، الانبیاء (٣٣٥٦)، مسلم (٢٣٧٠)، احمد (٢/ ٣٢٢)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِخْتَتَنَ اِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ ابْنُ ثَمَانِيْنَ سَنَةً بِالْقَدُّوْمِ .))

"ابراہیم علیہ السلام نے اپنا ختنہ بسولے کے ساتھ کیا جب ان کی عمر اسی سال تھی"

صحیح البخاری، الاستئذان، باب الختان بعد الكبر (٣٣٥٦)

محترم قارئین! ابراہیم علیہ السلام اللہ کے وہ جلیل القدر پیغمبر تھے کہ ہر معاملہ میں اطاعت وفرمانبرداری کی مثال قائم کردی ان کی عمر اسی سال کے قریب تھی کہ حکم خداوندی ملا کہ اے میرے دوست

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

!میں تیرے بہت سارے اعمال کو آنے والوں کے لیے سنت بنان چاہتا ہوں اوران میں سے ایک یہ ہے کہ تو اپنا ختنہ کرڈال آج کے بعد اس فعل کو فطری اعمال میں شامل کردیا جائے“

آپ علیہ السلام نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جلدی سے کوئی آلہ تلاش کرنے لگے اورتو کچھ ہاتھ نہ آیا ایک بسولہ کسی کونے کھدرے میں پڑا ہوا پایا وہی اٹھایا اور جلدی سے اپنا ختنہ کرڈالا ایک تو اوزار کند تھا دوسرا تجربہ نہ تھا جب خون کافی بہہ گیا اور تکلیف ہوئی تو ۔۔سی سی ۔۔کرنے لگے،اللہ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا اور کہا کہ ہمارے دوسرے حکم کا انتظار تو کرتے تمہیں آلہ بھی بتادیتے خلیل اللہ کہنے لگے:

((کَرِھْتُ اَنْ اُؤخِّرَ اَمْرَکَ))

”میرے مالک! مجھے یہ بات اچھی نہیں لگی کہ میں تیرے حکم کو لیٹ کروں“

اور پھر اس عمل کو اسلام میں ہمیشہ کے لیے شامل کردیا گیا۔ فتح الباری (٦/ ٣٩٠)

پھر ہمیشہ کے لیے یہ قانون بنادیا گیا کہ ”پیدائش کے ساتویں دن بچے کا ختنہ کیا جائے اور نام رکھا جائے اور عقیقہ کیا جائے۔

((عَـقَّ رَسُـوْلُ الـلّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَخَتَنَهُمَا لِسَبْعَةِ أَيَّامٍ))

”رسول اللہ ﷺ نے حسن اور حسین کا عقیقہ کیا اور ساتویں روز ان کے ختنے کروائے۔“

سنن البیهقی، الأشربة، باب ما ورد فی الختان (٨/ ٣٢٤)

ابراہیم علیہ السلام کے لیے ٨٠ ہاتھ لمبی خندق کھودی گئی

ابراہیم علیہ السلام نے بت خانے کو مسمار کردیا تو نمرود کی کونسل نے فیصلہ سنادیا کہ اسے جلادو اور اپنے خداؤں کی مدد کرو۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿ قَالُوا ابْنُوا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِی الْجَحِيْمِ ، فَاَرَادُوْا بِهٖ كَيْدًا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ ﴾ [سورة الصافات: ٩٨-٩٧]

"کہنے لگے' اس کے لیے ایک عمارت تعمیر کرو' پھر اس کو آگ میں پھینک دو۔ تو انہوں نے اس (ابراہیم علیہ السلام) کے ساتھ چال چلی' تو ہم نے انہی کو نیچا کر دکھایا۔"

نیز دوسرے مقام پر کچھ یوں ارشاد فرمایا:

﴿ قَالُوْا حَرِّقُوْهُ وَ انْصُرُوْٓا اٰلِهَتَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ﴾

[سورة الأنبياء: ٦٨]

"کہنے لگے' اس کو جلا ڈالو اور اپنے الٰہوں کی مدد کرو اگر تم کچھ کرنا ہی چاہتے ہو تو"

چنانچہ اور جیل میں ڈال دیا گیا اور آپ علیہ السلام کو جلانے کے لیے آگ کے آلاؤ کا انتظام کرنے لگے۔ ایک بڑی جگہ میں ۸۰ ہاتھ لمبی اور ۴۰ ہاتھ چوڑی کھائی کھودی گی ۴۰ دن مسلسل اس کے لیے لکڑیاں جمع کی گئیں حتی کہ لوگ اپنی نذریں مانتے کہ اگر انہیں یہ فائدہ ہوا تو وہ اتنی لکڑیاں لا کر اس ڈھیر میں رکھیں گے جس کو ابراہیم علیہ السلام کے لیے جمع کیا جا رہا تھا۔ اور دوسری طرف آپ کو دور سے آگ میں پھینکنے کے لیے منجنیق تیار کر لی گئی۔ یہ منجنیق "ہیزن" نامی ایک شخص نے تیار کی تھی۔

(البداية والنهاية ١ / ١٣٧) وروح المعانی (١٧ / ٦٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوے سے نوے تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَقُولَنَّ لِشَيْءٍ إِنِّي فَاعِلٌ ذَٰلِكَ غَدًا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ وَاذْكُرْ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ وَقُلْ عَسَىٰ أَنْ يَهْدِيَنِ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَٰذَا رَشَدًا﴾ [الكهف:٢٣-٢٤]

''نیز کسی چیز کے متعلق یہ کبھی نہ کہئے کہ میں کل یہ ضرور کردوں گا' اِلا یہ کہ اللہ چاہے اور اگر آپ بھول کر ایسی بات کہہ دیں تو فوراً اپنے پروردگار کو یاد کیجئے اور کہئے کہ امید ہے کہ میرا پروردگار اس معاملہ میں صحیح طرز عمل کی طرف میری رہنمائی فرمادے گا۔''

تمہیدی کلمات

آج کے خطبہ جمعۃ المبارک میں ہم نوے کے عدد کے متعلق قرآن وحدیث کے ملاحظات پر بات کریں گے اللہ ہمیں سمجھ کر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اس آیت کا پس منظر یہ ہے کہ مشرکین نے اہل کتاب کے مشورے سے تین سوالات بطور امتحان نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) سے دریافت کئے۔ پہلا سوال اصحاب کہف کے بارے میں تھا، دوسرا سوال قصہ خضر سے متعلق تھا اور تیسرا ذوالقرنین کے بارے میں کیا گیا تھا۔ آپ نے وحی الٰہی کے بھروسے پر وعدہ کرلیا کہ کل جواب دوں گا۔ اتفاق سے پندرہ دن تک وحی نہ آئی آپ کو قدرتاً غم وصدمہ رہا، پندرہ دن کے بعد وحی سے سوالات کے جوابات بھی ملے اور یہ حکم بھی۔ ہوا یہ تھا کہ جب کفار مکہ نے آپ سے اصحاب کہف وغیرہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے انھیں جواب دیا کہ میں کل ان کا جواب دوں گا۔ آپ کا خیال یہ تھا کہ دریں اثناء شاید جبرئیل آئے تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان سے پوچھ کر بتادوں گا یا اللہ تعالیٰ از خود کل تک بذریعہ وحی مطلع کر دے مگر کل تک ان دونوں میں کوئی بات بھی نہ ہوئی پھر چند دن بعد جبرئیل وحی لے کر اس سورہ کی آیات لے کر آئے اور ساتھ ہی آپ کے لیے یہ ہدایت بھی نازل ہوئی کہ کسی سے ایسا حتمی وعدہ نہ کیا کریں کہ میں کل تک یہ کام کردوں گا اور اگر وعدہ کرنا ہی ہو تو ساتھ الا ماشاء اللہ ضرور کہا کریں (یعنی اگر اللہ کو منظور ہوا تو فلاں وقت تک فلاں کام کروں گا)اور اگر کبھی آپ یہ بات کہنا بھول جائیں تو جس وقت یاد آئے اسی وقت کہہ لیا کریں۔ مطلب یہ ہے کہ ہر کام اللہ کی مشیئت کے تحت ہی ہوتا ہے لہذا اس بات کو ہر وقت ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے۔ یہ ہدایت اس لیے دی گئی تھی کہ کسی کو یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ وہ کل تک یا فلاں وقت تک فلاں کام کر سکے گا یا نہیں یا کسی کو غیب کا علم حاصل ہے اور نہ کوئی اپنے افعال میں خود مختار ہے کہ جو چاہے کر سکے لہذا کوئی شخص خواہ پورے صدق دل اور سچی نیت سے بھی کوئی وعدہ یا مستقبل کے متعلق بات کرے تو اسے ان شاء اللہ ضرور کہہ لینا چاہیے۔

آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلیمان علیہ السلام نے ایک دن کہا کہ:

((لَأَطُوفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلَى تِسْعِينَ امْرَأَةً ، كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ، فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ ، قُلْ ، إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيعًا فَلَمْ يَحْمِلْ مِنْهُنَّ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ ، جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَايْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ ، لَوْ قَالَ:إِنْ شَاءَ اللَّهُ ، لَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فُرْسَانًا أَجْمَعُونَ))

''آج میں رات میں اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا اور ہر ایک کے یہاں ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھوڑ سوار بچہ پیدا ہو گا جو اللہ کے راستہ میں جہاد کرے گا۔ اس پر ان کے ساتھ نے کہا کہ ان شاء اللہ۔ لیکن سلیمان علیہ السلام نے ان شاء اللہ نہیں کہا۔ چنانچہ وہ اپنی تمام بیویوں کے پاس گئے لیکن ایک عورت کے سوا کسی کو حمل نہیں ہوا اور اس سے بھی ناقص بچہ پیدا ہوا اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے' اگر انہوں نے ان شاء اللہ کہہ دیا ہوتا تو (تمام بیویوں کے یہاں بچے پیدا ہوتے) اور سب گھوڑوں پر سوار ہو کر اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے ہوتے۔''

صحیح بخاری، الایمان والنذور، باب کیف کانت یمین النبی صلی اللہ علیہ وسلم(٦٦٣٩)

یاجوج ماجوج کی دیوار کا کھلنا

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يُفْتَحُ الرَّدْمُ، رَدْمُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ وُهَيْبٌ تِسْعِينَ))

''یاجوج ماجوج کی دیوار میں سوراخ ہو گیا یعنی یاجوج وماجوج کی دیوار اتنی کھل گئی ہے۔ وہیب رحمہ اللہ نے انگلیوں کے ساتھ نوے کا اشارہ کر کے بتلایا''

صحیح بخاری، الفتن، باب یاجوج وماجوج(٧١٣٦)

سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے ہے کہ انہوں نے بیان کیا:

((اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًّا وَجْهُهُ يَقُولُ:لاَ إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ:أَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ:نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ))

''نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ فرما

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رہے تھے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا سوراخ ہو گیا اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لئے انگلی باندھی پوچھا گیا کیا ہم اسکے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا ہاں جب برائی بڑھ جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔

صحیح بخاری، الفتن، باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویل للعرب من شر قد اقترب(۷۰۵۹)

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

اچانک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم علیہ السلام کو نازل فرمائے گا جو دمشق کے شرقی جانب کے سفید منارہ پر سے اتریں گے،اس وقت حضرت عیسی علیہ السلام زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوں گے اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو دو فرشتوں کے پروں پر رکھے ہوئے آسمان سے نازل ہونگے وہ جس وقت اپنا سر جھکائیں گے تو پسینہ ٹپکے گا اور جب سر اٹھائیں گے تو ان کے سر سے چاندی کے دانوں کی مانند قطرے گریں گے جو موتیوں کی طرح ہوں گے، یہ ناممکن ہوگا کہ کسی کافر تک حضرت عیسی علیہ السلام کے سانس کی ہوا پہنچے اور وہ مر نہ جائیں (یعنی جو بھی کافر ان کے سانس کی ہوا پائیں گا مر جائے گا)اور ان کے سانس کی ہوا ان کی حد نظر تک جائے گی پھر حضرت عیسی علیہ السلام دجال کو تلاش کریں گے یہاں تک کہ وہ اس کو باب لد پر پائیں گے اور قتل کر ڈالیں گے،اس کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس وہ لوگ آئیں گے جن کو اللہ تعالیٰ نے دجال کے مکر و فریب اور فتنہ سے محفوظ رکھا ہوگا،حضرت عیسی علیہ السلام ان لوگوں کے چہروں سے گرد و غبار صاف کریں گے اور ان کو ان درجات ومراب کی بشارت دیں گے جو وہ جنت میں پائیں گے حضرت عیسی علیہ السلام اسی حال میں ہوں گے کہ اچانک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کے پاس یہ وحی آئے گی کہ میں نے اپنے بہت سے ایسے بندے پیدا کیے ہیں جن سے لڑنے کی قدرت وطاقت کوئی نہیں رکھتا۔لہٰذا تم میرے بندوں کو جمع کر کے کوہ طور کی طرف لے جاؤ اور ان کی حفاظت کرو، پھر اللہ تعالیٰ یاجوج وماجوج کو ظاہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے گا جو ہر بلند زمین کو پھلانگتے ہوئی اُتریں گے اور دوڑیں گے، (ان کی تعداد اتنی زیادہ ہوگی کہ جب ان سب سے پہلی جماعت بحیرہ طبریہ کو خالی دیکھ کر) کہے گی کہ اس میں کبھی پانی تھا اس کے بعد یاجوج ماجوج آگے بڑھیں گے یہاں تک کہ جبل خمر تک پہنچ جائیں گے اور پھر کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو ختم کر دیا ہے، چلو آسمان والوں کا خاتمہ کر دیں، چنانچہ وہ آسمان کی طرف اپنے تیر پھینکیں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا (تاکہ وہ اس بھرم میں رہیں کہ ہمارے تیر واقعۃ آسمان والوں کا کام تمام کر کے واپس آئے ہیں، گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ڈھیل دے دی جائے گی، اور یہ احتمال بھی ہے کہ وہ تیر فضا میں پرندوں کو لگیں گے اور ان کے خون سے آلودہ ہو کر واپس آئیں، گے، پس اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ دجال کا فتنہ زمین ہی تک محدود نہیں رہیں گا بلکہ زمین کے اوپر بھی پھیل جائے گا)اس عرصہ میں خدا کے نبی اور ان کے رفقاء یعنی حضرت عیسی علیہ السلام اور اس وقت کے مؤمن کوہ طور پر رو کے رکھے جائیں گے، اور (ان پر اسباب معیشت کی تنگی وقلت اس درجہ کو پہنچ جائے گی کہ)اس کے لئے بیل کا سر تمہارے آج کے سو دیناروں سے بہتر ہوگا (جب یہ حالت ہو جائے گی تو)اللہ کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے ساتھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے لئے دعا وزاری کریں گے، پس اللہ تعالی ان کی گردنوں میں نغف یعنی کیڑے پڑ جانے کی بیماری بھیجے گا جس کی صورت میں ان پر خدا کا قہر اس طرح نازل ہوگا کہ سب کے سب ایک ہی وقت موت کے گھاٹ اتر جائیں گے)اللہ کے نبی حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے ساتھی (اس بات سے اگاہ ہو کر) پہاڑ سے زمین پر آئیں گے اور انہیں زمین پر ایک بالشت کا ٹکڑا بھی ایسا نہیں ملے گا جو یاجوج ماجوج کی چربی اور بدبو سے خالی ہو (اس مصیبت کے دفعیہ کے لئے)حضرت عیسی علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تب اللہ تعالیٰ بختی اونٹ کی گردن جیسی لمبی لمبی گردنوں والے پرندوں کو بھیجے گا جو یاجوج ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر جہاں اللہ کی مرضی ہوگی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہاں پھینک دیں گے، اور مسلمان یاجوج ماجوج کی کمانوں، تیروں اور ترکشوں کو سات سات تک چلاتے رہیں گے، پھر اللہ تعالیٰ ایک زوردار بارش بھیجے گا جس سے کوئی بھی مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا پتھر کا اور خوہ صوف کا ہو، نہیں بچے گا وہ بارش زمین کو دھو کر آئینہ کی مانند صاف کر دے گی پھر زمین کو حکم دیا جائے گا کہ اپنے پھلوں یعنی اپنی پیداوار کو نکال اور اپنی برکت کو واپس لا۔" چنانچہ (زمین کی پیداوار اس قدر بابرکت اور باافراط ہوگی کہ) دس سے لے کر چالیس آدمیوں تک کی پوری جماعت ایک انار کے پھل سے سیر ہو جائے گی اور اس انار کے چھلکے سے لوگ سایہ حاصل کریں گے، نیز دودھ میں برکت دی جائے گی، (یعنی اونٹ اور بکریوں کے تھنوں میں دودھ بہت ہوگا) یہاں تک کہ دودھ دینے والی ایک اونٹنی لوگوں کی ایک بڑی جماعت کے لئے کافی ہوگی، دودھ دینے والی ایک گائے لوگوں کے ایک قبیلہ کے لئے کافی ہوگی اور دودھ دینے والی ایک بکری آدمیوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کے لئے کافی ہوگی۔ بہرحال لوگ اسی طرح کی خوش حال اور امن وچین کی زندگی گزار رہے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ایک خوشبودار ہوا بھیجے گا جو ان کی بغل کے نیچے کے حصہ کو پکڑے گی (یعنی اس ہوا کی وجہ سے ان کی بغلوں میں ایک درد پیدا ہوگا) اور پھر وہ ہوا ہر مؤمن اور ہر مسلمان کی روح قبض کر لے گی اور صرف بدکار شریر لوگ دنیا میں باقی رہ جائیں گے جو آپس میں گدھوں کی طرح مختلط ہو جائیں گے اور ان ہی لوگوں پر قیامت قائم ہوگی۔

مسلم، الفتن، باب ذکر الدجال (٧٣٧٣) وترمذی (٢٢٤٠) وابن ماجة (٤٠٧٥)

ہر ہزار سے نوسو ننانوے جہنم میں

حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا اور ان کے پاس ایک آدمی نے آکر عرض کیا یہ حدیث کیسے ہے جسے آپ روایت کرتے ہیں کہ:

((إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَى كَذَا وَكَذَا فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ أَوْ لَا إِلَهَ إِلَّا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الـلَّـهُ أَوْ كَلِمَةً نَحوَهُما لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا
إِنَّـمـا قُـلْـتُ إِنَّـكُـمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا يُحَرَّقُ الْبَيْتُ
وَيَـكُـونُ وَيَـكُونُ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ
أَرْبَـعِـيـنَ شَهْرًا أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا فَيَبْعَثُ اللَّهُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ
عُـرْوَـةُ بْـنُ مَسْـعُودٍ فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ
لَيْـسَ بَيْـنَ اثْـنَيْنِ عَدَاوَةٌ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ
فَلَا يَبْـقَى عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ
إِيـمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ حَتَّى لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبَدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ
عَـلَيْـهِ حَتَّـى تَقْبِضَهُ قَالَ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَـلَّمَ قَالَ فَيَبْقَى شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ لَا
يَـعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ
أَلَا تَسْتَـجِيبُونَ فَيَقُولُونَ فَمَا تَأْمُرُنَا فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَهُمْ
فِـي ذَلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُـمْ حَسَـنٌ عَيْشُهُـمْ ثُـمَّ يُـنْفَخُ فِي الصُّورِ فَلَا
يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَى لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا قَالَ وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ
يَـلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ فَيَصْعَقُ وَيَصْعَقُ النَّاسُ ثُمَّ يُرْسِلُ اللَّهُ أَوْ
قَـالَ يُـنْزِلُ اللَّهُ مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوْ الظِّلُّ نُعْمَانُ الشَّاكُّ فَتَنْبُتُ مِنْهُ
أَجْسَادُ النَّاسِ ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ ثُمَّ يُقَالُ يَا
أَيُّهَـا النَّاسُ هَلُمَّ إِلَى رَبِّكُمْ وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ قَالَ ثُمَّ يُقَالُ
أَخْـرِجُـوا بَـعْثَ النَّارِ فَيُقَالُ مِنْ كَمْ فَيُقَالُ مِنْ كُلِّ أَلْفٍ تِسْعَ مِائَةٍ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ فَذَاكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا وَذَلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ))

''قیامت اس اس طرح قائم ہوگی انہوں نے کہا سُبْحَانَ اللَّهِ یا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا تھا کہ میں کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث روایت نہ کروں گا میں نے تو یہ کہا تھا: عنقریب تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ دیکھو گے جو گھر کو جلا دے گا اور جو ہونا ہے وہ ضرور ہوگا پھر کہا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا دجال میری امت میں خروج کرے گا اور ان میں چالیس دن ٹھہرے گا اور میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھیجے گا گویا کہ وہ عروہ بن مسعود (رض) ہیں (یعنی اُن کے مشابہ ہوں گے) تو وہ تلاش کرکے دجال کو قتل کردیں گے پھر لوگ سات سال اسی طرح گزاریں گے کہ کسی بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی عداوت نہ ہوگی پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے زمین پر کوئی بھی ایسا آدمی باقی نہیں رہے گا کہ اس کی روح قبض کرلی جائے گی جس کے دل میں ایک ذرہ کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر داخل ہوگیا تو وہ اس میں اس تک پہنچ کر اسے قبض کرکے ہی چھوڑے گی اسے میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے سنا پھر برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بےعقل درندہ صفت ہوں گے وہ کسی نیکی کو نہ پہچانیں گے اور نہ برائی کو برائی تصور کریں گے ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا تو وہ کہے گا کیا تم میری بات نہیں مانتے تو وہ کہیں گے کہ تو ہمیں کیا حکم دیتا ہے تو شیطان انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اسی بت پرستی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے ان کا رزق اچھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہوگا اوران کی زندگی عیش وعشرت کی ہوگی پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن کوایک مرتبہ ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف سے اٹھالے گا اور جو شخص سب سے پہلے صور کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا وہ بے ہوش ہو جائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ بھیجے گا یا اللہ شبنم کی طرح بارش نازل کرے گا جس سے لوگوں کے جسم اگ پڑیں گے پھر صور میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہو جائیں گےاور دیکھتے ہوں گے پھر کہا جائے گا اے لوگو اپنے رب کی طرف آؤ اوران کو کھڑا کرو ان سے سوال کیا جائے گا پھر کہا جائے گا دوزخ کے لئے ایک جماعت نکالو تو کہا جائے گا کتنے لوگوں کی جماعت کہا جائے گا ہر ہزار سے نوسو ننا نوے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کردے گا اور اس دن پنڈلی کھول دی جائے گی۔"

صحيح مسلم، الفتن واشراط الشاعة، باب في خروج الدجال ومكثه في الأرض، ونزول عيسى وقتله إياه(١١٦)(٢٩٤٠)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ (قیامت کے دن) فرمائے گا، اے آدم علیہ السلام آدم علیہ السلام عرض کریں گے میں اطاعت کے لیے حاضر ہوں، مستعد ہوں، ساری بھلائیاں صرف تیرے ہی ہاتھ میں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا، جہنم میں جانے والوں کو (لوگوں میں سے الگ) نکال لو۔ حضرت آدم علیہ السلام عرض کریں گے۔ اے اللہ! جہنمیوں کی تعداد کتنی ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ہر ایک ہزار میں سے نوسو ننانوے۔ اس وقت (کی ہولناکی اور وحشت سے) بچے بوڑھے ہو جائیں گے اور ہر حاملہ عورت اپنا حمل گرا دے گی۔ اس وقت تم (خوف ودہشت سے) لوگوں کو مدہوشی کے عالم میں دیکھو گے، حالانکہ وہ بیہوش نہ ہوں گے۔ لیکن اللہ کا عذاب بڑا ہی سخت ہوگا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ ایک شخص ہم میں سے کون ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہیں بشارت

www.KitaboSunnat.com

ہو، وہ ایک آدمی تم میں سے ہوگا اور ایک ہزار دوزخی یاجوج ماجوج کی قوم سے ہوں گے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، مجھے امید ہے کہ تم (امت مسلمہ) تمام جنت والوں کے ایک تہائی ہوگے۔ پھر ہم نے اللہ اکبر کہا تو آپ نے فرمایا کہ مجھے امید ہے کہ تم تمام جنت والوں کے آدھے ہوگے پھر ہم نے اللہ اکبر کہا، پھر آپ نے فرمایا کہ (محشر میں) تم لوگ تمام انسانوں کے مقابلے میں اتنے ہوگے جتنے کسی سفید بیل کے جسم پر ایک سیاہ بال، یا جتنے کسی سیاہ بیل کے جسم پر ایک سفید بال ہوتا ہے۔

صحیح بخاری، بدء الخلق، باب قصة یاجو وماجوج (۳۳۴۸)

نوے سال کی مسافت کے برابر جہنم کی آگ سے دور

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ عَبْدٍ يَصُومُ يَوْمًا فِي سَبِيلِ اللَّهِ ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ إِلَّا بَاعَدَ اللَّهُ بَيْنَ وَجْهِهِ وَبَيْنَ النَّارِ تِسْعِينَ خَرِيفًا أَوْ سَبْعِينَ خَرِيفًا))

"جو شخص اللہ کے راستے میں ایک دن روزہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو نوے یا ستر سال کی مسافت کے برابر اس کے چہرے کو جہنم کی آگ سے دور کر دیتا ہے۔"

مسند حمیدی (۹۷۷) واصله في البخاري والنسائي (۲۲۴۸)

نوے سال عبادت مگر۔!

ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَعْمَلُ الْعَامِلُ عَمَلَ أَهْلِ النَّارِ تِسْعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَيَعْمَلُ الْعَامِلُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ تِسْعِينَ سَنَةً، ثُمَّ يُخْتَمُ لَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

’’کچھ عمل کرنے والے نوے سال اہل نار والے عمل کرتے ہیں پھر خاتمہ کے وقت اہل جنت کے عمل کی توفیق مل جاتی ہے اور کچھ عمل کرنے والے نوے سال اہل جنت والے عمل کرتے ہیں پھر خاتمہ کے وقت اہل نار والے عمل کر رہے ہوتے ہیں ہے‘‘

[السنة لابن ابی عاصم (۲۱۷) حسن صحیح]

انہوں جنگ موتہ میں نوے زخم لگے تھے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جنگ موتہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر اسلام کا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کو امیر مقرر کیا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرمایا:

’’اگر زید کو شہید کر دیا گیا تو اس کی جگہ جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا، اور اگر جعفر کو شہید کر دیا گیا تو عبداللہ بن رواحہ لشکر اسلام کا امیر ہوگا۔‘‘

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

’’میں بھی اس جنگ میں موجود تھا۔ ہم نے تلاش کیا تو جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ شہداء میں پڑے تھے، ہم نے اس کے جسم میں نیزوں اور تیروں کے نوے (۹۰) زخم دیکھے۔‘‘

صحیح بخاری (٤٢٦١)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے تین صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وفات پا جانے کی خبر ملی تو آپ نے اللہ کی راہ میں ان کے شہید ہونے کی خوشخبری دی۔

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’زید نے جھنڈا پکڑا وہ شہید ہوگیا، تو پھر جعفر رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ شہید ہوگیا، پھر عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا تو وہ بھی شہید ہوگیا۔ یہ بیان کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے، پھر لشکر اسلام کا امیر نہ ہوتے ہوئے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا اور اس نے فتح حاصل کی۔‘‘

صحیح بخاری (١٢٤٦) نسائی (٤/ ٢٦)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میں گزشتہ رات جنت میں داخل ہوا، میں نے اس میں دیکھا کہ جعفر رضی اللہ عنہ فرشتوں کے ساتھ محو پرواز ہیں اور حمزہ اپنی چارپائی پر ٹیک لگائے ہوئے ہے۔"

صحیح الجامع الصغیر (۳۳۵۸)

گناہوں کے ننانوے رجسٹر پھر بھی جنتی

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلًا مِنْ أُمَّتِي عَلَى رُؤُوسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُولُ أَتُنْكِرُ مِنْ هَذَا شَيْئًا أَظَلَمَكَ كَتَبَتِي الْحَافِظُونَ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ! فَيَقُولُ: أَفَلَكَ عُذْرٌ؟ فَيَقُولُ: لَا، يَا رَبِّ، فَيَقُولُ: بَلَى إِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً، فَإِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ، فَتَخْرُجُ بِطَاقَةٌ فِيهَا أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، فَيَقُولُ: احْضُرْ وَزْنَكَ، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ مَا هَذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هَذِهِ السِّجِلَّاتِ؟ فَقَالَ: إِنَّكَ لَا تُظْلَمُ، قَالَ: فَتُوضَعُ السِّجِلَّاتُ فِي كَفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِي كَفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ فَلَا يَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللَّهِ شَيْءٌ».

"بے شک اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے میری امت میں سے ایک شخص کا انتخاب فرمائیں گے۔ اس کے سامنے اس کے اعمال کے ننانوے رجسٹر کھولے جائیں گے، ہر رجسٹر کا طول وعرض انسان کی حد نظر کے برابر ہوگا۔ پھر اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے ان (رجسٹروں میں لکھی ہوئی باتوں میں سے) کسی ایک بات پر بھی اعتراض ہے؟ کیا میرے کراماً کاتبین فرشتوں نے تجھ پر ظلم تو نہیں کیا؟ وہ جواب دے گا نہیں اے پروردگار! اللہ تعالیٰ دریافت کرے گا، تجھے کوئی عذر تھا؟ وہ جواب دے گا نہیں اے پروردگار! پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں ہمارے پاس تیری ایک نیکی ہے اور آج کے دن تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ چنانچہ ایک چھوٹا سا کاغذ پرزہ نکالا جائے گا۔ اس میں لکھا ہوگا کہ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تو (اعمال کے) وزن کے وقت موجود رہنا۔ وہ کہے گا، اے میرے پروردگار! ان بہت سے رجسٹروں کے مقابلے میں اس ایک پرزے کی کیا حیثیت ہے؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا بلاشبہ تجھ پر ظلم نہ ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمام رجسٹروں کو ایک پلڑے میں اور کاغذ کے پرزے کو دوسرے پلڑے میں رکھا جائے گا تو رجسٹروں کا وزن کم ہوگا اور کاغذ کا پرزہ ان پر بھاری پڑ جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے کوئی شے وزن والی نہیں ہوگی۔"

الترمذی، الإیمان، باب ما جاء فیمن یموت وهو یشهد أن لا إله الا الله (٢٩٣٩) ابن ماجه (٤٣٠٠) صحیح

اللہ کے پاس اس کی رحمت کے ننانوے حصے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((جَعَلَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِائَةَ جُزْءٍ فَأَمْسَكَ عِنْدَهُ تِسْعَةً وَتِسْعِينَ جُزْءًا وَأَنْزَلَ فِي الْأَرْضِ جُزْءًا وَاحِدًا))

"کہ اللہ پاک نے اپنی رحمت کے سو حصے بنائے ننانوے حصے اپنے پاس رکھ لیے اور ایک حصہ دنیا میں اتار دیا اسی ایک حصہ رحمت کے باعث مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے حتیٰ کہ ایک جانور اپنے بچے کو تکلیف سے بچانے کے لیے اپنا پاؤں بچے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوپر سے ہٹا لیتا ہے (یہ بھی رحمت کے ایک حصے کی برکت سے ہے۔“

[صحیح بخاری، الادب، باب جعل اللّٰہ الرحمۃ فی ...... (٦٠٠٠)]

عون بن عبد اللہ رحمہ اللہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ:

((یَا بُنَیَّ اُرْجُ اللّٰہَ رَجَاءً لَا تَأْمَنُ فِیهِ مَکْرَہُ، وَخِفِ اللّٰہَ مَخَافَةً لَا تَیْأَسُ فِیهَا مِنْ رَحْمَتِهِ قَالَ یَا أَبَتَاہُ، وَکَیْفَ أَسْتَطِیعُ ذٰلِکَ؟ وَإِنَّمَا لِی قَلْبٌ وَاحِدٌ، قَالَ الْمُؤْمِنُ کَذَا لَهُ قَلْبَانِ: قَلْبٌ یَرْجُو بِهِ، وَقَلْبٌ یَخَافُ بِهِ))

”اے میرے بیٹے..! اللہ سے امید رکھ اس طرح کہ تو اس پر مکمل مطمئن ہو اور اللہ سے اس طرح ڈر کہ تو اس کی رحمت سے نا امید بھی نہ ہو، تو اس کے بیٹے نے کہا اے ابا جان یہ کیسے ممکن ہے جبکہ میرا ایک ہی دل ہے..؟ تو حکیم لقمان نے کہا: مؤمن کے دو دل ہوتے ہیں ایک دل سے وہ امید رکھتا ہے اور دوسرے سے خوف رکھتا ہے“

[البیہقی فی شعب الایمان (١٠١٥) وأحمد فی الزھد (١٠٥، ١٠٧) اسنادہ موثقون]

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ لِلّٰہِ تِسْعَةً وَتِسْعِینَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ» .

”اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جس نے انہیں یاد کر لیا وہ جنت میں داخل ہو گیا۔“

صحیح البخاری، التوحید، باب ان للہ مائۃ اسم الا واحد (٢٧٣٦) (٦٩٥٧) مسلم (٦٩٨٦)

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَلِلّٰہِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْہُ بِهَا﴾ (الاعراف: ١٨٠)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

"اور اچھے اچھے نام اللہ ہی کے لیے ہیں تو ان ناموں کے ساتھ اللہ ہی کو پکارا کرو"

حضرت ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں جو شخص ان ناموں کو یاد کرے وہ جنت میں داخل ہوگا وہ اللہ ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اسم ذات اللہ کے علاوہ ننانوے نام یہ ہیں۔

(۱) الرحمن (۲) الرحیم (۳) الملك (٤) القدوس (٥) السلام (٦) المومن (۷) المهیمن (۸) العزیز (۹) الجبار (۱۰) المتکبر (۱۱) الخالق (۱۲) الباری (۱۳) المصور (١٤) الغفار (١٥) القهار (١٦) الوهاب (١٧) الرزاق (١٨) الفتاح (١٩) العلیم (٢٠) القابض (٢١) الباسط (٢٢) الخافض (٢٣) الرافع (٢٤) المعز (٢٥) المذل (٢٦) السمیع (٢٧) البصیر (٢٨) الحکم (٢٩) العدل (٣٠) اللطیف (٣١) الخبیر (٣٢) الحلیم (٣٣) العظیم (٣٤) الغفور (٣٥) الشکور (٣٦) العلی (٣٧) الکبیر (٣٨) الحفیظ (٣٩) المقیت (٤٠) الحسیب (٤١) الجلیل (٤٢) الکریم (٤٣) الرقیب (٤٤) المجیب (٤٥) الواسع (٤٦) الحکیم (٤٧) الودود (٤٨) المجید (٤٩) الباعث (٥٠) الشهید (٥١) الحق (٥٢) الوکیل (٥٣) القوی (٥٤) المتین (٥٥) الولی (٥٦) الحمید (٥٧) المحصی (٥٨) المبدی (٥٩) المعید (٦٠) المحی (٦١) الممیت (٦٢) الحی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(٦٣) القیوم (٦٤) الواجد (٦٥) الماجد (٦٦) الواحد (٦٧) الاحد (٦٨) الصمد (٦٩) القادر (٧٠) المقتدر (٧١) المقدم (٧٢) المؤخر (٧٣) الاول (٧٤) الآخر (٧٥) الظاھر (٧٦) الباطن (٧٧) الوالی (٧٨) المتعال (٧٩) البر (٨٠) التواب (٨١) المنتقم (٨٢) العفو (٨٣) الرؤف (٨٤) مالك الملك (٨٥) ذوالجلال والاکرام (٨٦) المقسط (٨٧) الجامع (٨٨) الغنی (٨٩) المغنی (٩٠) المانع (٩١) الضار (٩٢) النافع (٩٣) النور (٩٤) الھادی (٩٥) البدیع (٩٦) الباقی (٩٧) الوارث (٩٨) الرشید (٩٩) الصبور۔

مشکوۃ المصابیح (۲/ ۸۰۹) اس روایت کو ترمذی نے اور بیہقی نے دعوات کبیر میں نقل کیا۔ نیز ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو سے سو تک

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّى يُحْيِي هَذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِئَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِئَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانظُرْ إِلَى حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ وَانظُرْ إِلَى العِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْماً فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ [البقرة:۲۵۹]

''یا اسی طرح اُس شخص کو (نہیں دیکھا) جسے ایک گاؤں میں جو اپنی چھتوں پر گرا پڑا تھا اتفاقِ گزر ہوا تو اُس نے کہا کہ اللہ اس (کے باشندوں) کو مرنے کے بعد کیسے زندہ کرے گا، تو اللہ نے اُس کی روح قبض کر لی (اور) سو برس تک (اُس کو مردہ رکھا) پھر اُس کو زندہ کیا اور پوچھا کہ تم کتنا عرصہ (مرے) رہے ہو..؟ اُس نے جواب دیا کہ ایک دن یا اُس سے بھی کم۔ اللہ نے فرمایا کہ (نہیں) بلکہ سو برس (مرے) رہے ہو۔ اور اپنے کھانے پینے کی چیزوں کو دیکھو کہ (اتنی مدت میں مطلق) گلی سڑی نہیں اور اپنے گدھے کو بھی دیکھو (جو مرا پڑا ہے) غرض (ان باتوں سے) یہ ہے کہ ہم تم کو لوگوں کیلئے (اپنی قدرت کی) نشانی بنائیں اور (ہاں گدھے کی) ہڈیوں کو دیکھو کہ ہم اُن کو کیسے جوڑتے اور اُن پر (کس طرح) گوشت پوست چڑھا دیتے ہیں۔ جب یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واقعات اُس کے مشاہدے میں آئے تو وہ بول اٹھا کہ میں یقین کرتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔''

تمہیدی کلمات

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر عزیر علیہ السلام کو یہ دیکھنے کے لیے کہ اللہ مردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے سو سال موت دے کر دوبارہ زندہ کر دیا اسی واقعہ کو اللہ تعالیٰ نے میں سنایا ہے۔ آج کے خطبہ میں ہم سو کے عدد پر بات کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ

بعض نیکیوں کا بدلہ سو سو گنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِىْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ﴾ . (البقرة: ٢٦١)

''جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے مال) کی مثال اُس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے اور وہ بڑی وسعت والا سب کچھ جاننے والا ہے۔''

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ:

((جَاءَ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مَخْطُومَةٍ فَقَالَ هَذِهِ فِى سَبِيلِ اللَّهِ .فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم لَكَ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَبْعُمِائَةِ نَاقَةٍ كُلُّهَا مَخْطُومَةٌ))

مسلم، الإمارة، باب فضل الصدقة فى سبيل الله وتضعيفها: ١٨٩٢))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک شخص ایک اونٹ لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس اورفرمایا: اسے میں اللہ کی راہ میں دے رہا ہوں تو آپ نے فرمایا:

''اس کے بدلے تمھیں قیامت کے روز اللہ تعالیٰ سات سو اونٹنیاں دے گا۔''

صحيح مسلم، الإمارة:١٩٨٢، احمد: ٤/ ١٢١۔

قرآن کی ۱۰۰ آیات تلاوت کرنے والا شخص

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَرَأَ فِي لَيْلَةٍ مِائَةَ آيَةٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِينَ أَوْ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِينَ»

''جس شخص نے رات کو سو آیتوں کی تلاوت کی وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا (یا آپ ﷺ نے فرمایا) کہ وہ عبادت گزاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

ابن خزيمة: ١/ ١٢٤، الصحيحة: ٦٤٣۔

سو بکریاں انعام میں مل گئیں

حضرت خارجہ بن صلت تمیمی سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھے بیان کیا کہ وہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انھوں نے اسلام قبول کرلیا۔ آپ ﷺ سے واپسی پر ان کا گزر ایک قوم کے پاس سے ہوا جن کا ایک دیوانہ شخص بیڑیوں میں جکڑا ہوا تھا اس کے گھر والوں نے ان سے کہا ہمیں بتلایا گیا ہے کہ آپ کے صاحب (یعنی محمد ﷺ) خیر کے ساتھ آئے ہیں تو کیا آپ لوگوں کے پاس اس کے علاج کے لیے کوئی چیز ہے؟

میں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اس کو دم کیا (تین دن تک صبح وشام) تو وہ صحت یاب ہوگیا اور انھوں نے مجھے سو بکریاں انعام میں دیں۔

پھر میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت میں ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صورت حال ذکر کی تو آپ ﷺ نے دریافت کیا: کیا صرف یہی؟ (سورت فاتحہ ہی پڑھی) مسدد کا ایک دوسری جگہ بیان ہے کہ آپ نے دریافت کیا: کیا تو نے اس کے علاوہ کچھ اور پڑھا؟

میں نے عرض کیا: نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (سو بکریوں) کو لے لو، میری زندگی کی قسم! اگر کوئی باطل دم سے کھاتا ہے تو تم تو سچے دم کے ذریعہ سے کھا رہے ہو۔

أبو داود، الطب، باب کیف الرقی: ۳۸۹۱، صحیح

سو مرتبہ لا الہ الا اللہ وحدہ کہنے پر اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ، كَانَتْ لَهُ عَدْلَ عَشْرِ رِقَابٍ، وَكُتِبَ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ، وَمُحِيَتْ عَنْهُ مِائَةُ سَيِّئَةٍ، وَكَانَتْ لَهُ حِرْزًا مِنَ الشَّيْطَانِ يَوْمَهُ ذٰلِكَ، حَتّٰى يُمْسِيَ، وَلَمْ يَأْتِ أَحَدٌ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا رَجُلٌ عَمِلَ أَكْثَرَ مِنْهُ».

”جس شخص نے ایک دن میں سو بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ، وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ کہا تو اس کو دس گردنوں کے آزاد کرنے کے برابر ثواب ملے گا اور اس کے نامہ اعمال میں سو نیکیاں ثبت ہو جائیں گی اور اس کے نامہ اعمال سے سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور وہ دن بھر شیطان سے حفاظت میں رہے گا اور کوئی شخص اس کے عمل سے بہتر عمل نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس سے زیادہ عمل کیا۔“

بخاری، الدعوات، باب فضل التهليل (٦٤٠٣)، مسلم (٢٦٩١)، مؤطا (٤٨٦) مسند أحمد (٨٠١٤) الترمذی (٣٤٦٨) ابن ماجه (٣٨١٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہنے پر اجر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ))

”جس شخص نے دن میں سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہا، اس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“

بخاری، الدعوات، باب فضل التسبیح (٦٤٠٥)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

کسی شخص کا سومرتبہ سبحان اللہ وبحمدہ کہنا سو اونٹ کی مانند ہے اور سومرتبہ الحمد للہ کہنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں سو زین پوش لگام چڑھائے گھوڑے دینے کی طرح ہے اور سومرتبہ اللہ اکبر کہنا مکہ میں اللہ کی راہ میں ذبح کیے ہوئے سو اونٹوں کے برابر ہے۔

مجمع الزوائد: ١٩/ ٩١۔٩٢، حسن

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ فِي يَوْمٍ مِائَةَ مَرَّةٍ حُطَّتْ خَطَايَاهُ، وَإِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ» .

”جس شخص نے دن میں سو (١٠٠) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہا، اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔“

بخاری، الدعوات، باب فضل التسبیح (٦٤٠٥) و مسلم (٢٦٩١) الترمذی (٣٤٦٨)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ حِينَ يُصْبِحُ وَحِينَ يُمْسِي سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ مِائَةَ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مَرَّةٍ لَمْ يَأْتِ أَحَدٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِأَفْضَلَ مِمَّا جَاءَ بِهِ إِلَّا أَحَدٌ قَالَ مِثْلَ مَا قَالَ أَوْ زَادَ عَلَيْهِ» .

”جو شخص صبح وشام سو (۱۰۰) بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہتا ہے تو قیامت کے دن کوئی شخص اس سے افضل کلمات نہیں لائے گا البتہ وہ شخص جس نے اس طرح کلمات کہے یا اس سے زائد کلمات کہے۔“

مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء (٢٦٩٢) و مسند أحمد (٨٨٤٤) و أبوداود (٥٠٩١) و الترمذى (٣٤٦٩)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

«أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَكْسِبَ كُلَّ يَوْمٍ أَلْفَ حَسَنَةٍ فَسَأَلَهُ سَائِلٌ مِنْ جُلَسَائِهِ كَيْفَ يَكْسِبُ أَحَدُنَا أَلْفَ حَسَنَةٍ؟ قَالَ : يُسَبِّحُ مِائَةَ تَسْبِيحَةٍ فَيُكْتَبُ لَهُ أَلْفُ حَسَنَةٍ أَوْ يُحَطُّ عَنْهُ أَلْفُ خَطِيئَةٍ» .

”ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم اس سے عاجز ہو کہ روزانہ ایک ہزار (۱۰۰۰) نیکی کرو۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھنے والوں میں سے ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ ہم ایک ہزار نیکیاں کیسے کر سکتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سو (۱۰۰) مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ کہنے سے ہزار نیکیاں لکھ دی جاتی ہیں یا ہزار گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔“

مسلم، الذكر والدعاء، باب فضل التهليل والتسبيح والدعاء (٢٦٩٨) و الترمذى (٣٤٦٣) و حميدى (٨٠) و ابن حبان (٨٢٥)

تسبیح، تحمید و تہلیل سو مرتبہ کہنے والے لوگ

سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دن رسول اللہ رضی اللہ عنہم میرے پاس سے گزرے تو میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! یقیناً میں بوڑھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور کمزور ہو چکی ہوں یا جیسے انھوں نے عرض کیا: مجھے کسی ایسے عمل کا فرما دیں جو میں بیٹھے بیٹھے کر لوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: سو مرتبہ سبحان اللہ کہو یقیناً یہ اس طرح ہے کہ آپ نے اولاد اسماعیل سے سو گردنوں کو آزاد کر دیا۔

سو مرتبہ الحمد للہ کہو یقیناً یہ ایسے ہے کہ آپ نے سو زرہ پوش گھوڑوں پر لوگوں کو سوار کروا دیا (یعنی مجاہدین کو سو گھوڑے دیے)

سو بار اللہ اکبر کہو یقیناً یہ آپ کے لیے پٹی پہنے ہوئے سو قبول شدہ اونٹوں کے برابر ہے۔

اور سو مرتبہ لا الہ الا اللہ کہو ابن خلف راوی حدیث کا بیان ہے کہ میرا خیال ہے کہ انھوں نے کہا کہ یہ کہنا زمین و آسمان کے خلا کو پر کر دیتا ہے اور اس روز کسی کا عمل آپ کے عمل کے برابر اوپر نہ لے جایا جائے گا۔ سوائے اس شخص کے جس نے آپ کی طرح کا عمل کیا ہوگا۔

مسند احمد: ٢٦٩١١ ، الصحيحة:٣/ ٣٠٢ ، صحيح الترغيب والترهيب: ٢/ ٢٣٣

جنازہ میں شریک ١٠٠ موحد

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،

مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ غُفِرَ لَهُ

جس پر سو مسلمان نماز (یعنی نماز جنازہ) پڑھیں اسکے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں

سنن ابن ماجه ، الجنائز باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة من المسلمين (١٤٨٨)صحيح

جنت میں سو درجے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فِی الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ مِائَةَ عَامٍ» .

''جنت میں سو درجے ہیں ہر دو درجوں کے درمیان سو سال کی مسافت کا فرق ہے۔''

سنن الترمذی ، أبواب صفة الجنة ونعيمها ، رقم الحدیث(٢٥٢٩)

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«فَإِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ مَا بَیْنَ كُلِّ دَرَجَتَیْنِ كَمَا بَیْنَ السَّمَآءِ وَ الْأَرْضِ وَ الْفِرْدَوْسُ أَعْلَى الْجَنَّةِ وَأَوْسَطُهَا وَفَوْقَ ذَلِكَ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهَا تُفَجَّرُ أَنْهَارُ الْجَنَّةِ فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَسَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ» .

''جنت میں سو درجے ہیں اور ہر دو درجوں کے درمیان آسمان اور زمین جتنا فاصلہ ہے اور فردوس ان درجات سے سب سے اعلیٰ درجہ ہے وہاں سے جنت کی چاروں نہریں پھوٹتی ہیں اور اس کے اوپر رب رحمان کا عرش ہے پس جب تم اللہ سے جنت کا سوال کرو تو فردوس کا کرو۔''

سنن الترمذی ، ابواب صفة الجنة ، باب ما جاء فی صفة درجات الجنة (٢٥٣٠)

اور بعض لوگ تو ایسے ہوں گے جنہیں اللہ سو کے سو درجوں کا مالک بنا دے گا جیسا کہ مجاہد کے متعلق آتا ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا:

((اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِیْنَ))

''جنت کے سو درجے ہیں جنہیں اللہ نے مجاہدین کے لیے تیار کر رکھا ہے۔''

(صحیح بخاری ، التوحید ، باب وكان عرشه على الماء(٧٤٢٣)

ہر شخص کو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کے مطابق میں درجات عطا فرماتے ہیں یعنی دنیاوی عزت و ترقی ، بلندی اور رفعت انسانی اعمال بنیادی حیثیت رکھتے ایسے ہی آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انسان کو جنت میں درجات اور رفعت اور بلند مقام اس کے اعمال کے اختیار سے اسے عطا فرمائیں گے' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجَاتٌ مِّمَّا عَمِلُوا﴾

''اور ہر ایک کو درجات ملیں گے ان کے اعمال کے مطابق۔''(الانعام:۷/ ۱۳۲)

جنت کے درختوں کا سایہ سو سال کی مسافت..!

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

« إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا » .

''جنت میں ایک درخت ہے کہ اگر اس کے سائے تلے گھوڑ سوار اور تضمیر شدہ تیز ترین گھوڑے پر سو سال تک بھی چلتا رہے تو تب بھی وہ اس درخت کو عبور نہیں کر سکتا۔''

[صحيح البخاری ، بدء الخلق ، باب ما جاء فی صفة الجنة م (۳۲۵۱)]

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس شخص کیلئے طوبیٰ (خوشخبری) ہو جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا۔ آپ نے فرمایا: اس کیلئے طوبیٰ ہو جس نے مجھ کو دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا، پھر طوبیٰ ہو، پھر طوبیٰ ہو، پھر طوبیٰ ہو اس کیلئے جو مجھ پر ایمان لایا حالانکہ اس نے مجھ کو نہیں دیکھا۔ ایک شخص نے پوچھا طوبیٰ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ جنت میں ایک درخت ہے، اس کی سو سال کی مسافت ہے اور اہل جنت کا لباس اس کے شگوفوں سے نکلتا ہے۔

مسند احمد(۳/ ۷۱)مسند ابویعلیٰ(۱۳۷۴)صحیح ابن حبان(۷۱۸۶)

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((طُوبَى شَجَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ مَسِيرَتُهَا مِائَةُ عَامٍ ثِيَابُ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَخْرُجُ مِنْ أَكْمَامِهَا))

''طوبیٰ جنت کا درخت ہے جس کا سایہ سو سال کی مسافت کے برابر ہے، اہل جنت کے کپڑے اسی کے خوشے سے نکلیں گے۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني (١٩٥٨/٤)

سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے حدیثِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر سو درہم قربان کر دیے

ایک مرتبہ سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اپنا ایک مکان فروخت کرنا چاہا، ایک آدمی نے اسکی قیمت پانچ سو درہم لگائی، لیکن ان کے پڑوسی سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ تھے، ان کو پتہ چلا کہ ابو رافع رضی اللہ عنہ اپنا مکان فروخت کرنا چاہتے ہیں، انہوں نے کہا: مکان کی مجھے بھی ضرورت ہے، لہذا مجھے فروخت کر دیں، سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا: کتنی قیمت دو گے؟ سیدنا سعد رضی اللہ عنہ نے کہا میں چار سو درہم سے زیادہ نہیں دے سکتا، وہ بھی متفرق اوقات میں، سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے پانچ سو درہم نقد مل رہے ہیں لیکن میں نے اسے نہیں بیچا اور آپ مجھے چار سو درہم دے رہے ہیں اور وہ بھی قسطوں پر یہ بات کہہ کر سیدنا ابو رافع رضی اللہ عنہ نے اپنا مکان سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو چار سو درہم میں بیچ دیا اور پھر فرمایا:

((لَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُولُ: اَلْجَارُ أَحَقُّ بِسَقَبِهِ مَا أَعْطَيْتُكَهُ))

''اگر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے نہ سنا ہوتا کہ پڑوسی اپنے قریب کی چیز کا زیادہ حقدار ہے تو میں کبھی آپ کو اپنا مکان چار سو درہم میں نہ دیتا۔'' (یعنی حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اپنا سو درہم قربان کر دیا)

صحيح البخاري، الحيل، باب في الهبة والشفعة (٦٩٧٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے سو کافر مارے ہیں

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس گیا، وہ اپنے بستر پر چت لیٹے بڑے ترنم سے اشعار پڑھ رہے تھے، میں نے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے ،اللہ تعالیٰ نے آپ کو ان اشعار سے بہتر چیز عطا فرمائی ہے اور وہ قرآن ہے تو انہوں نے فرمایا:

((أَتَرْهَبُ أَنْ أَمُوتَ عَلَى فِرَاشِي لَا وَاللّٰهِ))

''کیا تو ڈرتا ہے کہ میں اپنے بستر پر فوت ہو جاؤں گا، اللہ کی قسم ایسے نہیں ہوگا۔ اللہ کبھی بھی مجھے شہادت سے محروم نہیں کرے گا، بلا شبہ جو میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگوں میں شریک ہوا ہوں اس کے علاوہ میں نے سو کافروں کو واصل جہنم کیا ہے۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم :٣/ ٢٩١ ، المطالب العالية لابن حجر :٤٠٨٦ ، سنده صحيح)

سو کے قاتل کو معافی مل گئی

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

''بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمیوں کو قتل کیا پھر لوگوں سے یہ پوچھنے نکلا کہ اگر میں توبہ کر لوں تو وہ توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ چنانچہ اسی سلسلہ میں وہ ایک عابد وزاہد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس اتنے بڑے گناہ سے یا اس اتنے بڑے گناہ کرنے والے ہی کے لئے توبہ ہے؟ یعنی کیا اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ چنانچہ اس سلسلہ میں وہ ایک عابد وزاہد کے پاس آیا اور اس سے پوچھا کہ کیا اس اتنے بڑے گناہ سے یا اس اتنے بڑے گناہ کرنے والے ہی کے لئے توبہ ہے؟ یعنی کیا اس کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟ اس عابد وزاہد نے کہا کہ نہیں اس شخص نے یہ سنتے ہی اس عابد وزاہد کو بھی قتل کر دیا اور پھر دوسرے لوگوں سے پوچھتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھرنے لگا۔ایک شخص نے اس سے کہا کہ تم فلاں بستی جاؤ وہ ایسی اور ایسی ہے (یعنی اس نے اس بستی کا نام لیا اور اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ وہ بہت اچھی بستی ہے وہاں ایک عالم رہتا ہے جو تمہیں تمہاری توبہ کے قبول ہونے کا فتویٰ دے گا چنانچہ وہ شخص اس بستی کی طرف چل کھڑا ہوا ابھی آدھے ہی راستے پر پہنچ پایا تھا کہ اچانک اسے موت نے آدبوچا (چنانچہ اسے موت کی علامت محسوس ہوئیں) تو اس نے اپنا سینہ اس اس بستی کی طرف جھکا دیا اور پھر اس کی روح قبض کرنے کے وق ۵ ت رحمت کے فرشتے اور عذاب کے فرشتے (ملک الموت سے جھگڑنے لگے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو جس کی طرف وہ توبہ کرنے جا رہا تھا حکم دیا کہ وہ میت کے قریب آ جائے اور اس بستی کو جہاں سے وہ قتل کر کے آ رہا تھا حکم دیا کہ وہ میت سے دور ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ نے ان فرشتوں سے فرمایا تم دونوں بستیوں کے درمیان پیمائش کرو اگر میت اس بستی کے قریب ہوگی جہاں وہ توبہ کے لئے جا رہا تھا تو اسے رحمت کے فرشتوں کے حوالہ کیا جائے گا اور اگر اس بستی کے قریب ہو جہاں سے وہ قتل کر کے آ رہا تھا تو عذاب کے فرشتوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ چنانچہ جب فرشتوں نے پیمائش کی تو وہ توبہ کے لئے جس بستی کی طرف جا رہا تھا اس سے ایک بالشت قریب پایا گیا پس حق تعالیٰ نے اسے بخش دیا۔“

صحیح بخاری ، الانبیاء باب (٣٤٧٠) وصحیح مسلم ، التوبة ، باب قبول توبة القاتل (٢٧٦٦)

سو اونٹ کے انعام کے لالچ میں وہ چل نکلا

ابن شہاب نے بیان کیا اور مجھے عبدالرحمٰن بن مالک مدلجی نے خبر دی، وہ سراقہ بن مالک بن جعشم کے بھتیجے ہیں کہ ان کے والد نے انہیں خبر دی اور انہوں نے سراقہ بن جعشم رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا کہ ہمارے پاس کفار قریش کے قاصد آئے اور یہ پیش کش کی کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم و حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص قتل کر دے یا قید کر لائے تو اسے ہر ایک کے بدلے میں ایک سو اونٹ دیئے جائیں گے۔ میں اپنی قوم بنی مدلج کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوا تھا کہ ان کا ایک آدمی سامنے آیا اور ہمارے قریب کھڑا ہو گیا۔ ہم ابھی بیٹھے ہوئے تھے۔ اس نے کہا سراقہ رضی اللہ عنہ ساحل پر میں ابھی چند سائے دیکھ کر آ رہا ہوں میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور ان کے ساتھی ہی ہیں سراقہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں سمجھ گیا اس کا خیال صحیح ہے لیکن میں نے اس سے کہا کہ وہ لوگ نہیں ہیں میں نے فلاں فلاں آدمی کو دیکھا ہے ہمارے سامنے سے اسی طرف گئے ہیں۔ اس کے بعد میں مجلس میں تھوڑی دیر اور بیٹھا رہا اور پھر اٹھتے ہی گھر گیا اور لونڈی سے کہا کہ میرے گھوڑے کو لے کر ٹیلے کے پیچھے چلی جائے اور وہیں میرا انتظار کرے، اس کے بعد میں نے اپنا نیزہ اٹھایا اور گھر کی پشت کی طرف سے باہر نکل آیا میں نیزے کی نوک سے زمین پر لکیر کھینچتا ہوا چلا گیا اور اوپر کے حصے کو چھپائے ہوئے تھا۔ (سراقہ یہ سب کچھ اس لئے کر رہا تھا کہ کسی کو خبر نہ ہو ورنہ وہ بھی میرے انعام میں شریک ہو جائے گا) میں گھوڑے کے پاس آ کر اس پر سوار ہوا اور صبا رفتاری کے ساتھ اسے لے چلا، جتنی جلدی کے ساتھ بھی میرے لئے ممکن تھا، آخر میں نے ان کو پا ہی لیا۔ اسی وقت گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور مجھے زمین پر گرا دیا۔ لیکن میں کھڑا ہو گیا اور اپنا ہاتھ ترکش کی طرف بڑھایا اس میں سے تیر نکال کر میں نے فال نکالی کہ آیا میں انہیں نقصان پہنچا سکتا ہوں یا نہیں۔ فال (اب بھی) وہ نکلی جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ لیکن میں دوبارہ اپنے گھوڑے پر سوار ہو گیا اور تیروں کے فال کی پرواہ نہیں کی۔ پھر میرا گھوڑا مجھے تیزی کے ساتھ دوڑائے لئے جا رہا تھا۔ آخر جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قراءت سنی، آنحضرت رضی اللہ عنہم میری طرف کوئی توجہ نہیں کر رہے تھے لیکن حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ بار بار مڑ کر دیکھتے تھے، تو میرے گھوڑے کے آگے کے دونوں پاؤں زمین میں دھنس گئے جب وہ ٹخنوں تک دھنس گیا تو میں اس کے اوپر گر پڑا اور اسے اٹھنے کے لئے ڈانٹا میں نے اسے اٹھانے کی کوشش کی لیکن وہ اپنے پاؤں زمین سے نہیں نکال سکا۔ بڑی مشکل سے جب اس نے پوری طرح کھڑے ہونے کی کوشش کی تو اس کے آگے کے پاؤں سے منتشر سا غبار اٹھ کر دھوئیں کی طرح آسمان کی طرف چڑھنے لگا۔ میں نے تیروں سے فال نکالی لیکن اس مرتبہ بھی وہی فال آئی جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پسند نہیں کرتا تھا۔اس وقت میں نے آنحضرت ﷺ کو امان کے لئے پکارا۔ میری آواز پر وہ لوگ کھڑے ہو گئے اور میں اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر ان کے پاس آیا۔ ان تک برے ارادے کے ساتھ پہنچنے سے جس طرح مجھے روک دیا گیا تھا، اسی سے مجھے یقین ہو گیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کی دعوت غالب آ کر رہے گی۔ اس لئے میں نے حضور ﷺ سے کہا کہ آپ کی قوم نے آپ کے مارنے کے لئے سو اونٹوں کے انعام کا اعلان کیا ہے۔ پھر میں نے آپ کو قریش کے ارادوں کی اطلاع دی۔ میں نے ان حضرات کی خدمت میں کچھ توشہ اور سامان پیش کیا لیکن حضور ﷺ نے اسے قبول نہیں فرمایا مجھ سے کسی اور چیز کا بھی مطالبہ نہیں کیا صرف اتنا کہا کہ ہمارے متعلق راز داری سے کام لینا لیکن میں نے عرض کیا کہ آپ میرے لئے ایک امن کی تحریر لکھ دیجئے۔ حضور ﷺ نے عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ کو حکم دیا اور انہوں نے چمڑے کے ایک رقعہ پر تحریر امن لکھ دی۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ آگے بڑھے۔

صحیح البخاری، المناقب، باب علامات النبوة في الاسلام (٣٦١٥)

(٣٩١١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں جنتی اشیاء

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ، وَطُوْرِ سِيْنِيْنَ ، وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ، لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ، ثُمَّ رَدَدْنٰهُ اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ، اِلَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ، فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ، اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ﴾

”انجیر کی قسم اور زیتون کی۔ اور طُور سینین کی۔ اور اس امن والے شہر کی۔ کہ ہم نے انسان کو بہت اچھی صورت میں پیدا کیا ہے۔ پھر (رفتہ رفتہ) اس (کی حالت) کو (بدل کر) پست سے پست کر دیا۔ مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کے لئے بے انتہا اجر ہے۔ تو (اے آدم زاد!) پھر تو جزا کے دن کو کیوں جھٹلاتا ہے؟ کیا اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں ہے۔“ (التین:۱۔۸)

تمہیدی کلمات:

مذکورہ بالا سورۃ التین میں اللہ تعالیٰ نے کئی چیزوں کی قسم کھائی ہے جن میں دو چیزیں انجیر اور زیتون ہے۔ یہاں پر انجیر اور زیتون کی قسم کھا کر مراد اس پیداوار والے علاقے شام وفلسطین مراد لیے گئے ہیں فرامین محمدیہ میں ان دونوں چیزوں کی بکثرت فضیلت موجود ہے جن میں ایک اہم فضیلت یہ ہے کہ یہ دونوں جنتی پھل ہیں۔ آج کے ہمارے خطبہ کا مضمون یہی ہے کہ ان چیزوں کا تذکرہ ہم کریں جو جنتی اشیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کی ایک صورت اس دنیا میں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

ہمیں نعمت کے طور پر عطا فرمائی ہے۔

جنتی پھل اور دنیا کے پھل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ كُلَّمَا رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا قَالُوا هٰذَا الَّذِي رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ وَ أُتُوا بِهٖ مُتَشَابِهًا ﴾ . (البقرة:٢٥)

''جب اُنہیں ان میں سے کسی قسم کا میوہ کھانے کو دیا جائے گا تو کہیں گے کہ یہ تو وہی ہے جو ہم کو پہلے دیا گیا تھا اوران کو ایک دوسرے کے ہم شکل میوے دیئے جائیں گے ''۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں مفسرین کا کہنا ہے کہ اہل جنت کو جو پھل دیے جائیں گے وہ کوئی اجنبی پھل نہیں ہوں گے بلکہ انہی پھلوں سے ملتے جلتے ہوں گے جو انھیں دنیا میں دیے گئے تھے مثلاً، آدم، کیلا، سیب اور انگور وغیرہ اور جنتی جب جنت میں ان پھلوں کو دیکھیں گے پہچان لیں گے کہ یہ آدم ہے اور یہ کیلا ہے البتہ ان پھلوں کا مزہ دنیوی پھلوں کے مقابلے میں بہت اعلیٰ ہوگا اور ذائقے میں ان کی دنیوی پھلوں سے کوئی نسبت نہ ہوگی کیونکہ حدیث مبارکہ میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے اپنے نیک بندوں کے لیے ایسی ایسی نعمتیں تیار کی ہے جنھیں کسی آنکھ نے دیکھا نہیں، کسی کان نے سنا نہیں، اور کسی انسان کے دل میں ان ک تصور تک نہیں آیا۔

صحيح البخاري، التفسير، باب قول الله فلا تعلم نفس ما أخفى لهم من قرة أعين: ٤٧٧٩، الترمذي: ٣١٩٧۔

سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا نَزَعَ ثَمَرَةً مِنَ الْجَنَّةِ عَادَتْ مَكَانَهَا أُخْرٰى» .

''جب کوئی آدمی جنت سے پھل توڑے گا تو اس کی جگہ دوسرا پھل لگ جائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔‘‘

[مجمع الزوائد (٤١٤١)]

انجیر جنتی پھل

سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں انجیر کا تھال پیش کیا گیا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھاؤ خود بھی اس سے انجیر کھائی اور فرمایا:

«لَوْ قُلْتُ إِنَّ فَاكِهَةً نَزَلَتْ مِنَ الْجَنَّةِ فَقُلْتُ هَذِهِ لِأَنَّ فَاكِهَةَ الْجَنَّةِ بِلَا عَجَمٍ فَكُلُوا مِنْهَا فَإِنَّهَا تَقْطَعُ الْبَوَاسِيرَ وَتَنْفَعُ مِنَ النِّقْرِسِ»

’’اگر میں کسی پھل کے بارے میں کہوں کہ یہ جنت سے نازل ہوا ہے تو یہی وہ پھل ہے کیونکہ جنت کے پھل گٹھلی کے بغیر ہوں گے پس کھاؤ انجیر بواسیر کو ختم کرتی ہے اور گنٹھیا کے لیے مفید ہے۔‘‘

الطب النبوی للابن القیم ص ٣١٨۔

زیتون جنتی پھل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَهُوَ الَّذِي أَنشَأَ جَنَّاتٍ مَّعْرُوشَاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفًا أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهًا وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ﴾[الانعام:١٤١]

’’اور اللہ ہی تو ہے جس نے باغ پیدا کئے، چھتریوں پر چڑھائے ہوئے بھی اور چھتریوں پر نہیں چڑھائے ہوئے وہ بھی اور کھجور اور کھیتی جن کے طرح طرح کے پھل ہوتے ہیں اور زیتون اور انار جو (بعض باتوں میں) ایک دوسرے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے ملتے جلتے ہیں اور (بعض باتوں میں) نہیں ملتے جب یہ چیزیں پھلیں تو اُن کے پھل کھاؤ اور جس دن (پھل توڑو اور کھیتی) کاٹو تو اللہ کا حق بھی اُس میں سے ادا کرو اور بے جا نہ اڑانا کہ اللہ بے جا اڑانے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

سیدنا رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ))

"عجوہ (کھجور) اور چٹان (مقام ابراہیم) اور درخت زیتون جنت میں سے ہیں۔"

[مستدرك حاكم (٤/ ٢٢٦)

عجوہ کھجور جنتی پھل

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«اَلْعَجْوَةُ مِنَ الْجَنَّةِ وَفِيهَا شِفَاءٌ مِنَ السُّمِّ».

"عجوہ کھجور جنت کا پھل ہے اور اس میں زہر کا تریاق ہے۔"

الترمذی، الطب، باب ما جاء فی الكمأة والعجوة: ٢٠٦٦، صحيح

سیدنا رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ))

"عجوہ (کھجور) اور چٹان (مقام ابراہیم) اور درخت زیتون جنت میں سے ہیں۔"

[مستدرك حاكم (٤/ ٢٢٦)

عامر بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

مَنْ تَصَبَّحَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ تَمَرَاتٍ عَجْوَةً، لَمْ يَضُرَّهُ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ سُمٌّ وَلاَ سِحْرٌ

"جو آدمی ہر صبح کو سات عجوہ کھجوریں کھالے تو اس دن کوئی زہر اور جادو اس کو نقصان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں پہنچا سکتا۔“

بخاری ، الاطعمة ، باب العجوة (٥٤٤٥) ومسلم (٢٠٤٧)

عام کھجور بھی جنتی پھل ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین میں موجود ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جنت کی کھجوریں مٹکے کے برابر ہوگی جو دودھ سے زیادہ سفید، شہد سے میٹھی اور مکھن سے زیادہ نرم ہوگی۔

[شرح السنة ، الفتن ، باب صفة الجنة وأهلها ، رقم ()]

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ غُرِسَتْ لَهُ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ» .

”جس نے ”سبحان الله العظيم وبحمده“ کہا تو اس کے لیے جنت میں کھجور کا ایک درخت لگایا جاتا ہے۔“

صحيح جامع الترمذی (٣/ ٢٧٥٧)

کیلا اور بیر جنتی پھل

ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَاَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ مَا اَصْحٰبُ الْيَمِيْنِ ۞ فِيْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ۞ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۞ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۞ وَمَاءٍ مَّسْكُوْبٍ ۞ وَفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ﴾ (الواقعة: ٢٧-٣٢)

”اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں۔ (یعنی) بے خار کی بیریوں میں۔ اور تہ بتہ کیلوں۔ اور لمبے لمبے سایوں۔ اور پانی کے جھرنوں۔ اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں۔“

انار جنتی پھل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ارشاد ہوتا ہے:

﴿فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ۞ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ﴾

''ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں، تو تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے؟'' (الرحمن: ٦٨-٦٩)

انگور جنتی پھل

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ بِمَا فِيهَا مِنَ الزَّهْرَةِ وَالنَّضْرَةِ ، فَتَنَاوَلْتُ مِنْهَا قِطْفًا مِنْ عِنَبٍ لِآتِيَكُمْ بِهِ فَحِيلَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ ، وَلَوْ أَتَيْتُكُمْ بِهِ لَأَكَلَ مِنْهُ مَنْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ لَا يَنْقُصُونَهُ شَيْئًا))

''میرے سامنے جنت اور اس میں موجود ساری نعمتیں پیش کی گئیں پھل، پھول اور سرسبز وشادابی، میں نے اس سے تمھارے لیے انگور کا ایک خوشہ لینا چاہا لیکن روک دیا گیا اگر میں وہ خوشہ تمھارے لیے لے آتا تو زمین وآسمان کی ساری مخلوق اسے ختم کرنے کے لیے کھاتی لیکن ختم نہ کر پاتی۔''

[مسند احمد (٣/ ٣٥٣) (١٤٣٨٦)]

مقام ابراہیم کا پتھر

سیدنا رافع بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم رحمہ اللہ نے فرمایا:

((اَلْعَجْوَةُ وَالصَّخْرَةُ وَالشَّجَرَةُ مِنَ الْجَنَّةِ))

''عجوہ (کھجور) اور چٹان (مقام ابراہیم) اور درخت زیتون جنت میں سے ہیں۔''

[مستدرك حاكم (٤/ ٢٢٦)

حجر اسود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

نَزَلَ الحَجَرُ الأَسْوَدُ مِنَ الجَنَّةِ ، وَهُوَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِي آدَمَ

''حجر اسود جب جنت سے اتارا گیا تو دودھ سے بھی زیادہ سفید تھا لیکن نبی آدم کے گناہوں نے اسی سیاہ کردیا۔''

ترمذی، الحج ،باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والرکن، والمقام

(۸۷۷)صحیح

رکن یمانی

عبداللہ بن عمرو کو روایت کرتے ہوئے سنا۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الرُّكْنَ ، وَالمَقَامَ يَاقُوتَتَانِ مِنْ يَاقُوتِ الجَنَّةِ ، طَمَسَ اللَّهُ نُورَهُمَا ، وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُورَهُمَا لَأَضَائَتَا مَا بَيْنَ المَشْرِقِ وَالمَغْرِبِ

''رکن یمانی اور مقام ابراہیم جنت کے یاقوتوں میں سے دو یاقوت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے نور کی روشنی بجھادی اور اگر اللہ تعالیٰ اسے نہ بجھاتا تو ان کی روشنی مشرق سے مغرب تک سب کچھ روشن کردیتی۔''

ترمذی، الحج ،باب ما جاء فی فضل الحجر الأسود، والرکن، والمقام

(۸۷۸)حسن

روضۃ من ریاض الجنۃ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ»

''میرے حجرہ اور منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے''

(صحيح بخاري، الجمعة، باب فضل ما بين القبر والمنبر (١١٩٦)

مہندی جنت کی خوشبو

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«سَيِّدُ رَيْحَانِ أَهْلِ الْجَنَّةِ الْحِنَاءُ».

''اہل جنت کے لیے خوشبوؤں کی سردار مہندی کی خوشبو ہے۔''

سلسلة الأحاديث الصحيحة: ١١٢٨

مہندی ایک قسم کی خوشبو ہے نبی ﷺ کے زمانے میں اکثر لوگ اس کا استعمال کرتے تھے بلکہ نبی کریم ﷺ خود سر مبارک میں مہندی لگایا کرتے تھے۔ جہذمہ جو کہ بشر بن خصاصیہ کی بیوی ہیں فرماتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دفعہ گھر سے نکلتے دیکھا آپ سر مبارک کے بال جھاڑے جارہے تھے اور آپ کے سر مبارک میں مہندی کے نشان تھے۔

سنن أبی داود، الترجل، ٤/ ٢٢٦

حضرت ابورمثہ سے مروی ہے کہ میں اپنے والد محترم کے ہمراہ نبی کریم ﷺ کی طرف گیا آپ ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک لمبے مہندی سے رنگے ہوئے تھے۔

ابوداود، اللباس، ٤٢:٦، النسائی: ٥٠٨٦

ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَاءُ وَالْكَتَمُ».

''یقیناً سب سے بہترین چیز جس کے ساتھ سفید بالوں کو تبدیل کیا جا سکتا ہے مہندی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور کتم بوٹی ہے۔''

الترمذی، اللباس، باب ما جاء فی الخضاب: ۱۷۵۳، صحیح

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنے بالوں کو مہندی کے ساتھ رنگا کرتے تھے۔

صحیح مسلم، الفضائل، باب شیبة: ۲۳٤۱

مہندی کو آپ ﷺ نے خصوصا خواتین کو خوشبو قرار دیا ہے کیونکہ اس میں رنگ ہوتا ہے اور خوشبو نہیں ہوتی اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے:

«طِيبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ، وَطِيبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيحُهُ»

''مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی مہک ظاہر ہو لیکن اس کا رنگ مخفی ہو جبکہ عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ ظاہر ہو لیکن اس کی مہک مخفی ہو۔''

جامع الترمذی، اللباس: ۲۷۸۷، وصحیح الجامع الصغیر: ۳۹۳۷،

نیز عورت ہاتھوں اور ناخنوں کو مہندی لگائے تاکہ مردوں سے نمایاں رہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ ایک عورت نے پردے کے پیچھے سے اپنے ہاتھ سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا اس کے پاس آپ کے لیے ایک خط تھا۔ تو آپ نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور فرمایا:

«مَا أَدْرِي أَيَدُ رَجُلٍ أَمْ يَدُ امْرَأَةٍ».

''مجھے معلوم نہیں کہ یہ ہاتھ مرد کا ہے یا عورت کا ہاتھ ہے۔''

اس نے کہا کہ عورت کا ہے آپ نے فرمایا:

«لَوْ تَغَيَّرْتِ أَظْفَارَكِ يَعْنِي بِالْحِنَاءِ».

''اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ناخنوں کو رنگ لیتی یعنی مہندی لگاتی۔''

ابوداود، الترجل، باب فی الخضاب، ٤١٦٦، حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لؤلؤ، مرجان اور کستوری

﴿إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِي نَعِيمٍ ، عَلَى الْأَرَائِكِ يَنظُرُونَ ، تَعْرِفُ فِي وُجُوهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيمِ ، يُسْقَوْنَ مِن رَّحِيقٍ مَّخْتُومٍ ، خِتَامُهُ مِسْكٌ وَفِي ذَٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ ، وَمِزَاجُهُ مِن تَسْنِيمٍ ، عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ﴾ . [المطففين:۲۲-۲۸]

''یقیناً نیک لوگ بڑے مزے میں ہوں گے، اونچی مسندوں پر بیٹھے نظارے کر رہے ہوں گے تم ان کے چہروں پر سے نعمتوں کی رونق اور تر وتازگی محسوس کرو گے یہ لوگ سربمہر خالص شراب پلائے جائیں گے جس پر مشک کی مہر ہو گی، سبقت لے جانے والوں کو اسی میں سبقت کرنی چاہیے، اور اس کی آمیزش تسنیم کی ہوگی (یعنی) وہ چشمہ جس کا پانی مقرب لوگ پئیں گے۔''

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«الْكَوْثَرُ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَى الدُّرِّ وَالْيَاقُوتِ تُرْبَتُهُ أَطْيَبُ مِنَ الْمِسْكِ وَمَاؤُهُ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ وَأَبْيَضُ مِنَ الثَّلْجِ» .

''کوثر جنت میں ایک نہر ہے جس کے دونوں کنارے سونے کے ہیں اس کا پانی موتی اور یاقوت پر بہتا ہے اس کی مٹی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس کا پانی شہد سے میٹھا اور برف سے زیادہ سفید ہے۔''

سنن الترمذی، التفسیر، باب فی تفسیر سورۃ الکوثر (۳۳٦۱)

حضرت عبدالجبار بن وائل رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے بیان کرتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا

((أُتِيَ بِدَلْوٍ فَمَضْمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيهِ مِسْكًا أَوْ أَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"آپ ﷺ کے پاس ایک برتن (ڈول) لایا گیا، آپ ﷺ نے اس سے کلی کی تو اس سے کستوری کی خوشبو یا اس سے بھی زیادہ افضل اعلیٰ خوشبو پھوٹنے لگی۔"

ابن ماجه، الطهارة، باب المج في الأناء (٦٥٩)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

((اَنَّهُ اِذَا تَوَضَّاءَ يَاْخُذُ الْمِسْكَ فَيُذِيْفُهُ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِ لِحْيَتَهُ))

"سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ جب وضوء کرتے تو کستوری کی خوشبو اپنے ہاتھ کو لگاتے اور پھر اپنی داڑھی کو لگاتے (گویا اللہ کے سامنے پیش ہونے سے قبل معطر ہوتے)"

مجمع الزوائد (١/ ٢٤٠) رجاله الصحيح

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((مَامِنْ كَلْمٍ يُكْلَمُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهِ حِيْنَ كُلِمَ لَوْنُهُ لَوْنُ دَمٍ وَرِيْحُهُ مِسْكٌ))

"اللہ کے راستے میں جس کو بھی کوئی زخم آیا روز قیامت وہ اس حالت میں آئے گا کہ اس کے زخم سے خون بہہ رہا ہوگا (جیسا کہ اس کو زخم لگا تھا) اس کا رنگ خون جیسا ہی ہوگا لیکن خوشبو کستوری کی آرہی ہوگی"

صحيح مسلم، المغازي، باب فضل الجهاد والخروج في سبيل الله (٤٨٥٩) (٤٨٦٢)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ))

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ پاکیزہ ہے“

صحیح بخاری، الصیام، باب ھل یقول انی صائم اذاشتم (١٩٠٤) (١٨٩٤) وترمذی (٧٦٤) والنسائی (٢٢١٣)

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَثَلُ الْجَلِيسِ الصَّالِحِ وَالسَّوْءِ كَحَامِلِ الْمِسْكِ وَنَافِخِ الْكِيرِ فَحَامِلُ الْمِسْكِ إِمَّا أَنْ يُحْذِيَكَ وَإِمَّا أَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِيحًا طَيِّبَةً وَنَافِخُ الْكِيرِ إِمَّا أَنْ يُحْرِقَ ثِيَابَكَ وَإِمَّا أَنْ تَجِدَ رِيحًا خَبِيثَةً))

”نیک اور اچھے دوست اور برے دوست کی مثال کستوری اٹھانے والے اور لکڑیاں جلانے والے کیطرح ہے کستوری اٹھانے والا یا تو تجھے خوشبو ھبہ کردے گا یا تو اس سے خریدے گا اور اگر خریدے گا نہیں تو تجھے اس سے خوشبو آتی رہے گی اور لکڑیاں جلانے والا یا تو تیرے کپڑے جلا دے گا یا تو اس سے برا دھواں یا بری خوشبو پائے گا“

صحیح بخاری، الزبائح والصید، باب المسک (٥٥٣٤)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرو (اس کے بعد) اسکی تلاوت کرتے رہو، یاد رکھو! قرآن پاک کی مثال جب کوئی اسکی تعلیم حاصل کرتا ہے پھر تلاوت کرتا ہے اور اس کے ساتھ قیام کرتا ہے اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے اور اسکی خوشبو ہر جگہ مہک رہی ہے اور اس شخص کی مثال جس نے قرآن کی تعلیم حاصل کی۔ پھر وہ (غافل ہوکر) سویا رہا حالانکہ قرآن مجید اسکے دل میں اس تھیلے کی مانند ہے جو کستوری سے بھرا ہوا ہے لیکن اسکا منہ (اسی سے) باندھا گیا ہے“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ترمذی، فضائل القرآن، باب جاء فی سورة البقرة، وآیة الکرسی (۲۸۷۶) وابن ماجه (۲۱۷) صحیح

سونا چاندی

محلات کی مزید خوبصورتی کے لیے، اس کو بارونق، پرکشش، دل کو خوش کن، آنکھوں کی ٹھنڈک اور لذت کے لیے سونے اور چاندی کے باغات سے ان کی آرائش کی جائے گی اور کتنے خوش نصیب ہوں گے، جو ان کے وارث ہوں گے، حدیث شریف ملاحظہ ہو:

سیدنا عبداللہ بن قیس روایت کرتے ہیں کہ رسالت مآب ﷺ نے ارشاد فرمایا:

«جَنَّتَانِ مِنْ فِضَّةٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا وَجَنَّتَانِ مِنْ ذَهَبٍ آنِيَتُهُمَا وَمَا فِيهِمَا»

''جنتیوں کے لیے جنت میں دو باغ چاندی کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز چاندی کی ہوگی اور دو باغ سونے کے ہوں گے اس کے برتن اور ہر چیز سونے کی ہوگی۔''

صحیح مسلم، الایمان، باب اثبات رؤیة المؤمنین فی الجنة ربهم سبحانه وتعالیٰ (۱۸۰۔۱۸۱)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا:

((يَا رَسُولَ اللّٰهِ! مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ؟ قَالَ: «مِنَ الْمَاءِ» . قُلْنَا: الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا؟ قَالَ: «لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ، وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ، وَتُرْبَتُهَا الزَّعْفَرَانُ مَنْ دَخَلَهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ، وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ، لَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ))

اے اللہ کے رسول! مخلوق کس چیز سے پیدا کی گئی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا: پانی سے۔ ہم نے عرض کیا: جنت کسی چیز سے بنائی ہے؟ آپ رحمہ اللہ نے فرمایا:''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کی ایک اینٹ چاندی کی ہے، ایک سونے کی، اس کا سیمنٹ تیز خوشبو والی کستوری ہے، اس کے سنگریزے موتی اور یاقوت کے ہیں، اس کی مٹی زعفران ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہوگا وہ عیش کرے گا کبھی تکلیف نہیں دیکھے گا ہمیشہ زندہ رہے گا، کبھی موت نہیں آئے گی، اہل جنت کے کپڑے کبھی بوسیدہ نہیں ہوں گے، ان کی جوانی کبھی ختم نہیں ہوگی۔''

سنن الترمذی، صفة الجنة، باب ما جاء فی صفة الجنة (٢٥٢٦)

مچھلی جنتیوں کی پہلی مہمان نوازی کے لیے

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ (جو یہود کے بڑے عالم تھے) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی (مدینہ) تشریف لانے کی خبر سنی تو وہ اپنے باغ میں پھل توڑ رہے تھے۔ وہ اسی وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آپ سے ایسی تین چیزوں کے متعلق پوچھتا ہوں، جنہیں نبی کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ بتلایئے قیامت کی نشانیوں میں سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ اہل جنت کی دعوت کے لیے سب سے پہلے کیا چیز پیش کی جائے گی؟ بچہ کب اپنے باپ کی صورت میں ہوگا اور کب اپنی ماں کی صورت پر؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مجھے ابھی جبرائیل علیہ السلام نے آکر ان کے متعلق بتایا ہے۔ عبداللہ بن سلام بولے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا، ہاں، عبداللہ بن سلام نے کہا کہ وہ تو یہودیوں کے دشمن ہیں۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت کی (من كان عدوا لجبرائيل فانه نزله علىٰ قلبك) اور ان کے سوالات کے جواب میں فرمایا، قیامت کی سب سے پہلی نشانی ایک آگ ہوگی جو انسانوں کو مشرق سے مغرب کی طرف جمع کر لائے گی۔ اہل جنت کی دعوت میں جو کھانا سب سے پہلے پیش کیا جائے گا وہ مچھلی کے جگر کا بڑھا ہوا حصہ ہوگا اور جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرد کا پانی عورت کے پانی پر غلبہ کر جاتا ہے تو بچہ باپ کی شکل پر ہوتا ہے اور جب عورت کا پانی مرد کے پانی پر غلبہ کر جاتا ہے تو بچہ ماں کی شکل پر ہوتا ہے۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بول اٹھے میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ (پھر عرض کیا) یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہودی بڑی بہتان باز قوم ہے، اگر اس سے پہلے کہ آپ میرے متعلق ان سے کچھ پوچھیں، انہیں میرے اسلام کا پتہ چل گیا تو مجھ پر بہتان تراشیاں شروع کر دیں گے۔ بعد میں جب یہودی آئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا، عبداللہ تمہارے یہاں کیسے آدمی سمجھے جاتے ہیں؟ وہ کہنے لگے، ہم میں سب سے بہتر اور ہم میں سب سے بہتر کے بیٹے! ہمارے سردار اور ہمارے سردار کے بیٹے ہیں۔ آپ نے فرمایا، اگر وہ اسلام لے آئیں پھر تمہارا کیا خیال ہوگا؟ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ اس سے انہیں پناہ میں رکھے۔ اتنے میں عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے ظاہر ہو کر کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے سچے رسول ہیں اب وہی یہودی ان کے بارے میں کہنے لگے کہ یہ ہم میں سب سے بدتر ہے اور سب سے بدتر شخص کا بیٹا ہے اور ان کی توہین شروع کر دی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا، یارسول اللہ! یہی وہ چیز تھی جس سے میں ڈرتا تھا۔''

صحیح بخاری، التفسیر (٤٤٨٠)

بکری جنتی جانور ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«إِنَّ الْغَنَمَ مِنْ دَوَابِّ الْجَنَّةِ فَامْسَحُوا رُغَامَهَا وَصَلُّوا فِي مَرَابِضِهَا»

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”بکری جنت کے جانوروں میں سے ہے (اس کے باڑے سے)اس کا بول وبراز صاف کرواوراس میں نماز پڑھ لو۔“

الصحيحة (١١٢٨)

حضرت عبدہ بن حزن رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اونٹوں اور بکریوں والے لوگوں نے باہمی فخر کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا اس حال میں کہ وہ بکریاں چراتے تھے۔ابراہیم کو مبعوث کیا گیا اس حال میں کہ وہ بکریاں چراتے تھے۔اور مجھے مبعوث کیا گیا اس حال میں کہ میں بھی اپنے گھر والوں کے لیے اجیاد نامی جگہ میں بکریاں چراتا تھا۔“

صحيح الأدب المفرد ص ٤٤٨۔

وادی بطحان جنت کی وادیوں میں سے ہے

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بُطْحَانُ عَلَى بِرْكَةٍ مِنْ بُرَكِ الْجَنَّةِ» .

”بطحان جنت کے تالابوں میں سے ایک تالاب ہے۔“

الصحيحة: ٧٦٩ ۔

جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ عنہ نے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ غزوہ خندق کے دن کفار کو برا بھلا کہتے ہوئے آئے اور عرض کرنے لگے کہ

((يَا رَسُولَ اللَّهِ ، مَا صَلَّيْتُ العَصْرَ حَتَّى كَادَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغِيبَ ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا وَاللَّهِ مَا صَلَّيْتُهَا بَعْدُ قَالَ فَنَزَلَ إِلَى بُطْحَانَ ، فَتَوَضَّأَ وَصَلَّى العَصْرَ بَعْدَ مَا غَابَتِ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلَّى المَغْرِبَ بَعْدَهَا))

”یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! سورج ڈوبنے ہی کو ہے اور میں نے تو اب تک عصر کی نماز نہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پڑھی، اس پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا میں نے بھی ابھی تک نہیں پڑھی انہوں نے بیان کیا کہ پھر آپ بطحان کی طرف گئے (جو مدینہ میں ایک میدان تھا) اور وضو کر کے آپ نے وہاں سورج غروب ہونے کے بعد عصر کی نماز پڑھی، پھر اس کے بعد نماز مغرب پڑھی۔''

صحیح بخاری، الجمعة (٩٤٥)

نہر نیل وفرات

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«سَيْحَانُ وَجَيْحَانُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيلُ كُلٌّ مِنْ أَنْهَارِ الْجَنَّةِ»

''سیحان، جیحان، فرات اور نیل جنت کی نہروں میں سے ہیں۔''

صحيح مسلم، الجنة وصفة نعيمها، باب ما جاء في الدنيا من أنهار الجنة (٢٨٣٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھجور جنتی پھل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ﴾ (الرحمن: ٦٨)

’’ان میں میوے اور کھجوریں اور انار ہیں۔‘‘

تمہیدی کلمات:

جنت میں ہر قسم کے پھلوں والے درخت ہوں گے جو ہمیشہ سرسبز رہیں گے جن کے سائے بہت طویل حتی کہ گھڑسوار سو سال سواری کرے رب بھی ان کے سائے ختم نہ ہوں گے جنتی ہر درخت کے تنے سونے کے ہوں گے ان پھل دار درخت میں ایک درخت کھجور کا بھی ہے جو اللہ تعالیٰ مومن بندے کو جنت میں عطا فرمائے گا اور بعض کھجور کے درخت جنت میں تو اس کے دنیا میں سبحان اللہ کہنے سے لگے ہوں گے ان کا بھی اسے مالک بنایا جائے گا اس جنتی درخت اور پھل کو اللہ تعالیٰ نے مختلف رنگوں اور شکلوں میں عطا فرمایا ہے اگرچہ دنیا اور آخرت یعنی جنت کے پھلوں کی مماثلت ممکن نہیں لیکن یہ بات درست ہے کہ یہ جنتی پودا اور پھل ہے جسے اللہ تعالیٰ نے ہمیں دنیا میں عطا کر رکھا ہے آج کے خطبہ میں ہم اسی جنتی پھل پر بات کریں گے۔ ان شاء اللہ

جنتی پھل

جنت میں مختلف قسم کے پھل ہیں چند کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے ارشاد ہوتا ہے:

﴿إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا * حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا﴾. (النبأ: ٣١-٣٢)

’’بیشک پرہیزگاروں کے لئے کامیابی ہے۔ (یعنی) باغ اور انگور۔‘‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ ۞ فِیۡ سِدۡرٍ مَّخۡضُوۡدٍ ۞ وَّطَلۡحٍ مَّنۡضُوۡدٍ ۞ وَّظِلٍّ مَّمۡدُوۡدٍ ۞ وَّمَآءٍ مَّسۡکُوۡبٍ ۞ وَّفَاکِہَۃٍ کَثِیۡرَۃٍ﴾ . (الواقعة: ٢٧-٣٢)

''اور داہنے ہاتھ والے (سبحان اللہ) داہنے ہاتھ والے کیا (ہی عیش میں) ہیں۔ (یعنی) بے خار کی بیریوں میں۔ اور تہ بتہ کیلوں۔ اور لمبے لمبے سایوں۔ اور پانی کے جھرنوں۔ اور میوہائے کثیرہ (کے باغوں) میں۔''

ایک دفعہ ایک دیہاتی نے سوال کیا اے اللہ کے رسول! جنت میں انگور کے گچھے کتنے بڑے ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اگر چتکبرا کوا ایک مہینے تک اڑتا رہے جو نہ تھکے (تو وہ اس کا احاطہ نہ کر سکے)۔

صحیح الترغیب والترھیب :٣٧٢٩، احمد : ٤/ ١٨٣ ، صحیح

کھجور جنتی تحفہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لَیْسَ فِی الْأَرْضِ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَّا ثَلَاثَةُ أَشْیَاءَ غَرْسُ الْعَجْوَةِ وَأَوَاقٌ تَنْزِلُ فِی الْفُرَاتِ كُلَّ يَوْمٍ مِنْ بَرَكَةِ الْجَنَّةِ وَالْحَجَرُ» .

''زمین میں تین چیزیں جنت سے ہیں عجوہ کھجور کا درخت، نہر فرات میں ہر روز جنت کی برکت سے کچھ اوقیے (پیمانہ) نازل ہوتے ہیں اور حجر اسود۔''

تاریخ بغداد :١/ ٥٥ صححة الألبانی

سحری اور افطاری میں کھجور کا استعمال سنت نبوی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

((نِعْمَ سَحُورُ الْمُؤْمِنِ التَّمْرُ))

''مومن کے لیے سحری کا بہترین کھانا کھجور ہے''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابو داؤد ، الصوم ، باب من سمی السحور الغداء(۲۳٤٥) وصحیح ترغیب(۱۰۷۲)والبیهقی فی الکبریٰ(٤/ ۲۳٦)

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم میں سے جو شخص روزہ افطار کرے تو اسے چاہیئے کہ وہ کھجور سے افطار کرے کیونکہ کھجور باعث برکت ہے اور اگر کوئی شخص کھجور نہ پائے تو پانی سے افطار کرے کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے"

سنن ابی داؤد ، الصیام ، باب مایفطر علیہ(۲۳٥٦)و احمد(۳/ ۱٦٤) وترمذی (۹٦۹)

کھجور اور پانی سے افطار کرنے کا حکم استحباب کے طور پر ہے اور کھجور سے افطار کرنے میں بظاہر حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ اس وقت معدہ خالی ہوتا ہے اور کھانے کی خواہش پوری طرح ہوتی تو اس صورت میں جو چیز کھائی جاتی ہے اسے معدہ اچھی طرح قبول کرتا ہے لہٰذا ایسی حالت میں جب شیرینی معدہ میں پہنچتی ہے تو بدن کو بہت زیادہ فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ شیرینی کی یہ خاصیت ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے قوائے جسمانی میں قوت جلدی سرایت کرتی ہے خصوصا قوت باصرہ کو شیرینی سے بہت فائدہ پہنچتا ہے اور چونکہ عرب میں شیرینی اکثر کھجور ہی کی ہوتی ہے اور اہل عرب کے مزاج اس سے بہت زیادہ مانوس ہیں اس لیے کھجور سے افطار کرنے کے لیے فرمایا گیا کھجور نہ پانے کی صورت میں پانی سے افطار کرنے کے لیے فرمایا گیا ہے کیونکہ یہ ظاہر و باطنی طہارت و پاکیزگی کے لیے فال نیک ہے۔

نیز تازہ کھجور، چھوہارہ یا پانی سے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کے روزہ افطار کرنے میں بہت حکمت مضمر ہے اسلئے کہ روزہ کی وجہ سے معدہ غذا سے خالی ہوتا ہے جگر کے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہوتی کہ جسے وہ جذب کرکے جسم کو طاقت فراہم کرسکے جب اس حالت میں کھجور استعمال کی جائے تو جگر کی طرف جلد سرایت کرجاتی ہے جس سے جسم کو کافی زیادہ طاقت ملتی ہے اور پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پینے سے معدہ کی لیٹ اور گرمی کنٹرول ہو جاتی ہے۔

کھجور کا استعمال

عبداللہ بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ککڑی کھجور کیساتھ کھا رہے ہیں۔

بخاری ، الاطعمة ، باب القثاء بالرطب (٤٨٨٩) مسلم شریف ، کتاب الاشربة ، باب اكل القثاء بالرطب (٢٠٤٣)

ایک مرفوع حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا: جس گھر میں چھوہارے (خشک کھجور) نہ ہوں اس گھر کے لوگ بھوکے ہیں۔ صحیح مسلم (٢٠٤٦)

آپ ﷺ نے کھجور یا چھوہارے کو مختلف اغذیہ کیساتھ بھی کھایا ہے جیسے کہ مندرجہ ذیل میں حدیث کے الفاظ ہیں کہ:

آپ ﷺ نے چھوہارے کو پنیر کیساتھ اور روٹی کیساتھ ملا کر بھی کھایا ہے اور اسی طرح بلا کسی چیز کے صرف چھوہارے کا کھانا بھی ثابت ہے۔

سنن ابو داؤد (٣٢٥٩) ترمذی (١٥٣١)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: "رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے دن کھجوریں تناول فرما کر عید پڑھنے کیلئے نکلتے تھے۔" صحیح بخاری ، العیدین (٩٥٣)

کھجور اور بندہ مؤمن میں مماثلت

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ صمغ کھجور (درخت کھجور کے تنے کا اندرونی نرم حصہ/گوند کھجور) آپ ﷺ کے پاس لایا گیا آپ نے فرمایا درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے جو مسلمان آدمی کیطرح ہے جس پر خزاں کبھی نہیں آتی اور اس کے پتے کبھی جھڑ کر نہیں گرتے۔

بخاری ، الاطعمه ، باب اكل الجمماد (٩/ ٤٩٢) مسلم ، صفات المنافقين ، باب مثل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النخلة(۲۸۱۱)

مذکورہ حدیث میں بیان کردہ صمغ کھجور زخموں کو مندمل کرتا ہے، بہتے ہوئے خون کو روکتا ہے، دستوں کیلئے مفید ہے۔اس کے درخت کا ہر حصہ مفید ہے اسی وجہ سے رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے اسے مومن مسلمان کے ساتھ تشبیہ دی یعنی اس میں نفع اور خیر ہے۔

قیامت کے دن ردی کھجوریں کھانے والا شخص

سیدنا عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپ کے ہاتھوں میں عصا تھا اور کسی آدمی نے ردی قسم کی خشک سی کھجوروں کا ایک کھچا لٹکا دیا تھا، آپ نے اپنی لاٹھی سے اس گھچے میں ٹھوکا دیا اور فرمایا یہ صدقہ کرنے والا اس سے عمدہ بھی صدقہ کرسکتا تھا اور فرمایا:

((اِنَّ رَبَّ هَذِهِ الصَّدَقَةِ يَأْكُلُ الْحَشَفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

”یہ صدقہ کرنے والا شخص قیامت کے روز دری کھجوریں ہی کھائے گا۔“

سنن النسائی :۲۴۹۳، سنن ابی ماجة :۱۸۲۱ ابن خزیمه (۲۴٦۷)امام ابن حبان (٦۷۷٤)و حاکم (٤/ ٤۲٥)(فتح الباری :٤/ ۱۰۸) صحیح

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کھجوروں میں برکت

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لئے ان میں برکت کی دعا فرمائیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کھجوروں کو اکٹھا کر کے برکت کی دعا فرمائی اور ان سے کہا:

”ان کھجوروں کو لے کر اپنے توشہ دان (تھیلی) میں ڈال لو،اس میں سے جب بھی کھجوریں لینا چاہو تو ہاتھ ڈال کر نکال لینا اور انھیں (ساری باہر نکال) نہ بکھیرنا۔“

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کھجوروں میں سے اتنے اتنے وسق (ایک وسق تقریبا ۱۵۰ کلو) اللہ کے راستے میں خرچ کئے۔ہم ان میں سے کھاتے بھی تھے اور کھلاتے بھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ یہ توشہ دان ہروقت میری کمر سے بندھا رہتا تھا حتیٰ کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ شہید ہو گئے تو یہ پھٹ (کر گم ہو) گیا۔

سنن الترمذی (۳۸۳۹) حسن، وصححه ابن حبان، الاحسان (٦٤٩٨)

جابر کی کھجوروں میں برکت

جنگ اُحد میں آپ رضی اللہ عنہ کے والد گرامی شہید ہو گئے۔ نو بہنیں تھیں اور کافی قرض بھی چھوڑ گئے تھے۔ جابر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر ہو کر عرض کی کہ والد نے اپنے اوپر قرض چھوڑا ہے اور میرے پاس سوائے چند کھجوروں کے ادا کرنے کا کچھ اور سامان نہیں ہے۔ صرف کھجوروں کی پیداوار سے یہ قرض ادا نہیں ہو سکتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتھ نخلستان میں تشریف لے چلیے تاکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادب سے قرض دار مجھ پر سختی نہ کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ تشریف لائے اور کھجوروں کا جو ڈھیر لگا ہوا تھا اس کے گرد چکر لگا کر دُعا کی اور اسی پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اپنے اپنے قرض لیتے جاؤ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دُعا کی تاثیر سے ان کھجوروں میں یہ برکت ہوئی کہ تمام قرض ادا ہو گیا اور جس قدر کھجوریں قرض داروں کو دی گئی تھیں اتنی ہی بچ رہیں۔ صحیح بخاری، المناقب، باب علامات النبوة (۳۵۸۰).

کھجوروں کا چور پکڑا گیا

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے صدقہ فطر کی حفاظت پر مقرر فرمایا: پھر ایک شخص آیا اور دونوں ہاتھوں سے کھجوریں سمیٹنے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ میں تجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کروں گا، اس پر اس نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں بہت محتاج ہوں۔ میرے بال بچے ہیں اور میں سخت ضرورت مند ہوں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا اس کے اظہار معذرت پر میں اسے چھوڑ دیا، صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے پوچھا، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کہا کیا تھا؟ میں نے کہا یا رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ اس نے سخت ضرورت اور بال بچوں کو رونا رویا' اس لئے مجھے اس پر رحم آ گیا، اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔

آپ نے فرمایا کہ وہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے، ابھی وہ پھر آئے گا، رسول اللہ ﷺ کے فرمانے کی وجہ سے مجھ کو یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا۔ اس لئے میں اس کی تاک میں لگا رہا، اور جب وہ دوسری رات آ کے پھر پھر غلہ اٹھانے لگا، تو میں نے اسے پھر پکڑا اور کہا کہ تجھے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر کروں گا۔ لیکن اب بھی اس کی وہی التجا تھی کہ مجھے چھوڑ دے، میں محتاج ہوں، بال بچوں کا بوجھ میرے سر پر ہے۔ اب میں کبھی نہیں آؤں گا، مجھے رحم آ گیا، اس لیے اسے چھوڑ دیا آپ نے اس مرتبہ بھی یہی فرمایا: کہ تم سے جھوٹ بول کر گیا ہے، اور وہ پھر آئے گا، تیسری مرتبہ پھر میں اس کے انتظار میں تھا کہ اس نے پھر تیسری رات آ کر غلہ اٹھانا شروع کیا، تو میں نے اسے پکڑ لیا، اور کہا کہ تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پہنچانا اب ضروری ہو گیا ہے۔ یہ تیسرا موقع ہے، ہر مرتبہ تم یقین دلاتے رہے کہ پھر نہیں آؤ گے، لیکن تم باز نہیں آئے اس نے کہا کہ اس مرتبہ مجھے چھوڑ دے تو میں تمہیں ایسے چند کلمات سکھا دوں گا جس سے اللہ تعالی تمہیں فائدہ پہنچائے گا، میں نے پوچھا، وہ کلمات کیا ہیں؟ اس نے کہا، جب تم اپنے بستر پر لیٹنے لگو تو آیۃ الکرسی ﴿الله لا اله الا هو الحی القیوم﴾ پوری پڑھ لیا کرو، ایک نگران فرشتہ اللہ تعالی کی طرف سے برابر تمہاری حفاظت کرتا رہے گا۔ اور صبح تک شیطان تمہارے پاس نہیں آ سکے گا، اس مرتبہ بھی پھر میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول کریم نے دریافت فرمایا: گزشتہ رات تمہارے قیدی نے کیا معاملہ کیا؟ میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ اس نے مجھے چند کلمات سکھائے اور یقین دلایا کہ اللہ تعالی مجھے اس سے فائدہ پہنچائے گا، اس لئے میں نے اسے چھوڑ دیا، آپ نے دریافت کیا وہ کلمات کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ اس نے بتایا تھا کہ جب بستر پر لیٹو تو آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرو' اس نے مجھ سے یہ بھی کہا کہ اللہ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طرف سے تم پر ایک نگران فرشتہ مقرر رہے گا، اور صبح تک شیطان تمہارے قریب بھی نہ آ سکے گا، صحابہ رضی اللہ عنہم خیر کو سب سے آگے بڑھ کر لینے والے تھے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کہ اگر چہ وہ جھوٹا تھا، لیکن تم سے یہ بات سچ کہہ گیا ہے، اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا معاملہ کس سے تھا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شیطان تھا۔"

صحیح بخاری، الوکالة، باب اذا وکل رجلا(۲۳۱۱، ۳۲۷۵، ۵۰۱۰)

سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی کھجوروں کا چور

ابوالاسود ظالم بن عمرو الدؤلی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سیدنا معاذ بن جبل سے کہا: آپ مجھے وہ قصہ بیان کریں، جب آپ نے شیطان کو پکڑ لیا تھا، انہوں نے بتایا: مجھے رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں کے صدقہ کی حفاظت پر متعین کیا، کھوریں کمرے میں پڑی تھیں، مجھے محسوس ہوا کہ وہ کم ہو رہی ہیں، میں نے آپ ﷺ کو آگاہ کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کھجوریں شیطان لے جاتا ہے، ایک دن میں کمرے میں داخل ہوا اور دروازہ بند کر لیا: اندھیرا اس قدر شدید تھا کہ اس نے دروازے کو ڈھانپ لیا، شیطان نے ایک صورت اختیار کی، پھر دوسری صورت اختیار کی وہ دروازے کے شگاف سے اندر گھس آیا، میں نے بھی لنگوٹ کس لیا، اس نے کھجوریں کھانا شروع کر دیں، میں نے جھپٹ کر اسے دبوچ لیا، میں نے کہا: اے اللہ کے دشمن (تو کیا کر رہا ہے؟) اس نے کہا: مجھے جانے دو میں بوڑھا ہوں اور کثیر الاولاد ہوں، میرا تعلق نصیبین (بستی کا نام) کے جنوں سے ہے، تمہارے صاحب محمد ﷺ کی بعثت سے پہلے ہم بھی اس بستی کے باسی تھے، جب آپ ﷺ مبعوث ہوئے تو ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا۔ (خدارا) مجھے چھوڑ دیں، میں دوبارہ کبھی نہیں آؤں گا، میں نے اسے چھوڑ دیا، جبرئیل علیہ السلام نے آ کر سارا معاملہ رسول اکرم ﷺ کو بتا دیا، آپ ﷺ نے صبح کی نماز ادا کی، آپ ﷺ کی طرف چلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

،رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: آپ کے قیدی کا کیا معاملہ ہے؟ میں نے آپ ﷺ کا سارا معاملہ بیان کیا، آپ ﷺ نے فرمایا: وہ عنقریب دوبارہ ضرور آئے گا، آپ بھی دوبارہ جائیں، میں نے کمرے میں داخل ہوکر دروازہ بند کر دیا، شیطان آیا، دروازے کے شگاف سے اندر گھسا اور کھجوریں کھانا شروع کر دیں، میں نے اس کے ساتھ وہی معاملہ کیا جو پہلے کیا تھا، میں نے کہا : اے اللہ کے دشمن! تو نے تو آئندہ کبھی نہ آنے کا وعدہ کیا تھا (لیکن پھر آ گیا) اس نے کہا: میں آئندہ کبھی نہیں آؤں گا، اس کی دلیل یہ ہے کہ جب کوئی تم میں سورۃ البقرۃ کی آخری آیات نہیں پڑھے گا تو ہم میں سے کوئی ایک اس رات اس کے گھر میں داخل ہو جائے گا۔

(المستدرك على الصحيحين للحاكم :١/ ٥٦٣، دلائل النبوة للبيهقي :٧/ ١٠٩، سنده حسن

کھجوریں پھینک دیں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب مشرک قریب آ گئے تو آپ ﷺ نے (مجاہدین کو ترغیب دیتے ہوئے) فرمایا:

((قُوْمُوْا اِلٰی جَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ))

''(مجاہدو!) لپکو ایسی جنت کی جانب کہ جس کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر کہ ساتوں آسمان اور زمین ہے۔''

(یہ سنتے ہی) عمیر بن حمام انصاری رضی اللہ عنہ کہنے لگے: ''اے اللہ کے رسول ﷺ! ایسی جنت کہ جس کی چوڑائی ہی آسمانوں اور زمین کی چوڑائی کے برابر ہے؟'' آپ ﷺ نے جواب دیا: بالکل! حضرت عمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: بخ، بخ! یعنی واہ واہ!......کیا بات ہے۔''

یہ سن کر آپ ﷺ نے حضرت عمیر رضی اللہ عنہ سے کہا: بخ بخ کس وجہ سے کہا ہے؟ جناب عمیر رضی اللہ عنہ کہنے لگے: اے اللہ کے رسول ﷺ! اللہ کی قسم! اس کے علاوہ کچھ نہیں، بس خواہش ہے تو یہی کہ میں اس جنت کے رہنے والوں میں شامل ہو جاؤں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((فَاِنَّكَ مِنْ اَهْلِهَا))

''تو اس جنت کے باسیوں میں سے ہے۔''

اب حضرت عمیر رضی اللہ عنہ نے اپنی تھیلی میں سے کھجوروں کو نکالا اور کھانے لگے پھر (جنت کا خیال آ گیا تو) کہنے لگے:

((لَئِنْ اَنَا حَيِيْتُ حَتّٰى اٰكُلَ تَمَرَاتِيْ هٰذِهٖ اِنَّهَا لَحَيٰوةٌ طَوِيْلَةٌ))

''اگر ان کھجوروں کو کھانے تک میں زندہ رہا تو یہ زندگی تو بڑی لمبی زندگی ہے۔''

پھر ان کے پاس جو کھجوریں تھیں انہیں پھینک دیا اور قتال کرنے لگے حتی کہ شہید ہو گئے۔

مسلم، الامارة، باب ثبوت الجنة للشهيد (١٩٠١)۔ مسند احمد: ٢/ ١٣٦، ١٣٧ (ح:١٢٤٠٧) صحيح

تسبیح پڑھنے سے جنت میں کھجور کا درخت لگا جاتا ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ غُرِسَتْ لَهٗ نَخْلَةٌ فِي الْجَنَّةِ».

''جو شخص سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَ بِحَمْدِهٖ کہے تو اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگ جاتا ہے۔''

الصحيحة (٦٤) هداية الرواة (٢٢٤٤) الترمذى، الدعوات، باب ما جاء فى فضل التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد (٣٤٦٤) وصحيح ابن حبان (٨٢٤)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَقِيْتُ إِبْرَاهِيْمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِيْ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَقْرِءْ أُمَّتَكَ مِنِّي السَّلَامَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ الْجَنَّةَ طَيِّبَةُ التُّرْبَةِ عَذْبَةُ الْمَاءِ وَأَنَّهَا قِيْعَانٌ وَأَنَّ غِرَاسَهَا سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَكْبَرُ» .

''جس رات مجھے سیر کرائی گئی (یعنی معراج کی رات) میری ملاقات ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی۔ انھوں نے کہا اے محمد! آپ میری جانب اپنی امت کو سلام پہنچا دیں اور انھیں بتائیں کہ جنت کی مٹی خوشبودار ہے اور پانی میٹھا ہے اور جنت چٹیل میدان ہے اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کہنے سے اس میں درخت لگتے ہیں۔''

صحيح الترغيب ، الذكر والدعاء ، باب الترغيب فى التسبيح (١٥٥٠)، و الصحيحة (١٠٥) و الترمذى (٣٤٦٢)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ غُرِسَ لَهُ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ شَجَرَةٌ فِى الْجَنَّةِ» .

''جس شخص نے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ کے کلمات کہے تو ان میں سے ہر کلمے کے بدلے اس کے لیے جنت میں ایک درخت لگ جائے گا۔''

صحيح الترغيب ، الذكر والدعاء ، باب الترغيب فى التسبيح والتكبير والتهليل والتحميد ، (١٥٥١) حسن لغيره

اک بچے کی کھجور کی کہانی

یثرب کی بستی، کھجوروں کی بستی، اب نبی کریم ﷺ کی آمد کے بعد مدینۃ النبی کہلاتی تھی ، اس میں ہر طرف مختلف باغات تھے، ایک دوسرے سے ملے ہوئے، ان کے مختلف مالکان تھے ، انہی باغات میں ایک یتیم بچے کا باغ بھی تھا، اس کے ساتھ ایک دوسرے آدمی کا باغ بھی تھا ، کھجوروں کے درخت اس طرح آپس میں ملے ہوئے تھے کہ آندھی اور بارش میں کھجوریں نیچے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گر پڑتیں تو پھر تمیز کرنا مشکل ہو جاتی کہ یہ کس درخت سے گری ہیں۔ یتیم نے سوچا کہ کیوں نہ میں دیوار سے اپنے باغ کو علیحدہ کر لوں، تاکہ ملکیت واضح ہو جائے، کسی قسم کا تنازع اور جھگڑا نہ کھڑا ہو۔ چنانچہ اس نے دیوار بنانا شروع کی، جب اس نے دیوار بنانا شروع کی تو اس کے ہمسائے کی کھجور کا درا کت درمیان میں حائل ہو گیا، دیوار سیدھی اس صورت میں ہوتی تھی جب اس کو یہ درخت مل جاتا۔

وہ یتیم بچہ اپنے ہمسائے کے پاس گیا اور کہا کہ آپ کے باغ میں بہت ساری کھجوریں ہیں، میں دیوار بنا رہا ہوں آپ کی ملکیت کی ایک کھجور راستے میں رکاوٹ بن رہی ہے، یہ کھجور مجھے دے دیں تو میری دیوار سیدھی ہو جائے گی، اس شخص نے انکار کر دیا۔ اس بچے نے کہا کہ اچھا آپ مجھ سے اس کی قیمت لے لیں، تاکہ میں اپنی دیوار سیدھی کر لوں۔ اس نے کہا کہ میں اسے بیچنے پر بھی تیار نہیں۔ یتیم نے خوب اصرار کیا، ہمسائیگی کا واسطہ دیا، مگر اس پر دنیا سوار تھی، نہ یتیمی کا لحاظ نہ ہمسائیگی کا پاس۔ یتیم نے کہا کہ دیکھیں کیا میں اپنی دیوار نہ بناؤں، اس کو سیدھا نہ کروں۔ ہمسائے نے کہا: یہ تمہارا معاملہ ہے، تم جانو تمہارا کام جانے! تمہاری دیوار سیدھی رہے یا ٹیڑھی، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، مگر میں کھجور کو فروخت کرنے کے لیے تیار نہیں ہوں یتیم جب اس سے مکمل مایوس ہو گیا تو خیال آیا کہ ایک ایسی شخصیت ہیں اگر وہ سفارش کر دیں تو میرا کام بن سکتا ہے۔ دل میں خیال آتے ہی قدم مسجدِ نبوی کی جانب اٹھ گئے

یہ قصہ باعثِ تعجب ہے کہ آپ ﷺ کے صحابہ کو آپ ﷺ سے کس قدر محبت تھی اور آپ کے الفاظ کا کس قدر پاس تھا۔ وہ یتیم بچہ جب مسجدِ نبوی میں آیا تو سیدھا اللہ کے رسول ﷺ کے پاس پہنچا، عرض کیا: یارسول اللہ! میرا باغ فلاں آدمی کے باغ سے ملا ہوا ہے، میں ان کے درمیان دیوار بنا رہا ہوں، مگر دیوار اس وقت تک سیدھی نہیں بنتی جب تک راستے میں آنے والی ایک کھجور میری ملکیت نہ بن جائے، میں نے اس کے مالک سے عرض کیا کہ وہ مجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فروخت کر دے، میں نے اس کی منت سماجت بھی کی ،مگر اس نے نکار کر دیا ہے،اللہ کے رسول ﷺ! میری اس سے سفارش کر دیں کہ وہ مجھے کھجور دے دے! آپ ﷺ نے اس کی طرف دیکھا اور فرمایا: تمہارا باغ اس یتیم کے باغ سے ملا ہوا ہے، یہ یتیم بچہ دیوار بنا کر اپنے باغ کو تمہارے باغ سے علیحدہ کرنا چاہتا ہے،تمہاری ایک کھجور اس کی راہ میں رکاوٹ ہے،تم ایسا کرو کہ اپنے بھائی کو یہ کھجور دے دو!اس نے کہا: نہیں ۔آپ نے پھر فرمایا: اپنے بھائی کو کھجور دے دو اور میں تمہیں جنت میں کھجور کی ضمانت دیتا ہوں ۔اس شخص نے اتنی بڑی پیشکش سننے کے باوجود کہا: نہیں ، میں کھجور نہیں دے سکتا۔آپ ﷺ اب خاموش ہو گئے ،اس سے زیادہ کچھ کہنا آپ ﷺ نے مناسب نہ جانا!

حضرات صحابہ خاموشی سے ساری گفتگو سن رہے تھے،حاضرین مجلس میں حضرت ابو دحداحؓ بھی تشریف فرما تھے۔مدینے میں ان کا بڑا خوبصورت باغ تھا،۶۰۰ کھجور کے درختوں پر مشتمل باغ اپنے پھل کے سبب بڑا مشہور تھا۔اس باغ کی کھجوریں اعلیٰ قسم کی شمار ہوتی تھیں ،منڈی میں ان کی بڑی شہرت تھی۔مدینے کے بڑے بڑے تاجر اس بات کی حسرت اور خواہش کرتے تھے کہ کاش ! یہ باغ ان کی ملکیت ہوتا۔ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے اس باغ کے وسط میں اپنا خوبصورت سا گھر تعمیر کر رکھا تھا، بیوی اور بچوں کے ساتھ وہیں رہائش پذیر تھے، میٹھے پانی کے کنویں نے اس باغ کی اہمیت کو اور زیادہ بڑھا دیا تھا۔ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے جب اللہ کے رسول ﷺ کی پیش کش کو سنا تو دل میں خیال آیا کہ اس دنیا کا کیا ہے؟ آج نہیں تو کل مرنا ہے ،اور پھر ہمیشہ کی زندگی ،عیش و آرام یا دکھ و آلام کی زندگی ۔اگر جنت میں ایک کھجور مجھے بھی مل جائے تو کیا کہنے ! آگے بڑھے اور کہا: اللہ کے رسول ﷺ! یہ جو پیش کش آپ نے کی ہے ،صرف اسی شخص کے لیے ہے یا اگر میں اس آدمی سے اس کھجور کو خرید کر اس یتیم بچے کو دے دوں تو مجھے بھی جنت میں کھجور ملے گی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں تمہارے لیے بھی جنت میں کھجور کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضمانت ہے۔اب ابو دحداح رضی اللہ عنہ سوچنے لگے کہ ایسی کون سی چیز ہے جو میں اس شخص کو دے کر اس سے وہ کھجوریں خرید لوں ،اور پھر اس یتیم کو دے دوں ۔پھر اچانک ہی ایک عجیب فیصلہ کیا ،اس آدمی سے مخاطب ہوئے ،کہا: سنو !تم میرے باغ سے واقف ہو جس میں میرے ۶۰۰ کھجوروں کے درخت، گھر اور کنواں ہے۔اس نے کہا: مدینے میں کون ہوگا جو اس باغ کو نہ جانتا ہو! کہا: تم ایسا کرو کہ میرا سارا باغ اس ایک کھجور کے بدلے میں لے لو۔اس آدمی کو اپنے کانوں پر اعتبار نہ آیا،اس نے مڑ کر ابو دحداح رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا، پھر لوگوں کی طرف دیکھ کر گویا ہوا: سن رہے ہو،ابو دحداح کیا کہہ رہا ہے ؟ابو دحداح رضی اللہ عنہ نے پھر اپنی بات کو دہرایا ،لوگوں کو اس پر گواہ بنایا، چنانچہ اس ایک کھجور کے بدلے میں اپنا سارا باغ ،کنواں اور گھر اس آدمی کے حوالے کر دیا۔ جب اس کھجور کے مالک بن گئے تو اس یتیم بچے سے کہا: آج کے بعد وہ کھجور تمہاری، میں نے تم کو تحفے مے دے دی،اب اپنی دیوار سیدھی بناؤ،اب تمہارے راستے میں کوئی رکاوٹ نہ ہوگی۔

اس کے بعد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کیا،عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا اب میں جنت میں کھجور کا مستحق ہو گیا ہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(كَمْ مِنْ عَذْقٍ رِدَاحٍ لأَبِي الدَّحْدَاحِ فِي الْجَنَّةِ)

”ابو دحداح کے لیے جنت میں کتنے ہی کھجوروں کے جھنڈ ہیں“(مسند احمد ۳/۱٤٦)

اس حدیث کے راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ ایک دو یا تین مرتبہ نہیں بلکہ خوشی کے ساتھ متعدد بار دہرائے ،حتیٰ کہ ابو دحداح رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہوئے ۔جنت میں باغات کی خوشخبری پانے کے بعد باغ کی طرف روانہ ہوئے۔دل میں خیال آیا کہ ذاتی کپڑے، کچھ ضروری اغراض کی اشیاء تو وہاں سے لیتا آؤں۔ باغ کے دروازے پر آئے ،اندر سے بچوں کی آوازیں سنائے دیں، بیوی گھریلو کام کاج میں مصروف، بچے کھیل رہے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خیال آیا کہ اندر جا کر بیوی کو خبر سناؤں، مگر پھر دروازے ہی پر رک گئے۔ آواز دی: اے ام دحداح!

ام دحداح نے بڑا تعجب کیا کہ آج ابودحداح باغ سے باہر دروازے پر کیوں رک گئے ہیں ، اندر کیوں نہیں آتے؟ دوبارہ آواز آئی: ام دحداح؟ جواب دیا: حاضر اے ابودحداح! فرمایا: اس باغ سے بچوں سمیت باہر نکل آؤ، میں نے اس کو فروخت کر دیا ہے۔ ام دحداح رضی اللہ عنہا نے کہا: آپ نے اس کو بیچ دیا ہے۔ کس کو فروخت کیا ہے، کون خریدار ہے، کتنے میں؟ فرمایا: میں نے اس کو جنت میں ایک کھجور کے بدلے میں فروخت کر دیا ہے۔ ام دحداح رضی اللہ عنہا نے کہا: اللہ اکبر! ربح البيع يا ابا الدحداح "آپ نے بڑا ہی منافع بخش سودا کیا ہے، اب باغ میں داخل نہ ہونا۔ بڑا ہی فائدہ مند سودا ہوا ہے، جنت میں ایک درخت، جس کے نیچے گھڑ سوار ستر برس چلتا رہے تو اس کا سایہ ختم نہ ہو۔ ام دحداح رضی اللہ عنہا نے بچوں کو پکڑا، ان کی جیبوں کو ٹٹولہ، جو کچھ ان میں تھا ان کو نکالا، کہا کہ اب یہ رب کا ہو گیا ہے ہمارا نہیں، اور خالی ہاتھ باغ سے باہر نکل آئیں۔

ابودحداح اور ام دحداح رضی اللہ عنہما کا یہ قدم، یہ کارنامہ کوئی معمولی نہیں، اللہ کے رسول ﷺ کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے اپنی سب سے قیمتی چیز کو رب کی راہ میں لٹا دیا۔ اپنے آباد گھر، باغ، کنویں کو چھوڑا اور ہمارے لیے مثالیں قائم کر گئے کہ اس کو کہتے ہیں حقیقی محبّ، محبّ صادق۔ اللہ کے رسول ﷺ سے محبت کرنے والے۔ ابودحداح اور ام دحداح رضی اللہ عنہما! تم پر اللہ کی رحمت کی بارش ہو، تم نے کتنی قربانی اور ایثار کا مظاہرہ کیا، بلا شبہ تمہارا یہ کارنامہ تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا گیا۔

آسمان سے کھجور گر پڑئیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور ثقہ عابد صلہ اشیم رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نہر تیری کی بستیوں میں سے کسی بستی میں نکلے ، میں سیلاب کے زمانہ میں اپنی سواری پر محو سفر تھا، چنانچہ میں ایک بن پر سفر کر رہا تھا، پس میں ایک دن چلا ور کھانے کو کوئی چیز نہیں مل رہی تھی ، مجھے بھوک بی بہت زیادہ لگی ہوئی تھی ، چنانچہ مجھے ایک موٹا اور قوی آدمی ملا جو اپنے کندھے پر کوئی چیز اٹھائے ہوئے تھا، تو میں نے کہا: اسے رکھ دے، اس نے رکھ دیا تو اچانک وہ روٹی تھی ، پس میں نے کہا: مجھے اس سے کھلا تو اس نے کہا : اگر آپ چاہیں تو ٹھیک ہے، لیکن اس میں خنزیر کی چربی ہے، جب اس نے یہ بات کہی تو میں نے اسے چھوڑ دیا اور آگے چل پڑا۔ پھر مجھے ایک دوسرا آدمی ملا، وہ اپنے کندگے پر کھانا اٹھائے ہوئے تھا، میں نے اسے کہا: مجھے اس سے کھلا تو اس نے کہا: میں نے یہ فلاں فلاں دن کا زادِراہ لیا ہوا ہے، اگر تو اس سے کوئی چیز لے لے گا تو مجھے تکلیف پہنچائے گا اور مجھے بھوکا رکھے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، پھر آگے چل پڑا تو اللہ کی قسم! بلا شبہ یقیناً میں چل رہا تھا کہ اچانک میں نے اپنے پیچھے پرندوں میں سے گرنے والے کی آواز کی مانند کسی گرنے والی چیز کی آواز سنی ، یعنی اس کے اڑنے کی آواز ، میں نے مڑ کر دیکھا تو اچانک سفید دوپٹے میں کوئی چیز لپیٹی ہوئی تھی ، چنانچہ میں سواری سے اتر کر اس کے پاس گیا تو اچانک وہ تازہ کھجوروں سے بھری ہوئی کھجور کے پتوں سے بنی ہوئی تھیلی تھی ، حالانکہ ان دنوں روئے زمین پر ایک بھی تازہ کھجور نہیں ملتی تھی ، چنانچہ میں نے اس سے کھایا اور اس سے زیادہ اچھی تازہ کھجوریں کبھی نہیں کھائی تھی اور پانی پیا ، پھر میں نے اس سے باقی ماندہ کھجوریں دوبارہ لپیٹ دیں اور کھائی ہوئی کھجوروں کی گٹھلیاں اپنے ساتھ لے لیں اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔

(الزهد للامام عبدالله بن المبارك :٧٦٥ ، حلية الأولياء :٢/ ٢٣٩ ، سنده حسن)

علامہ ذہبی رحمہ اللہ اس واقعہ کے بارہ میں فرماتے ہیں:

((فهذه كرامة ثابتة))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

"یہ کرامت جابت ہے" (سير أعلام النبلاء :٥/ ٢١)

کھجور کے بدلے اونٹ

سیدنا طارق بن عبداللہ المحاربی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب اسلام ظہور پذیر ہوا تو ہم اپنے علاقے سے نکلے اور مدینہ منورہ کے قریب ٹھہرے، ہمارے ساتھ ہمارے قبیلے کی ایک عورت بھی تھی، ایک دفعہ ہم بیٹھے ہوئے تھے کہ سفید لباس پہنے ہوئے ایک شخص نے ہمیں سلام کہنے کے بعد پوچھا: کہاں سے تشریف لائے ہو؟ ہم نے بتایا کہ ہم ربذہ مقام سے آئے ہیں، ہمارے پاس ایک اونٹ تھا، اس نے پوچھا کہ تم یہ اونٹ بیچو گے؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا تو اس نے کہا: کتنی قیمت ہے؟ ہم نے کہا: کھجور کے اتنے صاع کا بیچیں گے، اس نے ہم سے قیمت کی کمی کا مطالبہ کیا خیر اونٹ لے لیا اور بولا: میں نے یہ اونٹ خرید لیا ہے، اس کے بعد وہ مدینہ کی گھاٹیوں میں چھپ گیا، ہم ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے اور کہنے لگے کہ تم نے ایک اجنبی شخص کو اونٹ فروخت کر دیا ہے، ہمارے قافلے میں شامل ایک عورت نے کہا آپس میں ملامت نہ کرو، کیونکہ میں نے اس شخص کا چہرہ دیکھا ہے، یہ دھوکہ نہیں کرے گا، میں نے اس کے چہرے سے بڑھ کر کوئی چیز چودھویں رات کے چاند کے مشابہ نہیں دیکھی۔

وہ بیان کرتے ہیں کہ سہ پہر کے وقت ایک شخص نے ہمارے پاس آ کر سلام کہا اور بتایا: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد ہوں، آپ کا پیغام ہے کہ تم سیر ہو کر کھجوریں کھاؤ اور ماپ کر قیمت کا پورا حق وصول کرو۔ صحابی کہتے ہیں ہم نے سیر ہو کر کھجوریں کھائیں اور کھجوریں ماپ کی قیمت کا پورا حق وصل کیا۔ (سنن النسائي (٢٥٣٢)، صحيح ابن حبان (٦٥٦٢)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا کھجوروں کا باغ

سیدنا بریدہ بن الحُصَیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ یہودیوں کے غلام تھے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنے اتنے درہم پر خرید لیا اس شرط پر کہ وہ ان یہودیوں کے لیے کھجور کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پودے لگائیں گے اوران کے پھل دار ہونے تک ان میں کام کریں گے، چنانچہ آپ ﷺ نے ان کے لیے کھجوریں لگائیں، ایک پودے کے علاوہ جسے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا تھا۔

پھراس سال کھجوروں نے پھل دیے، لیکن ایک پودے نے پھل نہ دیا، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کہ اس کھجور کے درخت کو کیا ہوا ہے؟ تو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اسے میں نے بویا تھا، رسول اللہ ﷺ نے اسے اکھاڑا، پھر اپنے ہاتھ سے زمین میں لگا دیا تو اس سال اس نے بھی پھل دیا۔

(مسند احمد :٥/ ٣٥٤، سنده حسن)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچوں سے پیار کیجئے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَإِذْ نَجَّيْنَاكُم مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ يُذَبِّحُونَ أَبْنَاءَكُمْ وَيَسْتَحْيُونَ نِسَاءَكُمْ وَفِي ذَٰلِكُم بَلَاءٌ مِّن رَّبِّكُمْ عَظِيمٌ ، وَإِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ فَأَنجَيْنَاكُمْ وَأَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ﴾

''اور (ہمارے اُن احسانات کو یاد کرو) جب ہم نے تم کو فرعون سے مخلصی بخشی، وہ (لوگ) تمہیں بڑا دُکھ دیتے تھے تمہارے بیٹوں کو قتل کر ڈالتے تھے اور بیٹیوں کو زندہ رہنے دیتے تھے اور اس میں تمہارے رب کی طرف سے بڑی (سخت) آزمائش تھی ۔۴۹۔ اور جب ہم نے تمہارے لئے دریا کو پھاڑ دیا تو تمہیں نجات دی اور فرعون کی قوم کو غرق کر دیا اور تم دیکھ ہی تو رہے تھے۔'' (البقرة:٤٩ ، ٥٠)

تمہیدی کلمات

سب سے پہلے بچوں کے قتل کا گناہ اپنے سر لینے والا فرعون تھا۔اللہ تعالیٰ نے اسے دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا کر دیا اور یہ تا قیامت تک عبرت کا نشان بنا رہے گا۔۱۶دسمبر۲۰۱۴ء کو پشاور آرمی پبلک سکول پر اسلامی لبادہ اوڑھے چند دہشت گردوں نے معصوم بچوں پر خودکش حملہ کر دیا، جس سے ۱۳۳ کے تقریبا شہید اور سینکڑوں کی تعداد میں زخمی ہو گئے۔بچوں پر ظلم وستم کے واقعات پہلے بھی کوئی کم نہیں تھے۔مگر داستان ظلم میں اک اور اضافہ ہو گیا ننھے پھولوں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلیوں کو مسل کر نہ جانے یہ کون سی انسانیت کی معراج پار کرنا چاہتے ہیں آج کے خطبہ میں ہم بچوں کے قتل میں اسلامی نقطہ نظر اور ان کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا جائے پر بات کریں گے۔

جنگ میں بھی بچوں کے قتل کی ممانعت

غزوہ حنین میں ایک بچہ قتل ہو گیا ،رسول اللہ ﷺ کو خبر ملی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((مَا حَمَلَکُمْ عَلٰی قَتْلِ الذُّرِیَّةِ)) تم ن بچے کو کیوں قتل کیا؟ تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ وہ تو مشرکین میں سے تھا انہی کا بچہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم میں سے جو آج بہتر لوگ بنے ہوئے ہیں وہ مشرکوں ہی کی اولادیں ہیں؟ پھر مزید فرمایا:

((وَالَّذِیْ نَفْسِ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ مَامِنْ نَسْمَةٍ تُوْلَدُ اِلَّا عَلَی الْفِطْرَةِ ، حَتّٰی یُعْرِبَ عَنْهَا لِسَانُهَا))

''مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جو بھی جان جنم لیتی ہے وہ فطرت میری پیدا ہوتی ہے اور وہ اپنی فطرت (اسلام) پر ہی رہتی ہے جب تک کہ اس بچے کی زبان وہ کچھ بیان نہ کرنے لگے جو اس کے دل میں ہے۔''

(مصنف عبدالرزاق (۲۰۰۹۰) رجاله ثقات

ایک دوسری روایت میں آپ ﷺ نے فرمایا:

((لَا تَقْتُلُوْا وَلِیْدًا))

''کسی بچے کو قتل کرو۔''

(مسلم ، الجهاد والسير ، باب تأمير الامام --(۱۷۳۱)

مزید حدیث میں آتا ہے:

((فَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ النِّسَآءِ وَالصِّبْیَانِ))

''رسول اللہ a نے عورتوں او بچوں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری، الجهاد، باب قتل النساء فی الحرب (۳۰۱۵)

سیدنا رباح بن ربیع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''بچوں اور مزدوروں کو قتل نہ کرو۔''

صحیح ابی داود للالبانی، الجهاد، باب فی قتل النساء (۲۳۲٤)

بچے جنتی خادم

بچے خواہ مسلمان کے ہوں یا کافر کے کسی کو بھی تکلیف دینا، ناحق قتل کرنا درست نہیں بلکہ کافروں کے بچے تو جنتی خادم ہوں گے' حضرت انس رضی اللہ عنہ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُونَ (الدھر:۱۹) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مشرکین کے بچے جو بچپن میں دنیا سے چلے گئے:

((هُمْ خُدَّامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ))

وہ جنتی لوگوں کے خادم ہوں گے۔'' (الصحیحة)

اور مسلمانوں کے بچے جو بچپن میں فوت ہو گے یا شہید ہو گئے یا کسی ظلم وستم کا نشانہ بن کر جان دے بیٹھے سب کے سب اللہ کی جنت کے مہمان اور ابراھیم انکے کھیل ہونگے۔

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ذَرَارِى الْمُسْلِمِيْنَ فِى الْجَنَّةِ يَكْفُلُهُمْ اِبْرَاهِيْمُ))

''جنت میں مسلمانوں کے بچوں کی کفالت ابراھیم علیہ السلام فرماتے ہیں۔''

(مسند احمد (۸۳۰۷) حسن

بچے خود بھی جنتی اور والدین کے لیے بھی جنت کا سبب

نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اَلنَّبِىُّ فِى الْجَنَّةِ   نبی بھی جنتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلشَّھِیْدُ فِی الْجَنَّةِ — شہید بھی جنتی ہے

وَالْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّةِ — نومولود بھی جنتی ہے

وَالْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ — زندہ درگور ہونے والا بچہ بھی جنتی ہے

(ابو داود، الجهاد، باب فی فضل الشهادة (۲۵۲۱) صحیح

ایک آدمی اپنے بچے کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا اس بچے سے محبت کرتے ہو؟ اس نے کہا جی ہاں۔ کچھ دن گزرے آپ ﷺ نے اس آدمی کے متعلق دریافت فرمایا، کہ وہ کئی دنوں سے غیر حاضر ہے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے بتایا کہ اس کا بچہ فوت ہو چکا ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اسے بلا کر فرمایا۔

((اَمَا تُحِبُّ اَنْ لَّا تَأْتِیَ بَابًا مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ اِلَّا وَجَدْتَّهُ یَنْتَظِرُكَ))

”کیا تو اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ جس تو جنت کے دروازے پر کل قیامت کے دن آئے گا تو تو اسے اپنے انتظار میں وہاں پائے گا۔“

ایک صحابی نے اٹھ کر کہا اے اللہ کے رسول ﷺ!

((اَلَهُ خَاصَّةً اَمْ لِكُلِّنَا))

کیا یہ صرف اسی کے لیے خاص ہے یا ہم سب کے لیے ہے۔“

تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((بَلْ لِكُلِّكُمْ))

”یہ تم سب کے لیے ہے۔“

(مسند احمد (۱۵۶۸۰) صحیح

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ بچہ جب تو جنت کے دروازے پر آئے گا تو:

((جَاءَ یَسْعَی حَتّٰی یَفْتَحَهُ لَكَ))

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اور دوڑ کر تیرے لیے دروازہ کھولے گا۔“ (مسند علی بن جعد (۱۰۷۵) صحیح

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ جب ان بچوں کو جو بچپن میں دنیا سے چلے گئے اور ان کے والدین نے صبر دامن تھام کر رکھا انہیں اللہ تعالیٰ کی جنت میں جانے کا ہے تو کہیں گے ابھی ہم کیسے جنت میں چلے جائیں ابھی تک ہمارے والدین تو آئے نہیں پھر ان کے والدین کو لایا جائے گا اور اللہ تعالیٰ فرمائیں گے

((اُدْخُلُوْ الْجَنَّةَ اَنْتُمْ وَآبَائُكُمْ))

”جاؤ تم بھی جنت میں جاؤ اور تمہارے والدین بھی جنت میں جائیں۔“

(سنن نسائی، الجنائز، بابمن یتوفی له ثلاثة (۱۸۷۶) صحیح

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَا يَمُوتُ لِإِحْدَاكُنَّ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَحْتَسِبَهُ إِلَّا دَخَلَتِ الْجَنَّةَ»، فَقَالَتِ امْرَأَةٌ مِنْهُنَّ: أَوِ اثْنَيْنِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ: «أَوِ اثْنَيْنِ))

”نہیں فوت ہوتے تم میں سے کسی کے تین بچے (وہ صبر کرے) ثواب کی نیت رکھتی ہو مگر وہ جنت میں داخل ہوگی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دو (فوت ہوں تو پھر) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو ہوں (تب بھی جنت میں داخل ہوگی)۔“

مسلم، البر والصلة، باب فضل من یموت له ولد فیحتسبه (۲۶۳۲) و مسند أحمد (۸۹۰۳)

پیدائش سے پہلے اور پیدائش کے بعد بچے کی فکر

حضرت جذامہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان موجود فرما رہے تھے۔ ”میں نے چاہا کہ جس کی بیوی حاملہ (پیٹ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے)ہو یا بچے کو دودھ پلاتی ہو تو اس کے خاوند کو خصوصی تعلق سے روک دوں (تا کہ بچے کو تکلیف نہ ہو)پھر میں رومیوں اور فارسی لوگوں کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ وہ ایسے حالات میں تعلق قائم رکھتے ہیں اس طرح بچوں کو کوئی نقصان نہیں ہوتا (تو میں نے منع نہیں کیا)

(صحیح مسلم ، الرضاعة (١٤٤٢)

بچے دنیا میں آئیں تو سب سے پہلی ذمہ داری ماں پر یہ ہے کہ اس بچے کو اپنا دودھ پلائے اگر ماں بغیر عذر کے اپنا دودھ نہیں پلاتی تو اللہ ناراض ہوتا ہے بلکہ رحمت دو عالم ﷺ جو بچوں کے شفیق باپ ہیں فرماتے ہیں۔ میں ایک دن سویا ہوا تھا کہ میرے پاس دوفرشتے آئے (جرائیل و میکائیل)اور وہ مجھے مختلف مناظر دیکھانے کے لیے لے گئے میں نے وہاں چند عورتوں کو دیکھا جن کی چھاتیوں کو سانپ ڈس رہے ہیں میں نے دریافت کیا یہ کون سی عورتیں ہیں ان کا جرم کیا ہے تو انہوں نے فرمایا:

((هٰؤُلَاءِ يَمْنَعْنَ اَوْلَادَهُنَّ اَلْبَانَهُنَّ))

''یہ وہ عورتیں ہیں جو د (اپنا دودھ بغیر عذر کے)اپنے بچوں کو نہیں پلاتی تھیں۔''

(صحیح ابن خزیمه (١٩٨٦)صحیح

کہتے ہیں بکری کا دودھ ہلکا اور پروٹین سے بھرا ہوتا ہے اگر ماں کا دودھ کسی عذر سے بچے کے موافق نہ آئے تو بکری کا دودھ پلاؤ۔ شاید اسی وجہ سے آپ ﷺ ہمیشہ جانور ذبح کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنے کا حکم دیتے کہ کہیں دودھ والی بکری ذبح نہ کرنا ہوسکتا اس طرح میں کوئی بچہ ہو جو اس کا دودھ پیتا ہو۔

بلکہ آپ ﷺ جب بھی کسی کو زکوۃ کی وصولی کے لیے بھیجتے تو فرماتے دودھ والی بکری وصول نہ کرنا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ ہیں کہ ایک دفعہ میرے پاس اللہ کے رسول ﷺ کی زکوۃ وصول کرنے والے آئے تو میں نے پوچھا میری زکوۃ کتنی ہے تو انہوں نے بتایا کہ ایک بکری، میں نے تھنوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھری اور موٹی تازی دودھ والی بکری لا کر پیش کردی تو انہوں نے فرمایا:

((قَدْ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ نَأْخُذَ شَافِعًا))

''ہمیں رسول اللہ ﷺ نے بچے دینے والی بکری وصول کرنے سے منع فرمایا ہے۔''

(مسند احمد (۱۵۵۰۵)

کیونکہ چند دن یہ بچہ جنم دے گی اور دودھ والی ہو جائے گی۔

بچہ کسی کا بھی ہو اور کیسا بھی ہو۔۔!

اسلام نے ہر بچے کا احترام کیا ہے اگرچہ وہ ناجائز طریقے سے ہی کیوں نہ دنیا میں آیا ہو۔ غامد قبیلے سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے زنا کیا اور آ کر کہنے لگی

((یَا رَسُوْلُ اللّٰهِ طَهِّرْنِیْ))

''اے اللہ کے رسول ﷺ مجھے پاک کیجئے''

((اِذْهَبِیْ فَارْضِعِیْهِ حَتّٰی نَفْطِمِیْهِ))

''جاؤ اور اس بچے کو دودھ پلاؤ جب دودھ پینا چھوڑ دے تو آنا۔''

پھر وہ دودھ چھڑا کر بچے کو ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھما کر آئی اور کہنے لگی۔

((هٰذَا يَارَسُوْلُ اللّٰهِ قَدْ فَطَمْتُهُ وَقَدْ اَكَلَ الطَّعَامَ))

''یہ بچہ ہے اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے اس کا دودھ چھڑا دیا ہے اور اب یہ کھانا کھاتا ہے''

آپ ﷺ نے اس سے وہ بچہ لے کر اسے رجم کر دیا۔

ایک دوسری روایت میں وضاحت اسطرح ہے: پھر غامدیہ عورت آئی اس نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے زنا کیا پس آپ ﷺ نے مجھے پاک کر دیں آپ نے اسیو اپس کر دیا جب اگلی صبح ہوئی تو اسے نے کہا اے اللہ کے رسول آپ ﷺ مجھے کیوں واپس کرتے ہیں شاید کہ آپ ﷺ مجھے اسی طرح واپس کرتے ہیں جیسا کہ آپ نے ماعز کو واپس کیا اللہ کی قسم میں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

البتہ حاملہ ہوں آپ ﷺ نے فرمایا اچھا اگر تو واپس نہیں جانا چاہتی تو جا یہاں تک کہ بچہ جن لے۔ جب اس نے بچہ جن لیا تو وہ بچہ کو ایک کپڑے میں لپیٹ کر لے آئی اور عرض کیا یہ میں نے بچہ جن دیا ہے آپ نے فرمایا جا اور اسے دودھ پلا یہاں تک کہ یہ کھانے کے قابل ہو جائے یعنی دودھ چھڑا دے پس جب اس نے اس کا دودھ چھڑایا تو وہ بچہ لے کر حاضر ہوئی اس حال میں کہ بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا تھا اور عرض کی اے اللہ کے نبی میں نے اس کو دودھ چھڑا دیا ہے اور یہ کھانا کھاتا ہے آپ ﷺ نے وہ بچہ مسلمانوں میں سے ایک آدمی انصاری کے سپرد کیا پھر حکم دیا تو اس کے سینے تک گڑھا کھودا گیا اور لوگوں کو حکم دیا تو انہوں نے اسے سنگسار کر دیا۔

((فَيُقْبِلُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ بِحَجَرٍ فَرَمَى رَأْسَهَا فَتَنَضَّحَ الدَّمُ عَلَى وَجْهِ خَالِدٍ فَسَبَّهَا فَسَمِعَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبَّهُ إِيَّاهَا فَقَالَ مَهْلًا يَا خَالِدُ فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ لَغُفِرَ لَهُ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَصَلَّى عَلَيْهَا وَدُفِنَتْ))

”پس خالد بن ولید رضی اللہ عنہ متوجہ ہوئے اور اس کے سر پر ایک پتھر مارا تو خون کی دھار خالد رضی اللہ عنہ کے چہرے پر آ پڑی اور انہوں نے اسے برا بھلا کہا اللہ کے نبی ﷺ نے ان کی اس بری بات کو سنا تو روکتے ہوئے فرمایا اے خالد اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تحقیق اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ناجائز ٹیکس وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرتا تو اسے معاف کر دیا جاتا پھر آپ ﷺ نے حکم دیا اور اس کا جنازہ ادا کیا گیا اور دفن کیا گیا“

صحیح مسلم، الدیات، باب عیادۃ(١٦٩٥)

ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ تبوک سے پیچھے رہنے والے صحابی اللہ نے انکی تعریف اور توبہ میں قرآن نازل کیا، ایک رات گھر آئے تو شریک بن سحاء کو اپنی بیوی کے پاس پایا، نبی کریم ﷺ کو خبر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

دی تو بیوی نے انکار کر دیا۔ ہلال بن امیہ رضی اللہ عنہ پریشان ہو گئے اللہ نے قرآن میں لعان کا مسئلہ نازل کر دیا کہ عورت اور مرد دونوں سے پانچ پانچ مرتبہ قسمیں لے کر جدائی کرادی جائے، ایسے ہی ہوا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس عورت نے بچہ جنم دیا اور بچہ اس طرح کا ہوا تو ہلال بن امیہ کا ہے اور اگر ایسا ہوا تو شریک بن سحاء کا ہے۔ بچے کی پیدائش کے بعد معاملہ کھل گیا بچہ شریک بن سحاء پر گیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جدائی کے وقت ہی یہ اعلان کر دیا تھا کہ یہ بچہ ہلال بن امیہ کی طرف منسوب نہیں ہوگا اور نہ ہی عورت کا کوئی اس سے رشتہ باقی ہے معاملہ اسلامی قانون کے متعلق حل کر دیا گیا مگر اس بچے پر کل کوئی آواز نہ اٹھائے ایک اور قانون مرتب کر دیا فرمایا:

((وَمَنْ رَمَاهَا اَوْ رَمَا وَلَدَهَا فَعَلَيْهِ الْحَدُّ))

''اور اب جس شخص نے اس عورت پر کوئی تہمت لگائی یا اس کے بچے پر کوئی آواز کسی تو اسے حد لگائی جائے گی۔''

یعنی بہتان کی ۸۰ کوڑے حد لگے گی۔

(بخاری، الحدود (٤٧٤٧) ابو داود (٢٢٥٤) ابن ماجه (٢٠٦٧)

گویا اسلام نے اس بچے کا بھی احترام کیا جو ناجائز طریقے سے آیا کہ اگر کسی نے اس بچے کو تنگ کرنے اور رسوا کرنے کے لیے تہمت لگائی تو اسے اسّی کوڑے لگائے جائیں گے۔

مسند احمد میں روایت ہے کہ پھر یہ بچہ:

((كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ اَمِيْرًا عَلَى مِصْرٍ))

''یہ بعد میں بڑا ہو کر مصر کا گورنر بنا تھا'' (مسند احمد (٢١٣١)

بچوں کے ایمان کی فکر

حضرت رافع بن سنان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ خود مسلمان ہو گئے اور انکی بیوی نے

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو نبی ﷺ نے ماں کو ایک طرف اور باپ کو دوسری طرف بیٹھایا اور بچے کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا تو بچہ ماں کی جانب مائل ہوا یہ دیکھ کر رسول اللہ ﷺ نے خود دعا کے لیے ہاتھ اٹھا دیے اے مالک اسے صحیح چیز کی طرف ہدایت دے۔

((اَللّٰھُمَّ اھْدِہِ))

اے اللہ! اسے ہدایت دے"

تو اس بچہ نے اپنا منہ باپ کی طرف کر لیا اور باپ کے پاس آ گیا اور باپ نے اسے پکڑ لیا۔

(ابو دائو د، الطلاق ، باب اذا اسلم احد الابوین مع من یکون الولد (٢٢٤٤) صحیح

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ:

((کَانَ غُلَامٌ یَھُودِیٌّ یَخْدُمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَمَرِضَ ، فَأَتَاہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعُودُہُ ، فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِہِ ، فَقَالَ لَہُ أَسْلِمْ ، فَنَظَرَ إِلَی أَبِیہِ وَھُوَ عِنْدَہُ فَقَالَ لَہُ أَطِعْ أَبَا القَاسِمِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ، فَأَسْلَمَ ، فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقُولُ الحَمْدُ لِلَّہِ الَّذِی أَنْقَذَہُ مِنَ النَّارِ))

"ایک یہودی لڑکا نبی کریم ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، ایک دن وہ بیمار ہو گیا۔ آپ ﷺ اس کا مزاج معلوم کرنے کے لیے تشریف لائے اور اس کے سرہانے بیٹھ گئے اور فرمایا کہ مسلمان ہو جا۔ اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا، باپ وہیں موجود تھا۔ اس نے کہا کہ (کیا مضائقہ ہے) ابوالقاسم ﷺ جو کچھ کہتے ہیں مان لے۔ چنانچہ وہ بچہ اسلام لے آیا۔ جب آپ ﷺ باہر نکلے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ شکر ہے اللہ پاک کا جس نے اس بچے کو جہنم سے بچا لیا۔"

صحیح بخاری ، الجنائز ، باب إذا أسلم الصبی فمات ، ھل یصلی علیہ ، وھل یعرض علی الصبی الإسلام(١٣٥٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدر کے قیدی جن کے پاس دینے کے لیے فدیہ نہیں تھا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کا فدیہ یہ مقرر کیا گیا کہ وہ انصار مدینہ کے بچوں کو لکھنا پڑھنا سکھلا دیں اور رہا جائیں۔

مسند احمد(٢٢١٤)

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ ایک دن ایک بچہ روتا ہوا اپنے باپ کے پاس آیا کہ اس کے قیدی استاد نے اسے مارا ہے تو باپ نے کہا: یہ تو بدر کے بدلے تم سے لیتا ہے تو اس نے پاس نہ جانا۔

مسند احمد (٢٢١٦)صحیح

سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ نے میرے بچے عبداللہ کو اپنے سینے سے لگایا اور اس کے علم میں اضافے کی دعا کی

((اَللّٰھُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ))

اے اللہ اسے (بچے) کو کتاب (قرآن) کا علم سکھا''

صحیح بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، باب ذکر ابن عباس (٣٧٥٦)وابن ماجه (١٦٦)

بچوں سے آپ ﷺ کی شفقتیں

ویسے تو آپ ﷺ کسی کائنات اور ساری مخلوقات کے لیے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجے گئے ہیں مگر بچوں سے آپکا خاص لگاؤ تھا، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مدینہ میں جب کھجوروں کا پھل پک جاتا تو اولین پھل رسول اللہ ﷺ کے پاس لے کر آتے اور آپ ﷺ اسے سب سے چھوٹے بچے کو بلاتے اور یہ پھل دے دیتے۔ مسلم ، الحج(١٣٧٣)مؤطا (٤٤٨)

بچوں کو آپ ﷺ تحائف دیتے مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس موتیوں کا ایک ہار تحفے میں آیا آپ نے فرمایا:

((لَأَدْفَعَنَّهَا إِلَى أَحَبِّ أَهْلِي إِلَيَّ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”میں یہ ہار اپنے اہل بیت میں سے اسے دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے۔“

تو ازواج مطہرات کہنے لگیں کہ یہ تو ابو قحافہ کی بیٹی کو ملے گا

((فَعَلَّقَهَا فِي عُنُقِ أُمَامَةَ بِنْتِ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ))

”آپ ﷺ نے وہ ہار امامہ بنت زینب بن رسول اللہ ﷺ کے گلے میں ڈال دیا“

مسند احمد: (٢٦٢٤٩)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے دس سال آپ ﷺ کی خدمت کی آپ ﷺ نے کبھی مجھے اُف تک نہیں کہا آپ ﷺ پیار سے مجھے کبھی کہتے:

((يَا ذَا الْأُذُنَيْنِ))

”او! دو کانوں والے (ادھر آ!)“ ابو داود، (٥٠٠٢) حسن

اور کبھی آپ انس کو کہتے

((يَا بُنَيَّ))

”اے میرے پیارے بیٹے!“

مسلم (٢١٥١) ابو دائود (٤٦٤)

اور کبھی کہتے

((يَا أُنَيْسُ اِذْهَبْ حَيْثُ اَمَرْتُكَ))

”اے اُنیس! جہاں بھیجا تھا وہاں جاؤ نا“

صحیح مسلم (٢٣١٠) ابو دائود (٤٨٧٣)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم نماز عشاء پڑھ رہے تھے سیدنا حسن و حسین رضی اللہ عنہما آ کر آپ کے ساتھ لپٹنے لگے ساری نماز ایسے ہی گزر گئی کہ وہ آپ کے اوراوپر کمر پر سجدے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

میں آجاتے آپ ﷺ اٹھتے تو ہاتھ سے پکڑ کر نیچے کر دیتے نماز کے بعد میں اٹھا اور کہا اے اللہ کے رسول ﷺ! اگر آپ کہیں تو میں انہیں گھر چھوڑ آؤں، اتنے میں بجلی چمکی اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے فرمایا:

((اَلْحِقَا بِأُمِّكُمَا))

''انہیں ان کی ماں کے پاس چھوڑ آؤ''

((فَمَكَثَ ضَوْءُهَا حَتَّى دَخَلَا))

''جب تک وہ دونوں گھر نہیں داخل ہو گئے بجلی کی روشنی مسلسل ٹھہر رہی''

مسند احمد (١٠٦٦٩)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم رضی اللہ عنہم گھر سے باہر تشریف لائیں تو آپ کے ساتھ حضرات حسنین رضی اللہ عنہ بھی تھے ایک کندھے پر ایک اور دوسرے کندھے پر دوسرے تھے۔

وَهُوَ يَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً، وَيَلْثِمُ هَذَا مَرَّةً، حَتَّى انْتَهَى إِلَيْنَا، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، إِنَّكَ تُحِبُّهُمَا، فَقَالَ: مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي، وَمَنْ أَبْغَضَهُمَا فَقَدْ أَبْغَضَنِي

''نبی کریم ﷺ کبھی ایک کو بوسہ دیتے اور کبھی دوسرے کو اسی طرح چلتے ہوئے نبی کریم رضی اللہ عنہ ہمارے قریب آ گئے ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ آپ ان دونوں سے بڑی محبت کرتے ہیں نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو ان دونوں سے محبت کرتا ہے گویا وہ مجھ سے محبت کرتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ مجھ سے بغض رکھتا ہے۔''

مسنداحمد(٩٦٧٣)صحیح، و الحاکم(٤٧٧٧)

ایک دفعہ ام فضل لبابہ ابکری رضی اللہ عنہا آپ کی چچی، عباس رضی اللہ عنہ کی بیوی حسین رضی اللہ عنہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اسے رسول اللہ ﷺ کے گھر میں بیٹھا دیا تو حسین رضی اللہ عنہ نے آپ کی گود میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیشاب کر دیا، ام فضل نے اس پر بچے کے کندے پر ہلکی سی چپت لگائی، رسول اللہ ﷺ فرمانے لگے:

((اَوْجَعْتِ ابْنِیْ رَحِمَكِ اللّٰهِ))

"اللہ تجھ پر رحم فرمائے تو نے میرے بیٹے کو تکلیف دی۔"

ابن ماجہ (۳۹۲۳) صحیح

آپ ﷺ صرف اپنے ہی بچوں سے نہیں بلکہ ہر ایک بچے سے محبت اور شفقت کرتے جیسا کہ خود اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے اور حسن کو پکڑ لیتے بوسہ دیتے اپنی رانوں پر بٹھاتے اور پیار کرتے اور دعا کرتے:

((اَللّٰهُمَّ اَحِبَّهُمَا فَاِنِّیْ اُحِبُّهُمَا))

"اے اللہ! ان دونوں سے محبت فرما میں بھی ان دونوں سے محبت کرتا ہوں۔"

بخاری (۳۷۳۵)

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْهُمَا فَاِنِّیْ اَرْحَمُهُمَا))

"اے اللہ! ان دونوں پر نرمی فرما میں بھی ان پر بڑا شفیق ہوں۔"

مسند احمد (۲۲۱۳۰)

دیکھو تو سہی جناب محمد ﷺ کا پیار ایک ران پر جنت کا سردار نواسہ قریشی خاندان کا شہزادہ بٹھا ہے تو دوسری ران پر ایک غلام زید کا بیٹا اسامہ بیٹھا ہے۔

حضرت عبداللہ، جعفر طیار شہید رضی اللہ عنہ کا بیٹا وہ کہتے ہیں میں چھوٹا بچہ تھا ایک دفعہ میں اور مجھے صحیح یاد نہیں میرے ساتھ حسن تھا یا حسین ہم مدینہ سے باہر نکلے رسول اللہ ﷺ کسی سفر سے واپسی آرہے تھے آپ ﷺ نے ہمیں اٹھایا اور ایک کو آگے اور دوسرے کو سواری کے پیچھے بیٹھا لیا۔

مسلم (۲۴۲۸) ابن ماجہ (۳۷۷٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے چچا عباس کے بیٹے ہیں۔ مفسر قرآن ہیں آپ ان سے بڑا پیار کرتے ان کے لیے کئی بار دعا فرمائی ۔سیدنا عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ بتلاتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عباس رضی اللہ عنہ کے بچوں عبداللہ، عبیداللہ اور کثیر رضی اللہ عنہم کو ایک لائن میں کھڑے کر لیتے اور دوڑ کا مقابلہ کرواتے اور فرماتے جو میرے پاس پہلے آئے گا میں اسے انعام دوں گا۔ چنانچہ سب دوڑے اور پھر آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر گرتے کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کمر پر تو کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینے پر، آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں چومتے اور ساتھ چمٹا لیتے۔ مسند احمد (۱۸۳۶)

بچے بیمار ہوتے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں دم کرتے

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک بار میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پہ تھا راستے میں ایک عورت بیٹھی ملی وہ اپنا بچہ اٹھائے ہوئے تھی کہنے لگی اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس بچہ کو کوئی بلا ہے جو اسے پریشان کرتی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ پکڑا اور سامنے بٹھا لیا اور پھر تین مرتبہ اپنا لعاب اس کے منہ میں ڈالا اور فرمایا:

((بِسۡمِ اللّٰهِ ، أَنَا عَبۡدُاللّٰهِ اِخۡسَأَ عَدُوَّ اللّٰهِ))

”اللہ کے نام کے ساتھ میں اللہ کا بندہ ہوں اے اللہ کے ذلیل دشمن نکل جا“

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بچہ اس عورت کے حوالے کر دیا اور فرمایا: جب ہم واپسی ادھر سے گزریں تو پھر اسے لانا، واپسی پر پھر اسی جگہ وہ عورت ملی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا ”کیا بنا تیرے بچے کا“ تو اس عورت نے کہا:

((وَالَّذِی بَعَثَكَ بِالۡحَقِّ مَا حَسَسۡنَا مِنۡهُ شَيۡئًا حَتَّى السَّاعَةِ))

”قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا: ہم نے ابھی تک اس بچے میں کوئی تکلیف محسوس نہیں کی۔“

اس عورت نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین بکریاں پیش کیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ساتھی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کو حکم دیا کہ سواری سے نیچے اترو اور صرف ایک بکری رکھ لو، دو واپس کر دو۔

مسند احمد (۱۷۶۹۰)

سیدہ ام جمیل رضی اللہ عنہا اپنے بیٹے محمد بن حاطب کو کہتی ہیں کہ بیٹا میں تمہیں حبشہ سے لے کر واپس آ رہی تھی مدینہ کے قریب ایک دو راتوں کا سفر باقی تھا کہ قافلے نے پڑاؤ کیا میں نے تمہارے لیے وہاں کھانا پکانا شروع کیا آگ جلائی، تمہیں پاس بٹھا کر لکڑیاں لینے چلی گئی تم نے ہانڈیا سے چھیڑ چھاڑ کی تو وہ تمہارے ہی بازو پر آ گری۔ جس سے تیرا بازو جل گیا، میں مدینے پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر گئی اور عرض کیا یہ محمد بن حاطب ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا لعاب مبارک تیرے منہ میں ڈالا اور تیرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعاب بھری پھونک تیرے بازو پر مار رہے تھے اور یہ دعا کر رہے تھے۔

((اَذْهَبِ الْبَأْسِ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شَفَاءَ اِلَّا شَفَاءُكَ شِفَاءً لَا يُغَادِرُ سَقَمًا))

"اے لوگوں کے پروردگار! تکلیف دور فرما اور شفا عطا فرما، تو ہی شفا دینے والا ہے تیری شفا کے سوا کوئی شفا نہیں، ایسی صحت عطا فرما جو بیماری کا نام ونشان مٹا دے"

ام جمیل کہتی ہیں کہ

((فَمَا قُمْتُ بِكَ مِنْ عِنْدِهِ حَتّٰی بَرَأَتْ يَدُكَ))

"میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے تجھے لے کر ابھی اٹھی ہی تھی کہ تیرا ہاتھ بالکل تندرست ہو گیا۔"

مسند احمد (۱۵۵۳۲)

بچوں سے محبت اور انکی تربیت

ہر والدین پر ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں سے محبت کریں انکی تربیت کریں، حضرت عمر بن سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ))

''کسی باپ نے اپنے بچوں کو خوبصورت ادب سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں دیا۔''

مسند احمد (١٦٨٣٧)

ایک روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا: '' کچھ لوگوں سے اللہ سخت ناراض ہے اتنا ناراض کہ:

لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ ان سے کلام تک نہیں کرے گا۔ وَلَا يُزَكِّيهِمْ اور نہ ہی ان کو روز قیامت گناہوں سے پاک کرے گا وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ اور نہ ہی انکی طرف دیکھے گا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دریافت کیا وہ کون بدنصیب ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا:

((مُتَبَرٍّ مِنْ وَلَدِهِ))

''وہ والدین ہیں جو اپنی اولاد سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں۔''

مسند احمد (١٥٧٢١) صحیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قیمتی وقت کی تلاش

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَسَخَّر لَكُمُ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ دَآئِبَيْنَ وَسَخَّرَ لَكُمُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَآتَاكُم مِّن كُلِّ مَا سَأَلْتُمُوهُ وَإِن تَعُدُّوا نِعْمَتَ اللّهِ لاَ تُحْصُوهَا﴾

''اور سورج اور چاند کو تمہارے لئے کام میں لگا دیا کہ دونوں (دن رات) ایک دستور پر چل رہے ہیں اور رات اور دن کو بھی تمہاری خاطر کام میں لگا دیا اور جو کچھ تم نے مانگا سب میں سے تمہیں عنایت کیا اور اگر اللہ کے احسان گننے لگو تو شمار نہ کرسکو (مگر لوگ نعمتوں کا شکر نہیں کرتے)'' (ابراھیم: ۱٤/ ۳۳، ۳٤)

تمہیدی کلمات

انسانی زندگی میں وقت کی قدر و منزلت بہت زیادہ ہے اسی کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے مختلف وقتوں کی قسمیں اٹھا کر اس کی اہمیت کو دوچندہ کیا ہے۔مثلا

﴿وَالْفَجْرِ ، وَلَيَالٍ عَشْرٍ﴾ (الفجر:۸۹/ ۲، ۱)

''فجر کی قسم، اور دس راتوں کی قسم''

﴿وَالضُّحَى ، وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى﴾ (الضحیٰ:۹۳/ ۲، ۱)

''دھوپ چڑھنے کے وقت کی قسم اور رات کی جب وہ چھا جائے۔''

﴿وَالْعَصْرِ ، إِنَّ الْإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ﴾ (العصر:۱۰۳/ ۲، ۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”زمانے کی قسم، انسان درحقیقت خسارے میں ہے۔“

ہر کام کا ایک وقت مقرر ہے مثلاً نماز ہے۔

﴿ إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَّوْقُوتاً﴾ (النساء:٣/ ١٠٣)

”بے شک نماز ایمان والوں پر ہمیشہ سے ایسا فرض ہے جس کا وقت مقرر کیا ہوا ہے۔

حج کا وقت بھی مقرر ہے۔“

﴿ الْحَجُّ أَشْهُرٌ مَّعْلُومَاتٌ﴾ (البقرة:٢/ ١٩٧)

”حج چند مہینے ہیں، جو معلوم ہیں۔“

روزہ کا وقت بھی مقرر ہے۔

﴿شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِی أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ﴾

”رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں قرآن اتارا گیا، جو لوگوں کے لیے سراسر ہدایت ہے اور ہدایت کی اور (حق و باطل میں) فرق کرنے کی واضح دلیلیں ہیں، تو تم میں سے جو اس مہینے میں حاضر ہو وہ اس کا روزہ رکھیں۔“ (البقرة:٢/ ١٨٧)

فصلوں کی زکوٰۃ یعنی عشر کا وقت مقرر فرمایا:

﴿وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ ﴾ (الانعام:٦/ ١٤١)

”اور اللہ کا حق ادا کرو جس دن فصل کاٹو“

وقت غنیمت ہے

خوش قسمت ہے وہ انسان جسے اس دنیا میں اتنا وقت ملا اور اس نے اس کا صحیح استعمال کر کے اپنے اللہ کو راضی کر لیا۔ دنیا اور آخرت کی کامیابیاں حاصل کر لیں، یہ دن رات کی جو تبدیلی ہے یہ بھی کائنات کے مالک نے ہمارے لیے ہی رکھی ہے تا کہ ہم دن رات کے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

اوقات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

﴿يُقَلِّبُ اللَّهُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ إِنَّ فِي ذَلِكَ لَعِبْرَةً لِّأُولِي الْأَبْصَارِ﴾

''اللہ رات اور دن کو ادل بدل کرتا ہے، بے شک اس میں آنکھوں والوں کے لیے یقیناً بڑی عبرت ہے۔'' (النور:٢٤/ ٤٤)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ))

''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت جانو۔''

((شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ وَغِنَائَكَ قَبْلَ فَقْرِكَ وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ))

''جوانی کو بڑھاپے سے پہلے ،صحت کو بیماری سے پہلے ،امیری کو غریبی سے پہلے ،فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے۔''

(مستدرك حاكم (٤/ ٣٠٦)وصحيح الجامع الصغير(١٠٧٧)حسن

یعنی زندگی کا ہر وقت بہت اہم ہے مگر اکثر لوگ اس وقت کی قدر نہیں کرتے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«نِعْمَتَانِ مَغْبُونٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ، الصِّحَّةُ، وَالْفَرَاغُ».

''دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے ،صحت اور فراغت۔''

بخاري، الرقاق، باب الصحة والفراغ.......(٧٤١٢)

وقت وقت کی بات ہے

ہر وقت ایک جیسا نہیں ہوتا دانشور لوگ قیمتی وقت ضائع نہیں کرتے بلکہ ایسی تلاش میں رہتے ہیں کہ کونسا وقت بہت اچھا اور قیمتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا:

«يا حَنْظَلَةُ! سَاعَةً وَسَاعَةً» .

”اے حنظلہ! وقت وقت کی بات ہے۔“

صحيح مسلم ، التوبة (٢٧٥٠)

ہر وقت ایک جیسا نہیں ہوتا بلکہ کچھ خاص اوقات ایسے بھی ہیں جن کی قدر و قیمت انسانی زندگی میں بہت ہے بس قیمتی وقت کی تلاش باشعور قوموں کی نشانی ہے اور پھر اس وقت کا صحیح تصرف کامیابی کا ضامن ہے۔

اور جو قیمتی چیز کی تلاش میں رہتا ہے وہ اسے ضرور پا لیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ»

”جو شخص (دشمن کا رات کے آخر پہر میں حملے کا) خوف رکھتا ہے وہ (رات کے لیے حصہ میں) نکل پڑھتا ہے جو جلدی نکلتا ہے وہ منزل تک پہنچ جاتا ہے خبردار اللہ کا سامان بہت قیمتی ہے آگاہ رہو کہ اللہ کا قیمتی سودا جنت ہے۔“

(ترمذى ، صفة القيامة والرقائق والورع(٢٤٥٠)فيه ضعف

نہ جانے کل کیا ہو۔۔؟

مومن کو اپنے وقت کی قدر کرتے ہوئے اسے ضائع ہونے سے بچائے اور ہر لمحہ یہ سوچ میں رہے کہ آج کا وقت اس کے پاس جو ہے کل اس کا پتہ نہیں۔

﴿وَ مَا تَدْرِىْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا﴾ . (لقمان:٣٤)

”اور کوئی شخص نہیں جانتا کہ وہ کل کو کیا کام کرے گا۔“

انسان کو جو وقت ملتا ہے اس کا حساب ہونا ہے اس لیے اس کی قدر کرے نبی کریم رضی اللہ عنہم نے فرمایا: جسے عمر میں ساٹھ سال کا وقت مل گیا اس کا اللہ کے ہاں کوئی عذر قبول نہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔

صحیح البخاری، الرقاق، (٦٤١٩)

قیمتی وقت

وقت کی تقسیم دو طرح سے ہم کرتے ہیں ایک مختصر وقت اور دوسرا لمبا وقت۔ کچھ کام ایسے ہیں جن کے لیے وقت بہت زیادہ ہوتا ہے ان کاموں کو سرانجام دینے میں سہولت اور آسانی ہوتی ہے۔ لیکن جن کاموں کو سرانجام دینے کے لیے وقت تھوڑا اور مختصر ہوتا ہے ان کو کرنے میں جلدی اور فی الفور کرنے کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ

سدا دورے عیشاں دیکھتا نہیں
گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں

یہ وقت ہاتھ سے نہ جائے

لمبا وقت رکھنے والے قیمتی اوقات میں سے ایک جمعہ کا دن ہے اس میں ایک وقت ایسا بھی آتا ہے کہ جس کو نصیب ہو گیا اس کی قسمت نکل پڑی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((فِیْـهِ سَـاعَةٌ لَا یُـوَافِـقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَهُوَ قَائِمٌ یُصَلِّی یَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی شَیْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ اِیَّاهُ وَاَشَارَ بِیَدِهِ یُقَلِّلُهَا))

''اس (جمعہ کے دن) ایک ایسا وقت ہے جو مسلمان بندہ اس میں نماز پڑھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطا فرماتے ہیں۔ اور پھر آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ مبارک سے اشارہ کیا وہ وقت بہت تھوڑا ہے۔''

(بخاری، الجمعة، باب الساعة التی فی یوم الجمعة (٩٣٥) وابن ماجه (١١٣٧)

ایک روایت میں ہے۔

((وَفِیْهِ سَاعَةٌ لَا یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا الْعَبْدُ شَیْئًا اِلَّا أَعْطَاهُ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اس میں ایک ایسی گھڑی ہے جو بندہ اس گھڑی میں اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ضرور وہ چیز عنایت فرما دیں گے۔“

ابن ماجه ، اقامة الصلاة والسنة فيها ، باب فضل الجمعة (١٠٨٤) حسن

فتح الباری میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے اس خاص وقت کی تعیین کے متعلق چالیس قول نقل کیے ہیں کہ وقت دن کے کس حصہ میں ہے مگر درست بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت کی تعیین نہیں فرمائی وہ خوش قسمت ہے جسے وہ نصیت ہو جائے۔ فتح الباری (٣/ ٨٢)

صبح کا وقت

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا»

”اے اللہ! میری امت کی صبحوں میں برکت عطا فرما۔“

ابوداود، البيوع (٢٦٠٦) صحيح

اسی طرح جامع الترمذی (۱۲۱۲) میں ہے کہ آپ جب بھی کوئی لشکر یا دستہ کسی جانب روانہ فرماتے تو دن کے ابتدائی حصے میں اسے روانہ فرماتے حضرت صخر رضی اللہ عنہ مدینہ کے ایک صحابی ہیں جن کے متعلق ہے:

«كَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ فَأَثْرٰى وَكَثُرَ مَالُهُ».

”حضرت صخر رضی اللہ عنہ ایک تاجر تھے وہ اپنی تجارت (کا سامان) دن کے ابتدائی حصے میں روانہ کیا کرتے تھے تو وہ امیر ہو گئے اور ان کے مال میں اضافہ ہو گیا۔“

صحيح ابن حبان (٢٧٣٥)، صحيح الترغيب (١٦٨٣)

تہجد کا وقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((يَـنْـزِلُ رَبَّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ))

''ہمارا پروردگار (بلند و برکت والا) ہر رات کو اس وقت آسمانِ دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخر تہائی حصہ رہ جاتا ہے۔''

تو اس وقت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((مَـنْ يَدْعُوْنِىْ فَأَسْتَجِيْبُ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِىْ فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِىْ فَأَغْفِرَلَهُ))

''کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے میں اسکی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے عطا کروں، کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا ہے کہ میں اسے بخش دوں۔''

(صحیح بخاری، الجمعة، باب الدعاء فی الصلاة من آخر اللیل (۱۱۴۵) ومسلم (۷۵۸)

ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پکار کر کہتے ہیں۔

((هَـلْ مِـنْ مُسْتَـغْـفِـرٍ ؟هَـلْ مِـنْ تَائِبٍ؟ هَلْ مِنْ سَائِلٍ؟ هَلْ مِنْ دَاعٍ؟حَتّٰى يَنْفَجِرَالْفَجْرُ))

''ہے کوئی مغفرت چاہنے والا؟ کہ میں اس کو بخش دوں، ہے کوئی توبہ کرنے والا؟ کہ اس کی توبہ قبول کروں، ہے کوئی مانگنے والا؟ کہ اسے دوں، ہے کوئی پکارنے والا؟ کہ اسکی سنوں، یہ سلسلہ طلوعِ فجر تک چلتا رہتا ہے۔''

(صحیح مسلم، صلاة المسافرین، باب الترغیب فی الدعا والذکر فی آخر اللیل (۷۵۸)

رات کے آخری حصے کا وقت بڑا قیمتی وقت ہے اسے حاصل کر کے مفید بنالو، یہی نصیحت رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمائی، آپ ﷺ نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُونُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُونَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللَّهَ فِي تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ))

''اللہ تعالیٰ بندے کے سب سے زیادہ قریب رات کے آخری حصے میں ہوتا ہے اس لیے اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہونے کی طاقت رکھو تو ضرور ایسا کرو۔''

(ترمذی ، الدعوت ، باب فی دعاء الصیف (۳۵۷۹)صحیح

عشرہ ذوالحجہ کے دن

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

((مَا مِنْ أَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللَّهِ مِنْ هَذِهِ الْأَيَّامِ الْعَشْرِ))

''کوئی عمل ان دس دنوں کے عمل سے افضل اور محبوب نہیں''

صحابہ نے عرض کیا کہ: جہاد بھی نہیں ......؟ آپ نے جواب دیا کہ: جہاد بھی نہیں ہاں، مگر وہ آدمی جو اپنا مال اور جان لے کر اللہ کے راستے میں نکلا اور سب کچھ لٹا دیا۔

جامع ترمذی، أبواب الصوم ، باب ما جاء فی العمل فی الأیام العشر (۷۵۷)

لیلۃ القدر کی رات

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

﴿لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ، تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِم مِّن كُلِّ أَمْرٍ ، سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ [سورة القدر:۳۔۵]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”شب قدر کی عبادت ایک ہزار مہینوں (کی عبادت) سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام)سر انجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرئیل علیہ السلام)اترتے ہیں۔یہ سراسر سلامتی کی ہوتی ہے اور فجر طلوع ہونے تک رہتی ہے“

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصٰى» .

”بلاشبہ اس (قدر کی رات) زمین میں فرشتوں کی تعداد کنکریوں کی تعداد سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔“

الصحيحة (٢٢٠٥)

اذان کے بعد کا وقت

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((اَلدُّعَاء لَا يُرَدُّ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ))

”اذان اور اقامت کے درمیان دعا رد نہیں کی جاتی۔“

(ترمذی ، الصلاة ، باب ماجاء ان الدعاء لا يرد بين الاذان والاقامة (٢١٢)صحيح

فرض کے بعد کا وقت

حالت سجدہ میں بندہ رب کے سب سے قریب ہو جاتا ہے اس قیمتی لمحات کو ضائع نہ کرو بلکہ اس میں رب سے مناجات کر کے اسے راضی کرلو،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ))

”بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب سجدے کی حالت میں ہوتا ہے اس لیے تم (اس حالت میں) کثرت کے ساتھ دعا کیا کرو۔“

(ابو داود ، الصلاة ، باب فی الدعاء فی الركوع والسجود(٨٧٥)صحيح

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کفاروں سے جنگ کا وقت

حضرت سہل بن سور رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔'' ۱......اذان کے بعد دعا

۲......وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِينَ يُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا

اور جنگ کے وقت جب دونوں فوجیں ایک دوسرے سے گتھم گتھا ہو جائیں۔

(ابو داود ، الجهاد ، باب الدعاء عند اللقاء(٢٥٤٠)

ماء زمزم پینے کے وقت

آب زمزم پیتے وقت بہت قیمتی وقت ہے مگر کوئی اسے ضائع کر دیتے ہیں حالانکہ اس وقت جو بھی نیک نیت کی جائے اللہ پوری کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ))

''جس (نیک) مقصد کے لیے آب زمزم پیا جائے وہ پورا ہو جاتا ہے۔''

(ابن ماجه۔، المناسك ، باب الشرب من زمزم(٣٠٦٢)صحيح

مجلس سے اٹھتے وقت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی ایسی مجلس میں بیٹھے جہاں کثرت سے ناشائستہ اور بے ہودہ باتیں ہو رہی ہوں تو اٹھنے سے قبل یہ دعا پڑھ لے یہ دعا ان تمام لغزشوں کا کفارہ ہو جائے گی جو اس نے مجلس میں سرزد ہوئی ہوں۔

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوبُ اِلَيْكَ))صحيح ترمذی(٢٧٣٠)۔

''پاک ہے تو اے اللہ حمد وستائش تیرے ہی لیے ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی معبود نہیں تجھ سے مغفرت طلب کرتا ہوں اور تیرے حضور توبہ کرتا ہوں‘‘

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بچ جایئے ان اعمال سے...!

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

''اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکامِ بیّن کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف) اختلاف کرنے لگے، یہ وہ لوگ ہیں جن (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔'' (آل عمران :۳/ ۱۰۵)

تمہیدی کلمات

قرآن وسنت میں بہت سے ایسے اعمال ہیں جن سے شریعت نے ہمیں بچنے کی تلقین کی ہے تا کہ ہماری دنیاوی اور اخروی زندگی گناہوں سے پاک اور رب کی رضا کے مطابق ہو سکے' آج کے خطبہ میں ان شاء اللہ العزیز اسی عنوان پر گفتگو ہوگی۔

تفرقے سے بچو

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةِ))

''لوگو! جماعت کو لازم پکڑو اور فرقہ بازی سے احتراز کرو، کیونکہ شیطان اکیلے شخص کا ساتھی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دو سے بہت زیادہ دور ہے جو شخص اعلیٰ اور وسط جنت کا خواہشمند ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے۔" (ترمذی، الفتن، باب فی لزوم الجماعة (١٧٥٨) صحیح

ارشاد ہوتا ہے۔

﴿وَاعْتَصِمُواْ بِحَبْلِ اللّهِ جَمِيعاً وَلاَ تَفَرَّقُواْ ﴾(آل عمران:٣/ ١٠٣)

"اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔"

﴿وَلاَ تَكُونُواْ كَالَّذِينَ تَفَرَّقُواْ وَاخْتَلَفُواْ مِن بَعْدِ مَا جَاءهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُوْلَـئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾

"اُن لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکامِ بیّن کے آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف) اختلاف کرنے لگے، یہ وہ لوگ ہیں جن (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہوگا۔"

(آل عمران:٣/ ١٠٥)

﴿وَأَطِيعُواْ اللّهَ وَرَسُولَهُ وَلاَ تَنَازَعُواْ فَتَفْشَلُواْ وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُواْ إِنَّ اللّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾ (الانفال:٨/ ٤٦)

"اور اللہ اور اسکے رسول کا حکم مانو اور آپس میں مت جھگڑو، ورنہ بزدل ہو جاؤ گے اور تمہاری ہو چلی جائے گی اور صبر کرو، بے شک اللہ صبر کرنے والوں کیساتھ ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا۔

((تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ وَإِمَامَهُمْ قُلْتُ فَإِنْ لَّمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟قَالَ فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا))

"(غلبہ شر کے وقت) تم مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو لازم پکڑو۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اگر اہل اسلام کی کوئی جماعت اور امام موجود نہ ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر تم ان تمام فرقوں اور گروہوں سے علیحدگی اختیار کر لو"

(صحیح بخاری، الفتن، باب کیف الأمر اذا لم تکن جماعة (٦٦٧٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ظلم سے بچو

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«اتَّقُوا الظُّلْمَ فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاتَّقُوا الشُّحَّ فَإِنَّ الشُّحَّ أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَمَلَهُمْ عَلَى أَنْ سَفَكُوا دِمَاءَهُمْ وَاسْتَحَلُّوا مَحَارِمَهُمْ».

''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہیں اور بخیلی سے بچو کیونکہ بخیلی نے ہی تم سے پہلے لوگوں کو ہلاک کر دیا انھیں اس بات پر ابھارا کہ وہ لوگوں کا خون بہائیں اور ان کی محارم کو حلال بنالیں۔''

(مسلم، البر والصلة والآداب، باب تحريم الظلم (٢٥٧٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَالظُّلْمَ، فَإِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»

''ظلم سے بچو کیونکہ ظلم قیامت کے دن اندھیرے ہوں گے۔''

(صحيح الترغيب، القضاء، باب الترهيب من الظلم ودعاء المظلوم وخذله والترغيب في نصرته (٢٢١٧) و ابن حبان في صحيحه (٦٢١٥) و حاكم (١/ ١١)

ظلم کی مذمت قرآن سے

١۔ ﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَظْلِمُ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ﴾. (النساء: ٤٠)

''بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ایک ذرے کے برابر بھی ظلم نہیں کرتے۔''

٢۔ ﴿وَمَنْ يَّظْلِمْ مِنْكُمْ نُذِقْهُ عَذَابًا كَبِيْرًا﴾ (الفرقان: ١٩)

''اور تم میں سے جو ظلم وزیادتی کرے گا ہم اسے بہت بڑا عذاب چکھائیں گے۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ﴿فَقُطِعَ دَابِرُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾

"پس ظالم قوم کی جڑ کاٹ دی گئی اور تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔" (انعام: ۴۵)

٤۔ ﴿اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ ﴾.

"بے شک وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا اور ظلم کیا، نہیں ہے اللہ تعالیٰ کہ انھیں بخش دے۔" (النساء: ۱۶۸)

٥۔ ﴿وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ﴾. (ھود: ۱۱۳)

"اور تم ان لوگوں کی طرف مائل مت ہو جاؤ جنھوں نے ظلم کیا پس تمھیں آگ چھولے گی۔"

ظلم کی مذمت حدیث سے

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے رب سے روایت کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

«يَا عِبَادِي إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلَى نَفْسِي وَجَعَلْتُهُ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا فَلَا تَظَالَمُوا».

"اے میرے بندو! بے شک میں نے اپنے نفس پر ظلم کو حرام کیا ہے اور میں نے اسے تمھارے درمیان بھی حرام کر دیا ہے لہٰذا تم ایک دوسرے پر ظلم مت کرو۔"

(مسلم، البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم (۳۵۷۷) وترمذی (۲۴۹۵) وابن ماجہ (۴۲۵۷)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لَا تَظْلِمُوا فَتَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ وَتَسْتَسْقُوا فَلَا تُسْقَوْا وَتَسْتَنْصِرُوا فَلَا تُنْصَرُوا».

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

''ظلم مت کرو پھر تم دعا کرو گے تو تمھاری دعا قبول نہیں کی جائے گی اور تم پانی مانگو گے لیکن تمھیں نہیں پلایا جائے گا اور تم مدد طلب کرو گے لیکن تمھاری مدد نہیں کی جائے گی۔''

(الترغيب والترهيب، القضاء، باب الترهيب من الظلم ودعاء المظلوم وخذله والترغيب في نصرته (۳۲۸۲)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أَشَدَّ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَتَلَ نَبِيًّا، أَوْ قَتَلَهُ نَبِيٌّ، وَإِمَامٌ جَائِرٌ».

''بے شک قیامت کے دن جہنمیوں میں سے سب سے سخت عذاب اسے ہوگا جس نے کسی نبی کو قتل کیا یا اسے کسی نبی نے قتل کیا اور ظالم حکمران کو۔''

(صحيح الترغيب، القضاء، باب ترغيب من ولي شيئا من أمور المسلمين في العدل إماما كان أو غيره وترهيبه أن يشق على رعيته (۲۱۸۵)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِي لَنْ تَنَالَهُمَا شَفَاعَتِي، إِمَامٌ ظَلُومٌ، غشوم، وَكُلُّ غَالٍ مَارِقٍ».

''میری امت کی دو قسمیں ایسی ہیں جنھیں ہرگز میری شفاعت نہیں پہنچے گی۔ ظالم وغاصب حکمران اور ہر خائن اور دین سے نکلے جانے والا شخص۔''

صحيح الترغيب، القضاء، باب الترهيب من الظلم ودعاء المظلوم وخذله (۲۲۱۸)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ اللَّهَ لَيُمْلِي لِلظَّالِمِ حَتَّى إِذَا أَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ، قَالَ ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شَدِيدٌ﴾» .

”بے شک اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اسے پکڑ لیتے ہیں تو اسے نہیں چھوڑتے، پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی ”اور اسی طرح تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ بستیوں کو پکڑتا ہے اور ظالم ہوتی ہیں بے شک اس کی پکڑ بڑی دردناک ہے۔“

صحيح البخاری، تفسير القرآن، باب قوله: وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ (٤٦٨٦)و مسلم(٢٥٨٣)و ترمذی(٣١١٠)

مظلوم کی بددعا سے بچو

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ فرمایا اور انھیں یہ نصیحت کی:

«وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ ، فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ»

”مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ بیشک اس کے درمیان اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں۔“

بخاری، الزكوة، باب اخذ الصدقة من الأغنياء وترد فی الفقراء حيث كانوا (١٤٩٦)مسلم(١٩)و ابوداود(١٥٨٤)و نسائی(٥/ ٢)و ترمذی(٦٢٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«ثَلَاثَةٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمْ: الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَالصَّائِمُ حَتَّى يُفْطِرَ ، وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا اللَّهُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَيَفْتَحُ لَهَا أَبْوَابَ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ: وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ» .

”تین بندے ایسے ہیں جن کی دعا رد نہیں کی جاتی، عادل حکمران کی دعا، روزے دار کی دعا حتی کہ وہ افطار کر لے اور مظلوم کی دعا، اللہ تعالیٰ اسے بادلوں کے اوپر اٹھاتے ہیں اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیتے ہیں اور پھر فرماتے ہیں کہ میری

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

عزت کی قسم میں تمھاری ضرور مدد کروں گا اگر چہ کچھ مدت کے بعد ہی۔“

ترمذی: ۳۵۹۸ وابن ماجہ: ۱۷۵۲ وابن خزیمۃ: ۱۹۰۱ وابن حبان فی صحیحہ: ۳۴۱۹)

حضرت ابومجلز لاحق بن حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو حکمران کے ظلم سے خائف ہو اور وہ یہ کلمات کہے:

«رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا ، وَبِالإِسْلامِ دِينًا ، وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ، وَبِالْقُرْآنِ حَكَمًا وإِمَامًا»

”میں اللہ کے رب ہونے پر راضی ہوں اور اسلام کے دین ونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر اور قرآن کو رہبر و راہنما ہونے پر“

تو اللہ اسے اس سے نجات عطا فرما دیں گے۔

صحیح الترغیب، القضاء، باب الترغیب فی کلمات یقولھن من خاف ظالما ۲۲۳۹، صحیح موقوف

بدگمانی سے بچو

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کیا کہ نبی رضی اللہ عنہم نے ارشاد فرمایا:

((إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الحَدِيثِ ، وَلاَ تَجَسَّسُوا ، وَلاَ تَحَسَّسُوا ، وَلاَ تَبَاغَضُوا ، وَكُونُوا إِخْوَانًا))

”بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور (لوگوں کے رازوں کی) کھود کرید نہ کرو، اور نہ (لوگوں کی نجی گفتگو کو) کان لگا کر سنو اور آپس میں دشمنی پیدا نہ کرو بلکہ بھائی بھائی بن کر رہو۔“

صحیح بخاری (٥١٤٣)

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ﴾

”اے ایمان والو! بہت زیادہ گمان کرنے سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔“

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(الحجرات:١٢)

بخیلی (کنجوسی) سے بچو!

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا اور کہا:

((إِيَّاكُمْ وَالشُّحَّ ، فَإِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِالشُّحِّ ، أَمَرَهُمْ بِالْبُخْلِ فَبَخِلُوا ، وَأَمَرَهُمْ بِالْقَطِيعَةِ فَقَطَعُوا ، وَأَمَرَهُمْ بِالْفُجُورِ فَفَجَرُوا))

"بخیلی (کنجوسی) سے بچو! بے شک تم سے پہلے لوگوں کو بخیلی ہی کی وجہ سے ہلاک کیا گیا، انھیں بخل کا کہا گیا تو انھوں نے بخل کیا انہیں رشتہ داری کو کاٹنے کا کہا گیا تو انھوں نے قطع رحمی کی اور انھیں گناہوں کے متعلق کہا گیا تو انھوں نے گناہ کیے۔"

ابو داؤد(١٦٩٨)صحیح

﴿وَمَن يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾. [الحشر:٩]

"جو اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے وہی فلاح پانے والے ہیں۔"

مومن کی یہ صفت نہیں ہے کہ اس کا دل تنگ ہو خصوصا دین کے معاملے میں بلکہ وہ فراخ دل ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

«لَا يَجْتَمِعُ الشُّحُّ وَالْإِيمَانُ فِي قَلْبِ عَبْدٍ أَبَدًا» .

"بخل اور ایمان کسی بندے کے دل میں کبھی جمع نہیں ہو سکتے۔"

النسائی (٣١٢١)

یعنی ایمان دار آدمی میں بخیلی نہیں ہوتی اور اگر بخیلی ہو تو ایمان نہیں۔

شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

((إِيَّاكَ وَإِسْبَالَ الْإِزَارِ ، فَإِنَّهَا مُخِيلَةٌ))

''شلوار ٹخنوں سے نیچے لٹکانے سے بچو بلاشبہ یہ غرور اور تکبر ہے''

التاریخ الکبیر (۲/ ۲۰۶) والنسائی فی الکبری (۹۶۹۱)

تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا یا اس جیسی کسی اور چیز کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا اس کی سخت ممانعت آئی ہے اور بندہ اس حالت میں نماز ادا کرے کہ اس کا کپڑا ٹخنوں سے نیچے ہو ایسے بندے کی اللہ نماز ہی قبول نہیں کرتے۔

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''اپنا تہبند نصف پنڈلی تک اٹھا کر رکھو اور اگر تم انکار کرتے ہو تو ٹخنوں تک (اٹھا لے) اور اپنے آپ کو تہبند لٹکانے سے بچاؤ کیونکہ یہ تکبر سے ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ تکبر کو پسند نہیں فرماتا۔'' صحیح سنن أبو داؤد (۳۴۴۲)

ٹخنوں سے نیچے رکھنے کی ممانعت اس لیے آئی ہے کہ یہ تکبر پیدا کرتا ہے اور تکبر اللہ کو پسند نہیں ہے۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن تین شخص ایسے ہوں گے جن سے اللہ نہ تو کلام فرمائیں گے نہ ان کی طرف (نظر رحمت سے) دیکھیں گے اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کریں گے ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا۔ آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا: میں نے عرض کیا یہ لوگ ذلیل وخوار ہو گئے۔ اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ کون ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اَلْمُسْبِلُ ٹخنوں سے نیچے شلوار، تہبند لٹکانے والا

وَالْمَنَّانُ احسان جتلانے والا

وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا

ابوداؤد (۴۰۸۷) و مسلم (۱۰۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ سے بچ جاؤ

ترک کذب جنت کی ضمانت پانے والا عمل ہے جھوٹ بولنے سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ جہنم کا راستہ دکھاتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((وَاِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ فَاِنَّ الْکَذِبَ یَھْدِی اِلٰی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلٰی النَّارِ وَمَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکَذِبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰہِ کَذَّابًا))

”جھوٹ سے بچواس لیے کہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہےاور برائیاں انسان کو جہنم تک لے جاتی ہیں اور انسان جھوٹ بولتا رہتا ہےاور جھوٹ تلاش کرتا رہتا ہے حتیٰ کہ وہ اللہ کے ہاں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے“

بخاری (٦٠٩٤)و مسلم (٢٦٠٧)(٦٦٣٧)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم تجارت پیشہ لوگ تھے رسول اللہ رضی اللہ عنہم ہمارے پاس تشریف لائے تو فرمارہے تھے:

«یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ»

”اے تاجروں کی جماعت! جھوٹ سے بچو۔“

صحیح الترغیب والترھیب ، البیوع (١٧٩٨)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ لَا یَھْدِیْ مَنْ ھُوَ مُسْرِفٌ کَذَّابٌ﴾

”بلا شبہ اللہ تعالیٰ اس کو (سیدھی) راہ نہیں دکھاتا جو جھوٹا ہے“۔

(الزمر:٣)

جھوٹ چھوڑنے والے کو بھی رسول اللہ ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے جیسا کہ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

((اَنَـا زَعِيـمٌ بِبَيْـتٍ فِـى رَبَـضِ الْـجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَاِنْ كَانَ مُحِقًّا))

''میں ضمانت دیتا ہوں جو شخص حق پر ہونے کے باوجود جھگڑا چھوڑ دے اسے جنت کے گردونواح میں گھر ملے گا''۔

((وَبِبَيْتٍ فِى وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَاِنْ كَانَ مَازِحًا))

''اور میں (ضمانت دیتا ہوں) جو مذاق کرتے وقت بھی جھوٹ کو چھوڑ دے اس کو جنت کے وسط میں گھر ملے گا''۔

((وَبِبَيْتٍ فِى اَعْلَىٰ الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسُنَ خُلُقُهُ))

''اور (میں ضمانت دیتا ہوں) جس شخص کا اخلاق اچھا ہو اسے جنت کے اوپر والے حصے میں گھر ملے گا''

ابو داؤد(٤٨٠٠)، صحیح الترغیب والترهیب(١٣٩)

حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا:

«إِنَّ التُّجَّارَ هُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ، أَوَلَيْسَ قَدْ أَحَلَّ اللهُ الْبَيْعَ ؟

''بلاشبہ تاجر گناہگار لوگ ہیں، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول کیا اللہ تعالیٰ نے تجارت حلال نہیں کی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«بَلَى، وَلَكِنَّهُمْ، يُحَدِّثُونَ، فَيَكْذِبُونَ، وَيَحْلِفُونَ، وَيَأْثَمُونَ» .

''کیوں نہیں لیکن یہ لوگ بات کرتے وقت جھوٹ بولتے ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں اور گناہ گار ہوتے ہیں''۔

مسند احمد (۴/ ۴۲۸) صحیح الترغیب، البیوع (۱۷۸۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زیادہ قسمیں اٹھانے سے بچو

آپ ﷺ نے بہت زیادہ قسمیں کھانے سے منع بھی فرمایا ہے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَإِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ»

''تجارت میں بہت زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ زیادہ قسمیں کھانے سے سودا تو بک جاتا ہے مگر برکت ختم ہو جاتی ہے۔''

صحیح مسلم (۱۶۰۷) ابن ماجه (۲۲۰۹)

حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تین آدمی ایسے ہیں اللہ تعالیٰ ان کی طرف قیامت کے دن نظر رحمت نہیں فرمائیں گے، بوڑھا زانی، متکبر فقیر اور ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے ساز وسامان دیا اور وہ اسے خریدتے اور فروخت کرتے وقت قسم کھاتا ہے۔''

صحیح الترغیب (۱۷۸۸) وصحیح الجامع الصغیر (۳۰۷۲)

معلوم ہوا دوکاندار، تاجر اور ہر قسم کی چیز فروش کرنے والے اور خریدنے والے کو قسمیں نہیں کھانی چاہیے بلکہ بہت زیادہ قسمیں کھانے والے اکثر جھوٹے ہوتے ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: چار بندوں سے اللہ تعالیٰ نفرت کرتے ہیں بہت زیادہ قسمیں کھا کر خرید وفروخت کرنے والا، متکبر فقیر، بوڑھا زانی اور ظلم حکمران۔''

البیهقی فی شعب الإیمان (۴۵۳) ابن حبان (۵۵۳۲)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے بازار میں سامان دکھا کر قسم اٹھائی کہ اس کی اتنی قیمت لگ چکی ہے حالانکہ اس کی اتنی قیمت نہیں لگی تھی اس قسم سے اس کا مقصد ایک مسلمان کو دھوکہ دینا تھا اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا ......﴾

[آل عمران: ۷۷]

''بے شک جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت کے بدلے بیچتے ہیں ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔''

بخاری (۲۰۸۸)

دھوکے سے بچو

عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت کے اونٹ کو اس کے پہلو کے بالوں سے پکڑے ہوئے تھے اور فرمار ہے تھے میرے لیے اس میں سے وہی حصہ ہے جو تم میں سے کسی ایک کے لیے ہے:

((إِيَّاكُمْ وَالْغُلُولَ؛ فَإِنَّ الْغُلُولَ خِزْيٌ عَلَى صَاحِبِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، أَدُّوا الْخَيْطَ وَالْمَخِيطَ ، وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ ، وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الْقَرِيبَ وَالْبَعِيدَ فِي الْحَضَرِ وَالسَّفَرِ؛ فَإِنَّ الْجِهَادَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ إِنَّهُ لَيُنَجِّي اللهُ بِهِ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ ، وَأَقِيمُوا حُدُودَ اللهِ فِي الْقَرِيبِ وَالْبَعِيدِ ، وَلَا تَأْخُذُكُمْ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ))

''دھوکے سے بچو، بے شک دھوکہ یہ اپنے دھوکہ دینے والے کے لیے قیامت کے دن رسوائی ہوگا، لوگو! سوئی اور دھاگہ (بھی مال غنیمت کا) ادا کرو اور اس سے بھی کم تر کوئی چیز ہو وہ بھی، اور اللہ کے راستے میں جہاد کرو قریب بھی، دور بھی، سفر میں بھی، حضر میں بھی، بے شک جہاد جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے بے شک اللہ اس جہاد کی وجہ سے پریشانی اور غم سے نجات دے گا، اور اللہ کی حدوں کو قریب میں اور دور میں قائم کرو اور اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کرو''

مسند احمد (۲۲۷۹۵) حسن

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

کسی شخص کو دھوکہ دینا حرام ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے تو آپ نے اس ڈھیر میں اپنا ہاتھ داخل کیا۔آپ کی انگلیوں کو تری محسوس ہوئی تو آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَا هٰذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ»

''اے غلے کے ڈھیر کے مالک یہ کیا ہے؟''

اس نے کہا اے اللہ کے رسول! اس پر بارش پڑ گئی تھی (جس کی وجہ سے اندر تری ہے)

آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ»

تو نے اسے غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا تاکہ لوگ اسے دیکھ لیتے (اور سودا واضح ہو جاتا) پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّيْ»

جس نے کسی کو دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ صحیح مسلم(۱۰۲)

ایک دوسری حدیث میں ہے آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا وَالْمَكْرُ وَالْخِدَاعُ فِي النَّارِ»

''جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں اور چالبازی و دھوکہ دہی جہنم کی آگ میں لے جانے والی ہے۔'' صحیح ابن حبان (۱۱۰۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت وتباہی سے بچیں

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِينَ ، الَّذِينَ إِذَا اكْتَالُوا عَلَى النَّاسِ يَسْتَوْفُونَ ، وَإِذَا كَالُوهُمْ أَو وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ، أَلَا يَظُنُّ أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ ، لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ، يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ . [المطففين:١-٦]

”ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا کریں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے؟ (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں، جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“

تمہیدی کلمات

لفظ ”وَيْلٌ“ کئی ایک معانی کے لیے استعمال ہوتا ہے مثلاً افسوس کے معنی میں جیسا کہ ﴿وَيْلٌ لِّكُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ﴾ ”ہر جھوٹے گنہگار پر افسوس ہے۔“ [الجاثية:٧] نیز ہلاکت، تباہی، جہنم کا گھڑا کے معنی میں جیسا کہ ﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ﴾ [المرسلات:١٥] ”ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے“ اور گم پانے کے معنی میں بھی لفظ ویل استعمال ہوتا ہے۔

((وَيْلُ أُمِّهِ مِسْعَرَ حَرْبٍ ، لَوْ كَانَ لَهُ أَحَدٌ))

”اس کی ماں اسے گم پائے! اسے کوئی ساتھی مل جائے تو جنگ کی آگ بھڑکا ڈالے گا“

یہ الفاظ رسول اللہ ﷺ نے ابو بصیر رضی اللہ عنہ کو کہے تھے۔

صحیح بخاری ، الشروط ، باب الشروط فی الجہاد .... (٢٧٣٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی یہ حزن وملال اور پریشانی کے معانی میں بھی استعمال ہوتا ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ((لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ))

''لا الہ الا اللہ، عرب کو پریشان ہونا چاہیے اس شر کی وجہ سے جو قریب آ گیا ہے آج یاجوج ماجوج نے اس کی مثل دیوار کو کھول لیا ہے''

یہ کہہ کر آپ ﷺ نے اپنی انگلی اور انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا۔

صحیح بخاری، احادیث الانبیاء، باب قضیة یاجوج وماجوج (٣٣٤٦)

جھٹلانے والوں کے لیے ہلاکت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ﴾ [المرسلات: ١٥]

''ہلاکت ہے اس دن جھٹلانے والوں کے لیے''

﴿وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِلْمُكَذِّبِينَ، الَّذِينَ يُكَذِّبُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ، وَمَا يُكَذِّبُ بِهِ إِلَّا كُلُّ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ، إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ، كَلَّا بَلْ رَانَ عَلَى قُلُوبِهِمْ مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ، كَلَّا إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ، ثُمَّ إِنَّهُمْ لَصَالُو الْجَحِيمِ، ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ﴾ [المطففين: ١٠-١٧]

''اس دن جھٹلانے والوں کی تباہی ہے، (یعنی) جو انصاف کے دن کو جھٹلاتے ہیں، اور اس کو جھٹلاتا وہی ہے جو حد سے نکل جانے والا گنہگار ہے، جب اس کو ہماری آیتیں سنائی جاتی ہیں تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں دیکھو یہ جو (اعمالِ بد) کرتے ہیں ان کا ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے، بیشک یہ لوگ اس روز اپنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پروردگار (کے دیدار) سے اوٹ میں ہوں گے، پھر دوزخ میں جا داخل ہوں گے، پھر ان سے کہا جائے گا کہ یہ وہی چیز ہے جس کو تم جھٹلاتے تھے۔''

جھٹلانا اور تکذیب اس مقام پر دو چیزوں کی ہے۔۱......اللہ کی آیات اور اس کے رسولوں کی تکذیب ۲......احوال قبر و حشر اور آخرت کی تکذیب

حقیقت میں ایمان یہ ہے کہ:

«أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ» .

'' تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے انبیاء پر، یوم آخرت پر اور اچھی بری تقدیر پر ایمان لاؤ۔''

[صحيح، مسلم، باب بيان الإيمان والإسلام والإحسان (٨)]

اللہ کی آیات اور اس کے رسولوں کی تکذیب کرنے والوں کے بارے مزید فرمایا:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَ اسْتَكْبَرُوْا عَنْهَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ . (الاعراف: ٣٦)

''اور جنھوں نے ہماری آیتوں کو جھٹلایا اور ان سے سرتابی کی وہی دوزخی ہیں کہ ہمیشہ اس میں (جلتے) رہیں گے۔''

﴿فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَ شَهِدُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ﴾ . (الاعراف: ٣٧)

''تو اُس سے زیادہ ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اُس کی آیتوں کو جھٹلائے ان کو ان کے نصیب کا لکھا ملتا ہی رہے گا یہاں تک کہ جب ان کے پاس ہمارے بھیجے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے (فرشتے) جان نکالنے آئیں گے تو کہیں گے کہ جن کو تم اللہ کے سوا پکارا کرتے تھے وہ (اب) کہاں ہیں؟ وہ کہیں گے کہ (معلوم نہیں) وہ ہم سے (کہاں) غائب ہو گئے اور اقرار کریں گے کہ بیشک وہ کافر تھے۔''

﴿فَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرَى عَلَى اللّٰهِ كَذِباً أَوْ كَذَّبَ بِآيَاتِهِ إِنَّهُ لاَ يُفْلِحُ الْمُجْرِمُونَ﴾

''تو اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ پر جھوٹ افتراء کرے اور اُس کی آیتوں کو جھٹلائے بیشک گنہگار فلاح نہیں پائیں گے۔'' (سورہ یونس:١٧)

آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ہر مسلمان پر لازم ہے اس کی تکذیب کرنے والا اللہ کا مجرم ہے آخرت پر ایمان یہ ہے کہ بندہ اس بات کا پختہ اعتقاد رکھے کہ ہر ایک کو مرنا ہے۔ مرنے کے بعد جی اٹھنا ہے پھر حساب و کتاب، میزان کے لیے میدان محشر میں جمع ہونا ہے اور پھر اہل جنت جنت میں جائیں اور اہل دوزخ جہنم میں جائیں گے۔ نیز اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی صفت بھی بیان فرمائی کہ مومن یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہیں ارشاد ہوتا ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَ مَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ﴾. [البقرة: ٤]

''اور جو کتاب (اے محمد ﷺ) آپ پر نازل ہوئی ہے اور جو کتابیں آپ سے پہلے (پیغمبروں پر) نازل ہوئیں ان سب پر ایمان لاتے ہیں اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں۔''

﴿وَالَّذِيْنَ يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ﴾. [المعارج:٢٦]

''اور جو روزِ جزا کو سچ سمجھتے ہیں۔''

اور جو لوگ آخرت کا انکار کرتے ہیں وہ رسوا کن عذاب کے مستحق ٹھہریں گے۔ ارشاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے:

﴿فِیۡ جَنّٰتٍ یَتَسَآءَ لُوۡنَ ٭ عَنِ الۡمُجۡرِمِیۡنَ ٭ مَا سَلَکَکُمۡ فِیۡ سَقَرَ ٭ قَالُوۡا لَمۡ نَکُ مِنَ الۡمُصَلِّیۡنَ ٭ وَلَمۡ نَکُ نُطۡعِمُ الۡمِسۡکِیۡنَ ٭ وَکُنَّا نَخُوۡضُ مَعَ الۡخَآئِضِیۡنَ ٭ وَکُنَّا نُکَذِّبُ بِیَوۡمِ الدِّیۡنِ ﴾. [المدثر: ٤٠-٤٦]

”وہ باغہائے بہشت میں (ہوں گے اور) پوچھتے ہوں گے۔ (یعنی آگ میں جلنے والے) گنہگاروں سے۔ کہ تم دوزخ میں کیوں پڑے؟ وہ جواب دیں گے کہ ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔ اور نہ فقیروں کو کھانا کھلاتے تھے۔ اور اہلِ باطل کے ساتھ مل کر (حق سے) انکار کرتے تھے۔ اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے۔“

ماپ تول میں کمی کرنے والے ہلاک ہو گئے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَیۡلٌ لِّلۡمُطَفِّفِیۡنَ ، الَّذِیۡنَ اِذَا اکۡتَالُوۡا عَلَی النَّاسِ یَسۡتَوۡفُوۡنَ ، وَاِذَا کَالُوۡهُمۡ اَوۡ وَّزَنُوۡهُمۡ یُخۡسِرُوۡنَ ، اَلَا یَظُنُّ اُولٰٓئِکَ اَنَّهُمۡ مَّبۡعُوۡثُوۡنَ ، لِیَوۡمٍ عَظِیۡمٍ ، یَوۡمَ یَقُوۡمُ النَّاسُ لِرَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴾. [المطففین: ١-٦]

”ناپ اور تول میں کمی کرنے والوں کے لئے خرابی ہے۔ جو لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا کریں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو کم دیں۔ کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ اٹھائے بھی جائیں گے؟ (یعنی) ایک بڑے (سخت) دن میں، جس دن (تمام) لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔“

﴿وَ لَا تَنۡقُصُوا الۡمِکۡیَالَ وَ الۡمِیۡزَانَ ﴾. [هود: ٨٤]

”اور ماپ اور تول میں کمی نہ کیا کرو۔“

ماپ تول میں کمی کرنے والی قوم قوم شعیب کی طرح ذلیل ورسوا کر دی جاتی ہے اور ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

پر مالی بحران مسلط کر دیا جاتا ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے:

«وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينِ» .

''جو قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے وہ قحط سالی سے دو چار کر دی جاتی ہے۔''

ابن ماجه ، (٤٠١٩) صحيح ترغيب ، البيوع (٧١٦١)

نبی کریم ﷺ جب مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے باشندے ماپ تول میں شدید غلط کاریوں میں ملوث تھے تو اللہ تعالیٰ نے سورہ مطففین کے احکام نازل فرمائے ابن عباس فرماتے ہیں:

«فَأَحْسَنُوا الْكَيْلَ بَعْدَ ذَلِكَ» .

''اس کے بعد لوگوں نے ماپ تول انتہائی اچھا کر دیا۔''

البيهقي في شعب الايمان (٥٢٨٦) صحيح الترغيب (١٧٦٠)

حدیث مبارکہ میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

«وَلَا نَقَصَ قَوْمٌ الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ إِلَّا قَطَعَ اللَّهُ عَنْهُمُ الرِّزْقَ» .

''جو قوم ماپ تول میں کمی کرتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے رزق کو کاٹ دیتے ہیں۔''

سن ابن ماجه، البيوع (٤٠١٩) صحيح الترغيب (١٧٦١)

چغل خور، اور طعنہ دینے والے کے لیے بربادی ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ ، الَّذِي جَمَعَ مَالًا وَعَدَّدَهُ ، يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ، كَلَّا لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ، وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ، نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ ، الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الْأَفْئِدَةِ ، إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ، فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ﴾ [الهمزة:١-٩]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”ہر طعن آمیز اشارتیں کرنے والے، چغل خور کی خرابی ہے، جو مال جمع کرتا اور اس کو گن گن کر رکھتا ہے، (اور) خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا، ہرگز نہیں وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا، اور تم کیا سمجھے کہ حطمہ کیا ہے؟ وہ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ ہے، جو دلوں پر جا لپٹے گی، (اور) وہ اس میں بند کر دیئے جائیں گے، (یعنی آگ کے) لمبے لمبے ستونوں میں“

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ، وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُونَ ، وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ، هَمَّازٍ مَّشَّآءٍ بِنَمِيمٍ ، مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيمٍ﴾

”تو تم جھٹلانے والوں کا کہنا نہ ماننا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ تم نرمی اختیار کرو تو یہ بھی نرم ہو جائیں۔ اور کسی ایسے شخص کے کہے میں نہ آجانا جو بہت قسمیں کھانے والا ذلیل اوقات ہے۔ طعن آمیز اشارتیں کرنے والا چغلیاں لئے پھرنے والا۔ مال میں بخل کرنے والا حد سے بڑھا ہوا بدکار۔“ (القلم:۸۔۱۲)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ رضی اللہ عنہم کو فرماتے ہوئے سنا ہے آپ رضی اللہ عنہم نے فرمایا تھا:

«لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ» .

”چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوگا۔“

البخاري ، الادب(٦٠٥٦) ومسلم ، الايمان (١٠٥)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ مدینہ یا مکہ کے ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخصوں کی آواز سنی جنھیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جا رہا تھا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: بات یہ ہے کہ ان میں سے ایک شخص پیشاب کے چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور ((أَمَّا الْآخَرُ فَيَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ)) دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا پھر آپ ﷺ نے (کھجور کی) ایک ٹہنی منگوائی اور اسے توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان کا ایک ٹکڑا ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا اے اللہ کے رسول! یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا؟ آپ نے فرمایا: اس لیے کہ جب تک یہ ٹہنیاں خشک نہ ہوں شاید اس وقت تک ان پر عذاب کم ہو جائے۔"

بخاری، الوضوء، باب من الکبائر ان لا یستتر من بوله (٢١٦)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ:

ایک دن نبی ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے تو دیکھا کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اپنے کسی غلام پر لعنت کر رہے ہیں، آپ ﷺ ان کی طرف متوجہ ہو گئے، اور فرمایا کہ:

"بھلا تم نے لعنت کرنے اور صدیقین کو بھی دیکھا ہے...؟"

(یعنی کیا تم نے کبھی بھی کسی ایسے شخص کو دیکھا کہ جس میں بیک وقت یہ دو صفتیں یعنی لعانیت اور صدیقیت پائی جاتی ہیں، حاصل یہ ہے کہ جو شخص صدیقیت کے مقام پر فائز ہو وہ لعنت کرنے والا نہیں ہوسکتا) نہیں رب کعبہ کی قسم یہ دونوں باتیں کسی ایک شخص میں ہرگز جمع نہیں ہوسکتیں، چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے یہ ارشاد سن کر اپنی اس تقصیر کے کفارہ کے طور پر اس دن اپنے بعض غلاموں کو آزاد کیا، پھر معذرت خواہی کے لیے نبی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں آئندہ کبھی ایسا کام نہیں کروں گا۔ (یعنی کسی کو لعنت نہیں بھیجوں گا)

البیهقی فی شعب الایمان (٤/٢٩٤) (٥١٥٤) والأدب المفرد (٣١٩) صحیح

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعاء مانگا کرتے تھے۔

((اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ))

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

”اے اللہ جیسے تو میری تخلیق خوب اچھی بنائی ہے اسی طرح میرا اخلاق بھی اچھا بنا دے“۔

صحیح الجامع الصغیر(۱۳۷)واحمد(۱/۴۰۳)

اچھا وضوء نہ کرنے والوں کے لیے تباہی ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک دفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں تھے راستے میں نماز کا وقت آ گیا ہم نے جلدی کی اور وضوء جلدی جلدی کرنے لگے کچھ نے تو پاؤں پر بس مسح ہی کرنا شروع کر دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))

”ہلاکت ہے ایڑیوں والوں کے لیے یعنی جن کی ایڑیاں خشک رہ گئیں ہیں“ یہ بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو یا تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔

صحیح بخاری، العلم، باب من رفع الصوته بالعلم(٦٠)

ایک دوسری روایت میں ہے:

((وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ أَسْبِغُوا الْوُضُوءَ))

”ہلاکت ہے ایڑیوں والوں کے لیے، وضوء اچھا کرو“

صحیح مسلم ، الطهارة، باب وجوب غسل الرجلین بکمالهما(۲٤۱)

ابوداؤد شریف کی روایت میں لفظ ہیں

((أَتِمُّوا الْوُضُوءَ ، وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ))

”وضوء کو مکمل کرو ورنہ خشک ایڑیوں والوں کے لیے ہلاکت ہے“

ابو داؤد، الطهارة وسننها، باب غسل العراقيب(٤٥٥)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

«مَـا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ ثُـمَّ يَقُومُ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهِ وَوَجْهِهِ إِلَّا وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ »

”جو کوئی مسلمان وضوء کرتا ہے تو اچھا وضوء کرتا ہے پھر اپنے دل اور چہرے کو مکمل متوجہ کر کے دو رکعت (نفل) نماز ادا کرتا ہے تو اس کے لیے جنت واجب ہو جاتی ہے۔

صحیح مسلم، الطھارۃ، باب الذکر المستحب عقب الوضوء، (۲۳٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِينَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوءِ» .

”میری امت کے لوگ وضوء کے نشانات کی وجہ سے قیامت کے دن سفید پیشانی اور ہاتھ پاؤں والوں کی شکل میں لائے جائیں گے۔“

البخاری، الوضوء، باب فضل الوضوء ......(۱۳٦)

ہنسانے کے لیے جھوٹ بولنے والے برباد ہو گئے

جھوٹ بولنا گناہ ہے، حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلَّذِي يُحَدِّثُ فَيَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَّهُ ثُمَّ وَيْلٌ لَّهُ))

”اس شخص کے لیے ہلاکت ہے جو جھوٹی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کو ہنسائے اس کے لیے ہلاکت ہے پھر اس کے لیے ہلاکت ہے“۔

سنن ابی داؤد، الادب، باب التشدید فی الکذب(٤٩٩٠)، ترمذی (۲۳۱۵)واحمد(۵/ ۲)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولے البتہ جھوٹ بولے بغیر لوگوں کی خوش طبعی کا سامان فراہم کرنا جائز ہے۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ مجھے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کوئی ایسا عمل بتائیں جو مجھے جنت میں لے جائے اور جہنم سے دور کردے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی زبان کی طرف اشارہ فرمایا اور کہا:

((كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا))

”اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھ“

میں نے کہا اے اللہ کے نبی ﷺ! کیا زبان کی وجہ سے بھی پکڑ ہوگی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تیری ماں تجھے گم پائے اے معاذ!

((وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ اَوْعَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ))

’لوگوں کو آتش جہنم میں ان کے چہروں کے بل ان کی زبانوں کی کٹائی ہی گرائے گی“۔

ترمذی، الایمان، باب ماجاء فی حرمة الصلاة (٢٦١٦)، صحیح الجامع الصغیر (٣/ ٢٩)، ابن ماجه (٢٩٧٣) حدیث حسن صحیح

زکوۃ روک لینا موجب ہلاکت ہے

ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ ، الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْآخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ﴾ [حم سجدة: ٦-٧]

”اور مشرکوں پر افسوس ہے۔ جو زکوۃ نہیں دیتے اور آخرت کے بھی قائل نہیں۔“

مانع زکوۃ کو روز قیامت اسی کے خزانے سے داغا جائے گا‘ ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ

﴿وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ وَ لَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ * يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَ جُنُوْبُهُمْ وَ ظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾. [التوبة: ٣٤-٣٥]

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

”اور جو لوگ سونا اور چاندی جمع کرتے ہیں اور اس کو اللہ کے رستے میں خرچ نہیں کرتے ان کو اس دن کے عذابِ الیم کی خوشخبری سنا دو۔۳۴۔ جس دن وہ مال دوزخ کی آگ میں (خوب) گرم کیا جائے گا پھر اس سے ان (بخیلوں) کی پیشانیاں اور پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور کہا جائے گا) یہ وہی ہے جو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا سو جو تم جمع کرتے تھے (اب) اس کا مزہ چکھو۔“

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا:

«مَانِعُ الزَّكَاةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ».

”زکوۃ ادا نہ کرنے والا روز قیامت آگ میں ہوگا۔“

صحيح الجامع الصغير (٥٨٠٧)

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَا مَنَعَ قَوْمٌ الزَّكَاةَ إِلَّا ابْتَلَاهُمُ اللَّهُ بِالسِّنِينَ»

”زکوۃ روکنے والے لوگوں کو اللہ تعالیٰ قحط سالی سے دوچار کردیتے ہیں۔“

صحيح الترغيب والترهيب، الصدقات، باب الترهيب من منع الزكاة وما جاء في زكاة الحلي (٧٦٣)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں خطبہ دیتے ہوئے سنا آپ فرمارہے تھے کہ

«اتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوا خَمْسَكُمْ وَصُومُوا شَهْرَكُمْ وَأَدُّوا زَكَاةَ أَمْوَالِكُمْ وَأَطِيعُوا ذَا أَمْرِكُمْ تَدْخُلُوا جَنَّةَ رَبِّكُمْ»

”اپنے رب سے ڈرو، پانچ نمازیں ادا کرو، ماہ رمضان کے روزے رکھو، اپنے اموال کی زکوۃ ادا کرو اور امیر کی اطاعت کرو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔“

ترمذي، الجمعة، باب منه (٦١٦) مسندأحمد (٥/ ٢٥١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

مستدرک حاکم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«إِذَا أَدَّيْتَ زَكَاةَ مَالِكَ فَقَدْ أَذْهَبْتَ عَنْكَ شَرَّهُ»

''جب تو اپنے مال کی زکوۃ ادا کر دے تو یقیناً تو نے خود سے اس کا شر دور کر دیا۔''

صحيح الترغيب (٧٤٣) ابن خزيمة (٤/ ١٣) حاكم (١/ ٣٩٠)

ہلاکت ہے امراء کے لیے...!

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأُمَرَاءِ، وَيْلٌ لِلْعُرَفَاءِ، وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ، لَيَتَمَنَّيَنَّ أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَلَمْ يَكُونُوا عَمِلُوا عَلَى شَيْءٍ))

''ہلاکت ہے امراء کے لیے، ہلاکت ہے چوہدریوں کے لیے، ہلاکت ہے جن کے پاس امانت رکھی جاتی ہے ان کے لیے، روز قیامت یہ لوگ خواہش کریں گے کہ ان کے پیشانی کے بالوں سے انہیں پکڑ کر انہیں زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جاتا لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ دی جاتی۔''

مسند أحمد (٨٦٢٧) حسن

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((وَيْلٌ لِلْأُمَنَاءِ وَيْلٌ لِلْوُزَرَاءِ لَيَتَمَنَّيَنَّ، أَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنَّ ذَوَائِبَهُمْ كَانَتْ مُعَلَّقَةً بِالثُّرَيَّا، يَتَذَبْذَبُونَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، وَأَنَّهُمْ لَمْ يَلُوا عَمَلًا))

''ہلاکت ہے امراء کے لیے، ہلاکت ہے وزراء کے لیے، روز قیامت یہ لوگ خواہش کریں گے کہ ان کی لیٹوں سے انہیں پکڑ کر انہیں ثریا کے ساتھ باندھ دیا جاتے اور وہ زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جاتا لیکن انہیں کسی کام کی ذمہ داری نہ دی جاتی۔''

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسند أحمد(١٠٧٥٩)حسن

حکمران،امراء،اور پنچیت کے بڑے چوہدری لوگ اگر اپنی اپنی جگہ عدل وانصاف سے رہیں گے تو اللہ کے حضور سرخرو ہوں گے ورنہ لوگوں کے معاملات انہیں تباہی کے کنارے لا کھڑا کریں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "